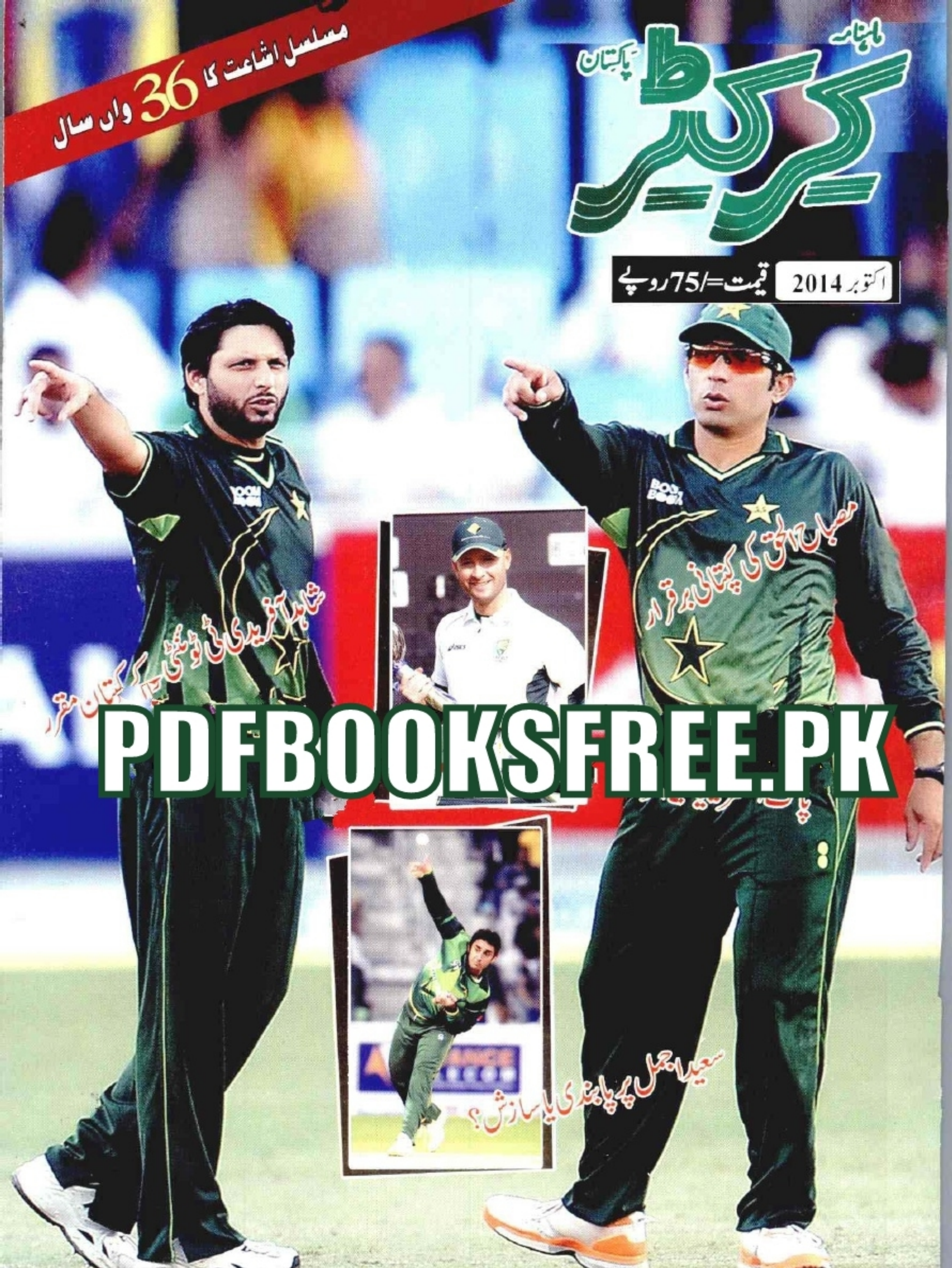
مسلسل اشاعت کا 36 واں سال
ماہنامہ
کرکٹر
پاکستان
اکتوبر 2014
قیمت =/75 روپے
مصباح الحق کی کپتانی برقرار
شاہد آفریدی ٹی ٹوئنٹی کے کپتان مقرر
سعید اجمل پر پابندی یا سازش؟
PDFBOOKSFREE.PK

کرکٹ ورلڈ کپ 2015 کی ٹرافی کی پاکستان میں تقریب رونمائی!

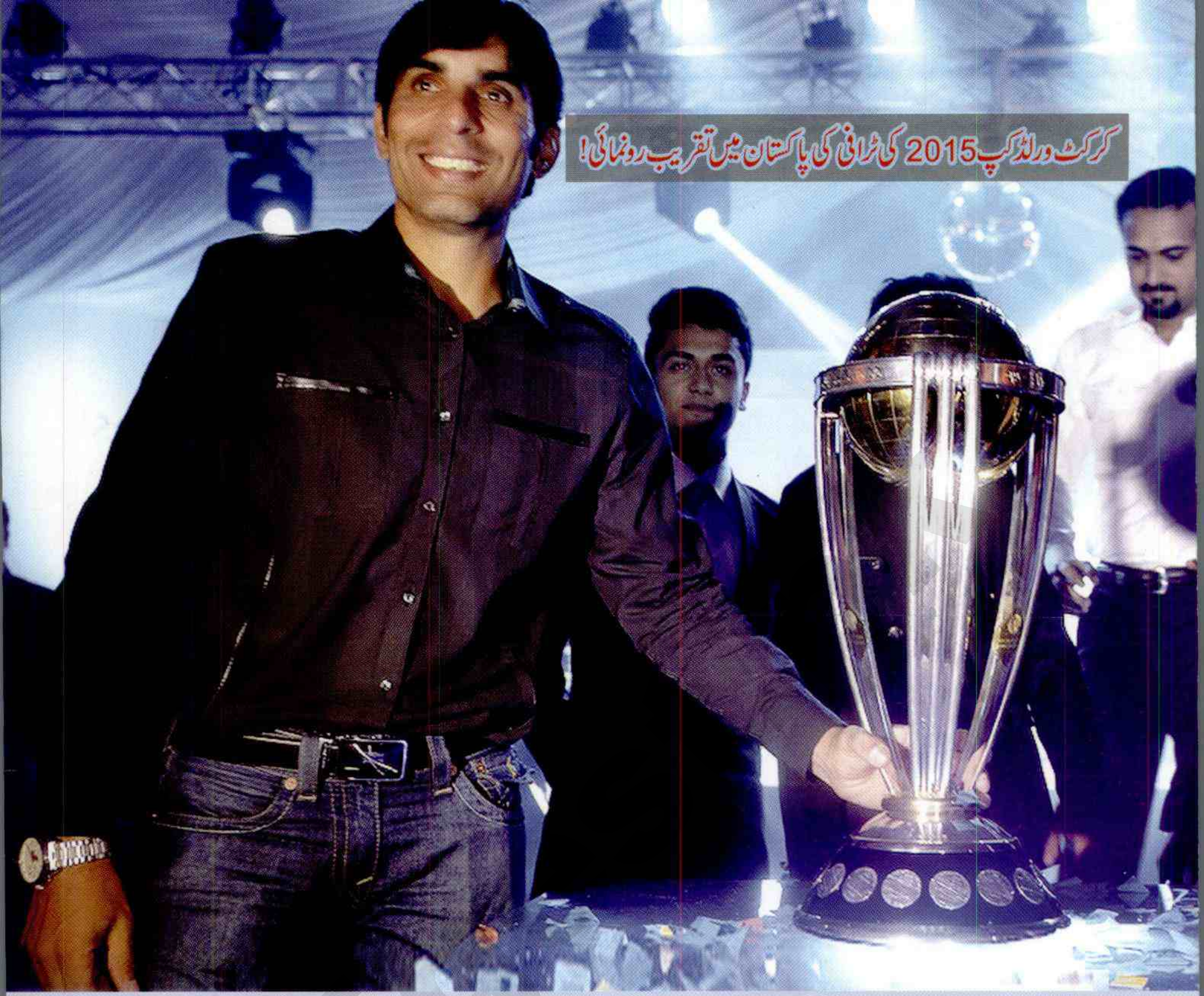

اگرچہ پاکستان کے میدان عالمی ٹیموں کے ایک عرصے سے منتظر ہیں لیکن ان کے آباد ہونے کے امکانات دور دور تک نظر نہیں آرہے ہیں تاہم ورلڈ کپ 2015 کی ٹرافی نے اپنے عالمی سفر کے دوران پاکستان میں قدم رکھ دیا ہے جس سے مایوس پاکستانیوں کے چہروں پر کچھ خوشی کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ آئی سی سی کی جانب سے دنیا بھر میں کرکٹ کے شائقین میں ورلڈ کپ کی دلچسپی بڑھانے کے لیے ٹرافی کو عالمی سفر کرایا گیا اور اسی سلسلے میں ٹرافی پاکستان پہنچی جس کی رونمائی کی تقریب لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس سے قبل ٹرافی سری لنکا، بھارت، بنگلادیش اور افغانستان کا سفر مکمل کر چکی ہے، ٹرافی کی رونمائی پاکستانی ٹیم کے کپتان مصباح الحق اور منیجر معین خان نے کی۔ کرکٹ ورلڈ کپ کی ٹرافی 4 ماہ میں 12 ممالک کا سفر طے کر کے 6 نومبر کو ورلڈ کپ سے 100 دن قبل میلبورن پہنچ جائے گی جب کہ ورلڈ کپ 2015 نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے میدانوں میں 14 فروری سے 29 مارچ کے دوران کھیلا جائے گا اور پاکستان اپنا پہلا میچ 15 فروری کو روایتی حریف بھارت کے خلاف ایڈیلیڈ میں کھیلے گا۔ قومی کرکٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس بڑے کھلاڑی نہ سہی لیکن ہم نے بڑی ٹیموں کو ہرایا ہے۔ اس لئے ورلڈ کپ میں قومی ٹیم کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتی ہے۔ مینار پاکستان پر ورلڈ کپ ٹرافی کی تقریب رونمائی کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے قومی کرکٹ ٹیم کے کپتان مصباح الحق نے کہا کہ کسی بھی کرکٹر کے لئے ورلڈ کپ کھیلنا بہت اہم ہوتا ہے اس لئے وہ بھی بہت پر جوش ہیں۔ عمران خان نے ہمیشہ کھلاڑیوں کی رہنمائی کی ہے جو ان کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ ہم ورلڈ کپ کے لئے روانہ ہونے سے پہلے ان سے ملاقات کریں اور ان کے تجربے سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے موسم اور پچز کی وجہ سے ٹیم میں ایک یا دو تبدیلیاں ہو سکتی ہیں تاہم پی سی بی اور ٹیم منیجمنٹ جانتی ہے کہ ورلڈ کپ اسکواڈ میں کون سے کھلاڑی شامل ہوں گے۔ مصباح الحق کا مزید کہنا تھا کہ کسی بھی ٹیم میں عروج وزوال آتے رہتے ہیں، وہ مانتے ہیں کہ ٹیم نے اپنی گزشتہ سیریز میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا ہوگا کہ اسی ٹیم نے اچھی کارکردگی بھی پیش کی ہے، اسی ٹیم نے جنوبی افریقا کو اسی کے میدان میں ہرایا ہے۔ ورلڈ کپ سے پہلے ہم 2 ممالک کے خلاف سیریز کھیلیں گے جس میں ہماری کوشش ہوگی کہ ٹیم ایک مرتبہ پھر جیت کے سفر پر گامزن ہو جائے۔ ٹیم میں ایسے بالرز اور آل راؤنڈرز موجود ہیں جو کسی بھی وقت ٹیم کا پانسہ پلٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کھلاڑی صحیح وقت پر کس طرح اپنی صلاحیتوں کو منواتے ہیں۔ ہمارے پاس وسیم اکرم، عاقب جاوید، مشتاق احمد، عمران خان اور جاوید میانداد جیسے کھلاڑی نہیں لیکن اگر ہم ماضی میں دیکھیں تو قومی ٹیم نے بڑے بڑے حیران کن کارنامے سرانجام دیئے ہیں، ہمیں صحیح وقت پر کھلاڑیوں کو اسی قسم کی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ قومی ٹیم کے قائد نے مزید کہا کہ ورلڈ کپ میں کوئی بھی ٹیم فیورٹ نہیں، کامیابی اسی ٹیم کے قدم چومتی ہے جو صحیح وقت پر کارکردگی دکھائے کیونکہ ناک آؤٹ مرحلے پر پہنچنے کے بعد کئی عوامل کسی بھی ٹیم کو اگلے مرحلے میں لے جانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس وقت کوئی بھی ٹیم کسی بھی ٹیم کو ہرا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی ٹیم میں حیران کر دینے کی صلاحیت موجود ہے، نوجوان لڑکے کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر مصباح الحق کا کہنا تھا کہ وہ ورلڈ کپ جیت کر پاکستانیوں کو خوشیوں کا تحفہ دینا چاہتے ہیں کیوں کہ ایک طویل عرصے سے پاکستانی شائقین عالمی کرکٹ دیکھنے سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں 1992 کے ورلڈ کپ کے یادگار لمحے اب بھی یاد ہیں جب پاکستان نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے میدان میں کھیلے جانے والا ورلڈ کپ جیتا تھا اور ایک بار پھر وہی میدان ہیں۔ منیجر معین خان کا کہنا تھا کہ وہ ایک بار پھر 1992 کی یاد تازہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پاکستان ایک اچھی ٹیم ہے ٹرافی کے سفر سے لوگوں میں ورلڈ کپ سے دلچسپی بڑھی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

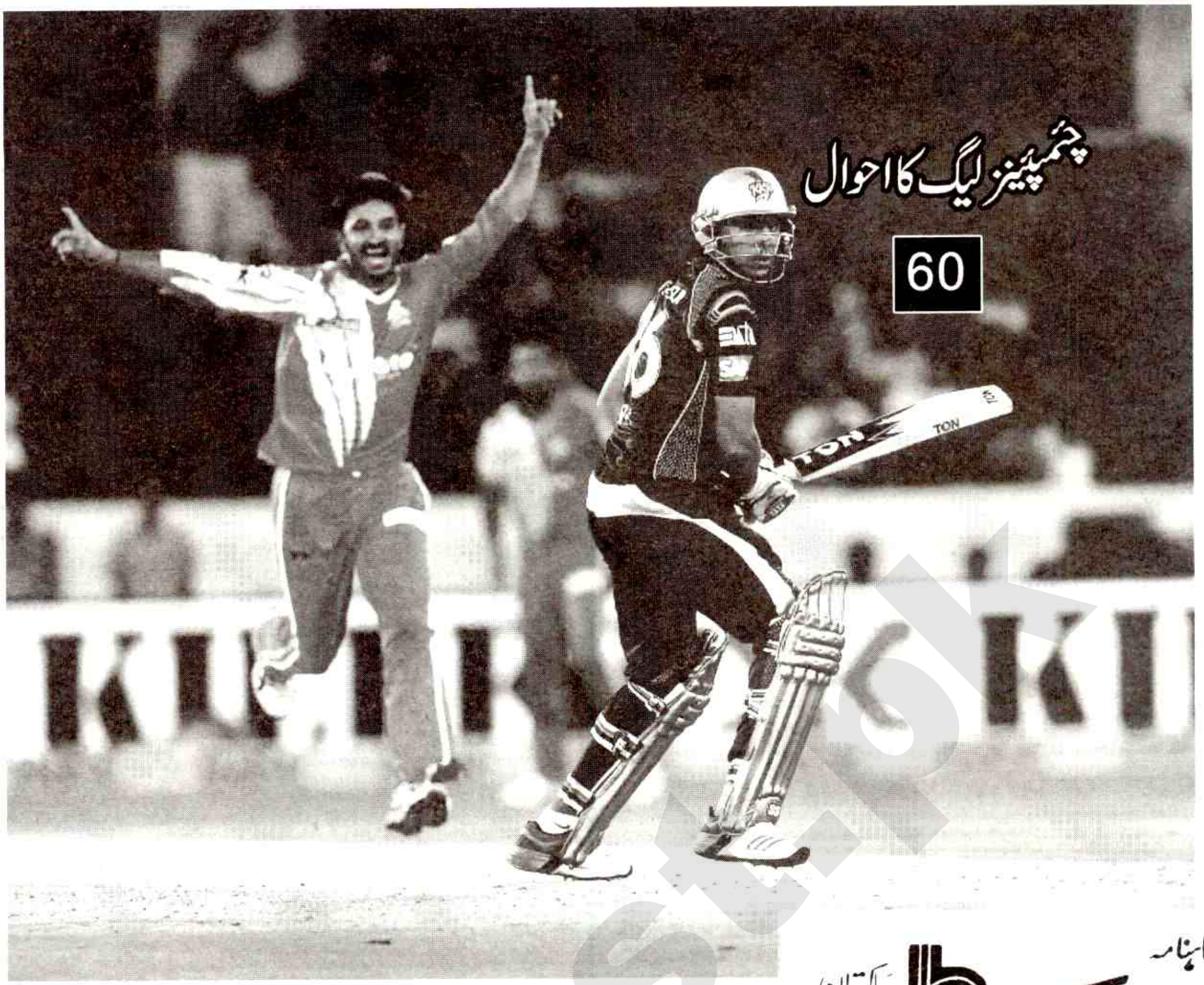

ماہنامہ کرکٹر پاکستان

چیف ایڈیٹر
ریاض احمد منصوری

مارکیٹنگ ہیڈ
ھمدان دانش اخلاق

کری ایٹو ڈیزائنر
ایس حسن رضا

اسپیشل فوٹوگرافر
فاروق عثمان

بیرون ملک نمائندے
ایان ڈیوڈسن، سٹیو وانگ (انگلینڈ)
مین پیٹن (آسٹریلیا)
ڈک برٹنڈن (نیوزی لینڈ)
گوتم مہرا (بھارت)
ایس ایس پریرا (سری لنکا)
بروکن جونز (ویسٹ انڈیز)

کاروباری، اطلاعات و ترسیل زر کے لیے پتہ
منیجر ماہنامہ ''کرکٹر''
C-4، 14 کمرشل اسٹریٹ، ڈیفنس
ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II، ایکسٹینشن، کراچی۔
فون 35805390 (پانچ لائنیں)
فیکس 35896268
cricketerurdu@gmail.com

Registration No. SS-048

اکتوبر 2014ء، جلد نمبر 36، شمارہ نمبر 08

قارئین کرام

جس طرح ہمارا ملک کئی بحرانوں کا شکار ہے کرکٹ بھی اس سے مبرا نہیں، بورڈ میں اقتدار کی جنگ، انٹرنیشنل میچز کی میزبانی سے محرومی اور اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل وغیرہ نے ہمیں بہت پیچھے کردیا ہے، اب جیسے زمبابوے نے گذشتہ دنوں آسٹریلیا کو ایک میچ میں ہرا کر خوشیاں منائیں ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں، پوری سیریز یا ٹورنامنٹ میں کارکردگی کا معیار برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا، دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی ملک میں ٹیلنٹ کی بھرمار ہے۔ ساری سازشیں ہمارے خلاف ہی ہورہی ہیں، اسپاٹ فکسنگ کا الزام غلط تھا؟ سعید اجمل کا ایکشن ٹھیک ہے؟ ہاں میں جواب دینا آسان ہے کیونکہ اس سے مسائل کا حل نکالنے سے جان چھوٹ جائے گی لیکن اگر ہم اپنے ملک کے ساتھ مخلص ہیں تو سسٹم میں موجود خامیاں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، چیئرمین شہریار خان کا ہنی مون پیریڈ ختم ہوچکا، اب انھیں عملی اقدامات کرنے ہوں گے، شترمرغ کی طرح ریت میں سر چھپا کر بیٹھ جانے سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔

ریاض احمد منصوری

6 سعید اجمل کے پاس دوسرا راستہ نہیں
9 دوسرا کے موجد ثقلین مشتاق سے بات چیت
13 ماضی کے کھلاڑی، ہارون رشید کی باتیں
15 جاوید میانداد سے گفتگو
16 فیصلہ کن معرکے میں پاکستان کی ناکامیاں
17 ورلڈ کپ ٹرافی کا سفر
19 شاہد آفریدی پھر کپتان بن گئے
20 مصباح الحق کی کپتانی تنقید کی زد میں
23 پاک، آسٹریلیا سیریز، اعداد و شمار
45 نارمن گورڈن کی وفات

یونی پرنٹنگ پریس (پرائیویٹ لمیٹڈ) کراچی سے طبع کرا کے دفتر ماہنامہ ''کرکٹر'' پلاٹ نمبر C-4، 14 ویں کمرشل اسٹریٹ فیز II، ایکس ٹینشن، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، کراچی سے شائع کیا۔

Digest.pk
www.pdfbooksfree.pk

پاکستان اور آسٹریلیا کرکٹ سیریز

3 اکتوبر۔۔۔۔واحدٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دبئی
7 اکتوبر۔۔۔۔پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوظہبی
10 اکتوبر۔۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔۔۔۔شارجہ
12 اکتوبر۔۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔۔۔۔دبئی
22 تا 26 اکتوبر۔۔۔۔۔۔پہلا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دبئی
30 اکتوبر تا 3 نومبر۔۔۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابوظہبی

جنوبی افریقہ کا دورہ، نیوزی لینڈ

21 اکتوبر۔۔۔۔ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔ماؤنٹ مانگونی
24 اکتوبر۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔ماؤنٹ مانگونی
27 اکتوبر۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔۔۔ہیملٹن

پاکستان بمقابلہ نیوزی لینڈ سیریز

11 تا 15 نومبر۔۔۔۔۔ پہلا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔ابوظہبی
19 تا 23 نومبر۔۔۔۔۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔۔دبئی
27 نومبر تا یکم دسمبر۔۔۔۔۔تیسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔شارجہ
4 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔۔۔دبئی
5 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔۔۔دبئی
8 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔دبئی
12 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔شارجہ
14 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔شارجہ
17 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔ چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔ابوظہبی
19 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔ابوظہبی

انگلینڈ کا دورہ، سری لنکا

26 نومبر۔۔۔۔۔۔۔ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔کولمبو
29 نومبر۔۔۔۔۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔کولمبو
3 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔ہیمبنٹوٹا
6 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔کولمبو
10 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔پالیکیلی
13 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔چھٹا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔پالیکیلی
16 دسمبر۔۔۔۔۔۔۔ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔کولمبو

ویسٹ انڈیز کا دورہ، جنوبی افریقہ

17 تا 21 دسمبر۔۔۔۔ پہلا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔سینچورین
26 تا 30 دسمبر۔۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔پورٹ الزبتھ
2 تا 6 جنوری۔۔۔۔تیسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔کیپ ٹاؤن
9 جنوری۔۔۔ پہلا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......کیپ ٹاؤن
11 جنوری......دوسرا ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل.......جوہانسبرگ
16 جنوری۔۔۔۔۔پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔ڈربن
18 جنوری۔۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔جوہانسبرگ
21 جنوری۔۔۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔ایسٹ لندن
25 جنوری۔۔۔۔چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔پورٹ الزبتھ
28 جنوری۔۔۔۔پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔سینچورین

سری لنکا کا دورہ، نیوزی لینڈ

26 تا 30 دسمبر۔۔۔۔پہلا ٹیسٹ۔۔۔۔کرائسٹ چرچ
3 تا 7 جنوری۔۔۔۔۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔ویلنگٹن

عالمی کپ 2015 کا مکمل شیڈول

تاریخ		مقابلہ		بمقام
14 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	کرائسٹ چرچ
14 فروری	انگلستان	بمقابلہ	آسٹریلیا	ملبورن
15 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	زمبابوے	ہملٹن
15 فروری	بھارت	بمقابلہ	پاکستان	ایڈیلیڈ
16 فروری	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	آئرلینڈ	نیلسن
17 فروری	نیوزی لینڈ	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	ڈنیڈن
18 فروری	بنگلہ دیش	بمقابلہ	افغانستان	کینبرا
19 فروری	زمبابوے	بمقابلہ	یو اے ای	نیلسن
20 فروری	انگلستان	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	ویلنگٹن
21 فروری	پاکستان	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	کرائسٹ چرچ
21 فروری	آسٹریلیا	بمقابلہ	بنگلہ دیش	برسبین
22 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	افغانستان	ڈنیڈن
22 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	بھارت	ملبورن
23 فروری	انگلستان	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	کرائسٹ چرچ
24 فروری	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	زمبابوے	کینبرا
25 فروری	آئرلینڈ	بمقابلہ	یو اے ای	برسبین
26 فروری	افغانستان	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	ڈنیڈن
26 فروری	سری لنکا	بمقابلہ	بنگلہ دیش	ملبورن
27 فروری	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	سڈنی
28 فروری	بھارت	بمقابلہ	یو اے ای	پرتھ
28 فروری	آسٹریلیا	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	آکلینڈ
یکم مارچ	انگلستان	بمقابلہ	سری لنکا	ویلنگٹن
یکم مارچ	پاکستان	بمقابلہ	زمبابوے	برسبین
3 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	آئرلینڈ	کینبرا
4 مارچ	پاکستان	بمقابلہ	یو اے ای	نیپئر
4 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	افغانستان	پرتھ
5 مارچ	بنگلہ دیش	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	نیلسن
6 مارچ	بھارت	بمقابلہ	ویسٹ انڈیز	پرتھ
7 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	پاکستان	آکلینڈ
7 مارچ	زمبابوے	بمقابلہ	آئرلینڈ	ہوبارٹ
8 مارچ	نیوزی لینڈ	بمقابلہ	افغانستان	نیپئر
8 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	سری لنکا	سڈنی
9 مارچ	انگلستان	بمقابلہ	بنگلہ دیش	ایڈیلیڈ
10 مارچ	بھارت	بمقابلہ	آئرلینڈ	ہملٹن
11 مارچ	سری لنکا	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	ہوبارٹ
12 مارچ	جنوبی افریقہ	بمقابلہ	یو اے ای	ویلنگٹن
13 مارچ	بنگلہ دیش	بمقابلہ	نیوزی لینڈ	ہملٹن
13 مارچ	انگلستان	بمقابلہ	افغانستان	سڈنی
14 مارچ	بھارت	بمقابلہ	زمبابوے	آکلینڈ
14 مارچ	آسٹریلیا	بمقابلہ	اسکاٹ لینڈ	ہوبارٹ
15 مارچ	ویسٹ انڈیز	بمقابلہ	یو اے ای	نیپئر
15 مارچ	پاکستان	بمقابلہ	آئرلینڈ	ایڈیلیڈ
18 مارچ	پہلا کوارٹر فائنل			سڈنی
19 مارچ	دوسرا کوارٹر فائنل			ملبورن
20 مارچ	تیسرا کوارٹر فائنل			ایڈیلیڈ
21 مارچ	چوتھا کوارٹر فائنل			ویلنگٹن
24 مارچ	پہلا سیمی فائنل			آکلینڈ
26 مارچ	دوسرا سیمی فائنل			سڈنی
29 مارچ	فائنل			ملبورن

11 جنوری۔۔۔۔پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔کرائسٹ چرچ
15 جنوری۔۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔ہیملٹن
17 جنوری۔۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔آکلینڈ
20 جنوری۔۔۔چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔۔نیلسن
23 جنوری۔۔ پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔ڈنیڈن
25 جنوری۔۔ چھٹا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔۔ڈنیڈن
29 جنوری۔۔ساتواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔ویلنگٹن

پاکستان کا دورہ نیوزی لینڈ

31 جنوری۔۔۔ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔ویلنگٹن
3 فروری۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔نیپئر

نیوزی لینڈ کا دورہ، انگلینڈ 2015

21 تا 25 مئی۔۔۔۔۔ پہلا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔لارڈز
29 مئی تا 2 جون۔۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔۔لیڈز
9 جون۔۔۔۔ پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔برمنگھم
12 جون۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔اوول
14 جون۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔ساؤتھمپٹن
17 جون۔۔۔چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔ناٹنگھم
20 جون۔۔پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔چیسٹر لی اسٹریٹ
23 جون۔۔۔واحد ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔مانچسٹر

ایشز سیریز 2015

8 تا 12 جولائی۔۔۔۔ پہلا ٹیسٹ۔۔کارڈف
16 تا 20 جولائی۔۔۔دوسرا ٹیسٹ۔۔۔لارڈز
29 جولائی 2 اگست۔۔۔تیسرا ٹیسٹ۔۔۔برمنگھم
6 تا 10 اگست۔۔۔۔۔چوتھا ٹیسٹ۔۔۔ناٹنگھم
20 تا 24 اگست۔۔ پانچواں ٹیسٹ۔۔۔۔نارتھمپٹن
31 اگست۔۔واحد ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل۔۔کارڈف
3 ستمبر۔۔۔پہلا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔ساؤتھمپٹن
5 ستمبر۔۔۔دوسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔لارڈز
8 ستمبر۔۔۔تیسرا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔مانچسٹر
11 ستمبر۔۔چوتھا ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔۔لیڈز
13 ستمبر۔۔۔پانچواں ون ڈے انٹرنیشنل۔۔۔مانچسٹر

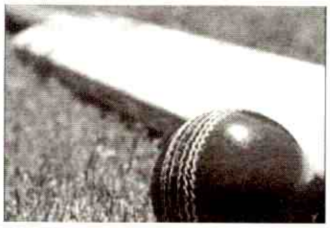

www.pdfbooksfree.pk

سعید اجمل پر پابندی، ورلڈ کپ سے پہلے پاکستان کو پھر زبردست دھچکا!

ورلڈ کپ 1999ء کے فائنل میں شکست کا داغ دھونے کے لیے پاکستان 2003ء میں جنوبی افریقہ پہنچا اور آسٹریلیا، انگلینڈ اور ہندوستان کے خلاف شکست کھا بیٹھا، پھر زمبابوے سے اہم ترین مقابلہ بارش کی نذر ہوتے ہی پاکستان پہلے ہی مرحلے میں عالمی اعزاز کی دوڑ سے باہر ہوگیا 1992ء کے چیمپئن کو اس بدترین نتیجے کا کفارہ ادا کرنے کے لیے مزید چار سال کا صبر آزما انتظار کرنا تھا۔ وسیم اکرم اور وقار یونس سمیت کئی اہم کھلاڑی 2003ء کی شکست کے بعد کرکٹ کو خیر باد کہہ گئے اور باؤلنگ کا شعبہ اب نئے ہاتھوں میں آچکا تھا۔ پاکستان کی باؤلنگ کے سرخیلا اسپیڈ اسٹار شعیب اختر اور ان کے ہم نشیں محمد آصف تھے۔ شعیب اور آصف کی جوڑی کسی طرح اپنی صلاحیتوں میں گلین میک گرا اور بریٹ لی سے کم نہ تھی لیکن ورلڈ کپ 2007ء سے محض چند مہینے پہلے دونوں باؤلرز ممنوعہ ادویات کے استعمال پر دھر لیے گئے اور پاکستان کرکٹ بورڈ نے ان پر پابندیاں عائد کردیں۔ تمام تر اپیلوں اور کوششوں کے باوجود دونوں ورلڈ کپ 2007ء میں نہ کھیل سکے اور پھر دوسرے درجے کا پاکستانی باؤلنگ اسکواڈ آئرلینڈ تک کو شکست نہ دے سکا۔ یوں پاکستان ایک مرتبہ پھر پہلے ہی راؤنڈ میں عالمی کپ سے باہر ہوگیا۔ نتیجے سے دلبرداشتہ کوچ باب وولمر اس صدمے کو نہ جھیل پائے اور اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ دو بدترین نتائج کے بعد پاکستان کو امید تھی کہ 2011ء میں اپنے ہی میدانوں پر ورلڈ کپ کھیلتے ہوئے بہتر نتائج پیش کریں گے۔ پہلا دھچکا میزبانی سے محروم ہونے کی صورت میں ملا جو 2009ء میں سری لنکا کی کرکٹ ٹیم پر دہشت گردوں کے حملے کا منطقی نتیجہ تھی لیکن پاکستان کی تیاریوں کو سب سے بڑی ضرب ورلڈ کپ 2011ء سے چند مہینے قبل انگلینڈ میں لگی جب پاکستان کے دونوں ٹاپ باؤلرز محمد عامر اور محمد آصف اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل میں دھر لیے گئے۔ کپتان سلمان بٹ سمیت تینوں پر طویل پابندیاں عائد کردی گئیں، پاکستان ایک مرتبہ پھر ورلڈ کپ میں اپنے اہم ترین باؤلرز کے بغیر کھیلا۔ برصغیر کی اسپنرز کے لیے مددگار وکٹوں پر پہلے کی نسبت نتائج بہتر پیش کیے اور سیمی فائنل تک رسائی حاصل کی لیکن ورلڈ کپ جیتنا پاکستان کے بس کی بات نہ تھی۔ وجہ؟ دوسرے درجے کا باؤلنگ اٹیک۔ اب ورلڈ کپ 2015ء میں صرف چھ مہینے باقی ہیں۔ وہی میدان جہاں پاکستان نے 22 سال قبل پہلی اور آخری مرتبہ ورلڈ کپ جیتا تھا۔ اس مرتبہ باؤلنگ میں پاکستان کی تمام تر امیدیں سعید اجمل سے وابستہ تھیں جو اس وقت ون ڈے کرکٹ میں نمبر ایک باؤلر ہیں اور گزشتہ تین سالوں سے سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے باؤلرز میں شامل ہیں۔ صرف ون ڈے ہی نہیں ٹیسٹ اور ٹی ٹوئنٹی میں بھی وہ ٹاپ 10 باؤلرز میں سے ایک ہیں لیکن ایک مرتبہ پھر ورلڈ کپ سے چند مہینے پہلے پاکستان کو اپنے اہم ترین باؤلر سے محروم کردیا گیا۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے سعید اجمل کے باؤلنگ ایکشن کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں ہر طرح کی باؤلنگ کرنے سے روک دیا ہے۔ ان کا صرف 'دوسرا' ہی نہیں بلکہ عام آف اسپن اور دیگر تمام گیندیں پھینکتے ہوئے ایکشن قانونی حدود سے تجاوز کرتا پایا گیا جو ایک حیران کن امر ہے۔ فیصلے نے اس روایت کو برقرار رکھا کہ ہر مرتبہ پاکستان ورلڈ کپ اپنے اہم ترین باؤلر کے بغیر کھیلے۔ اس تازہ پابندی نے 111 ون ڈے میچز میں 22.18 کے شاندار اوسط کے ساتھ 183 وکٹیں لینے والے سعید اجمل کے کیریئر کو خطرے سے دوچار کردیا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کا فیصلہ ضرور کیا ہے لیکن یہ ایک بہت بڑا جوا ہوگا کیونکہ اگر اپیل میں ناکامی ہوئی تو سعید اجمل پر کافی عرصے کے لیے پابندی لگ سکتی ہے اور ممکنہ طور پر یہ تقریباً 37 سال کے سعید اجمل کے انٹرنیشنل کیریئر کا خاتمہ ہوگا لیکن پاکستان کے پاس یہ جوا کھیلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ لیکن سب سے بڑا سوال کہ اگر سعید اجمل بچ گئے تو کیا وہ دوبارہ پہلے جیسی کارکردگی دہرا پائیں گے؟ کیا گزشتہ چند مہینوں سے ان کی پرفارمنس میں آنے والا زوال رک پائے گا؟ جب 2012ء کے موسم سرما میں اُس وقت کا عالمی نمبر ایک انگلستان پاکستان کا سامنا کرنے کے لیے متحدہ عرب امارات پہنچا تھا تو فتح و شکست کے درمیان فرق سعید اجمل تھے۔ اپنے ساتھی گیند بازوں عبدالرحمن اور محمد حفیظ کے ساتھ مل کر انہوں نے سیریز میں ریکارڈ 48 وکٹیں حاصل کیں جبکہ خود 14.70 کے اوسط سے 24 کھلاڑیوں کو آؤٹ کرکے سیریز کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ جیتا۔ اس شاندار کارکردگی کی بدولت پاکستان نے تاریخ میں پہلی بار انگلستان کے خلاف کلین سویپ کیا اور سعید اجمل بام عروج پر پہنچ گئے۔ اب، ایک اور حالیہ عالمی نمبر ون، متحدہ عرب امارات آتے ہوئے جھجک رہا ہے۔ آسٹریلیا کو پاکستان کے خلاف 5 اکتوبر کو سیریز کا واحد ٹی ٹوئنٹی کھیلنا ہے جبکہ 22 اکتوبر کو پہلے ٹیسٹ سے قبل دونوں ٹیمیں تین ایک روزہ مقابلے کھیلیں گی اور امارات میں پاکستان کے سابقہ ریکارڈز اور اسپنرز کے لیے مددگار حالات کو دیکھتے ہوئے آسٹریلیا کے بلے بازوں کا پتہ پانی ہو رہا ہے۔ برصغیر اور اس سے ملتے جلتے حالات میں آسٹریلیا کے بلے بازوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ صرف یہاں ہونے والی آخری سیریز کا نتیجہ حالت بیان کرنے کے لیے کافی ہے جہاں بھارت کے خلاف اسے چار ٹیسٹ مقابلوں کی سیریز کے تمام مقابلوں میں شکست ہوئی اور شکست بھی کوئی معمولی نہیں۔ پہلے ٹیسٹ میں 8 وکٹوں سے، دوسرے میں ایک اننگز اور 135 رنز سے اور تیسرے و چوتھے میں 6،6 وکٹوں سے۔ سیریز میں بھارتی اسپنرز بالخصوص آف اسپنر روی چندر آشون نے آسٹریلوی بلے بازوں کو دن میں تارے دکھا دیے۔ چار مقابلوں میں انہوں نے 29 وکٹیں حاصل کیں اور سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔ اب متحدہ عرب امارات میں آسٹریلیا کے بلے بازوں کو ویسے ہی حالات کا سامنا ہوگا جہاں مددگار وکٹوں پر سعید اجمل اور ہمنوا کینگروؤں کا شکار کھیلتے۔ لیکن۔۔۔۔۔ سعید اجمل پر باؤلنگ ایکشن پر اعتراض اور پھر بین الاقوامی کرکٹ کونسل کی جانب سے کی گئی جانچ کا نتیجہ اور پابندی آسٹریلیا کے لیے یقیناً سکھ کا سانس ہے۔ کیونکہ عالمی نمبر چھ پاکستان کے ہاتھوں شکست آسٹریلیا کو ٹیسٹ درجہ بندی میں سرفہرست مقام حاصل کرنے سے روک دیتی بلکہ مستقبل قریب میں بھی دوبارہ نمبر ایک بننے کے امکانات کا بھی خاتمہ کردیتی۔ اب دوسرے درجے کا پاکستانی باؤلنگ اٹیک آسٹریلیا کو کس طرح زیر کرے گا؟ یہ وقت ہی بتائے گا لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اپنے پسندیدہ ترین میدان پر بھی پاکستان اب آسٹریلیا کے خلاف سیریز میں فیورٹ نہیں ہے۔ سعید اجمل 1977 میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے بین الاقوامی کرکٹ میں اپنا پہلا میچ دو جولائی سنہ 2008 میں بھارت کے خلاف کراچی میں کھیلا، جب کہ پہلا ٹیسٹ میچ سری لنکا کے شہر گال میں سنہ 2009 میں سری لنکا کے خلاف کھیلا۔ سعید اجمل پاکستان کی طرف سے اب تک 35 ٹیسٹ کھیل چکے ہیں اور انھوں نے 28 اوسط رنز فی وکٹ کی اوسط سے 178 کھلاڑیوں

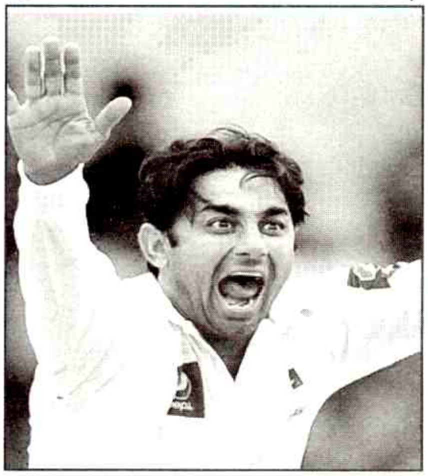

کو آؤٹ کیا ہے۔ ایک روزہ بین الاقوامی میچوں میں وہ 111 میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور 22 رنز فی وکٹ کی اوسط سے انھوں نے 183 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا ہے۔ سعید اجمل 63 ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچ کھیل چکے ہیں اور انھوں نے ان میچوں میں 85 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ سعید اجمل 30 سال کی عمر میں بین الاقوامی کرکٹ میں شامل ہوئے اور اپنے پہلے ہی ٹیسٹ میں انھوں نے پانچ کھلاڑیوں کو آؤٹ کرکے اپنی آمد کا اعلان کیا۔ سعید اجمل سپن بولنگ میں اپنی مہارت کی وجہ سے مشہور ہوئے اور خاص طور پر 'دوسرا' گیند پھینکنے میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ ویسٹ انڈیز کے خلاف پروینڈنس ٹیسٹ میں انھوں نے 111 رنز دے کر 11 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا تھا۔ یہ ٹیسٹ کرکٹ میں ان کی سب سے اچھی کارکردگی ہے۔ سعید اجمل کے بولنگ کے انداز پر 2009 میں بھی اعتراض ہوا تھا لیکن آئی سی سی نے ان اعتراضات کو رد کرتے ہوئے انھوں کلیئر کردیا تھا۔ سعید اجمل نے گال سے اپنے ٹیسٹ کریئر کا آغاز کیا تھا، گذشتہ ماہ وہیں ان کے بولنگ ایکشن پر اعتراض اٹھایا گیا تھا اور اب آئی سی سی نے تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد ان کے بولنگ ایکشن کو مشکوک قرار دیتے ہوئے ان پر پابندی لگا دی ہے۔ ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2010ء کے سیمی فائنل میں پاکستان کی شکست کا سبب بننے کے بعد جس طرح سعید اجمل بین الاقوامی کرکٹ میں واپس آئے اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ بہت مضبوط اعصاب رکھتے ہیں اور باآسانی شکست تسلیم نہیں کرتے لیکن اگر سعید اجمل کا باؤلنگ ایکشن کلیئر نہ ہوسکا تو یہ بات یقینی ہے کہ پاکستان کے عالمی چیمپئن بننے کے جو پانچ سے دس فیصد امکانات تھے، وہ بھی تقریباً صفر ہو جائیں گے۔ اپنے نمبر ایک باؤلر کے بغیر پاکستان کی باؤلنگ 'بے دانت کا شیر' ثابت ہوگی۔ گزشتہ چند مہینوں میں دوسرے درجے کے آف اسپنرز شین شلنگفورڈ، کین ولیمسن اور سچترا سینانائیکے پر پابندی عائد کرنے کے بعد اب آئی سی سی نے واضح طور پر اعلان کردیا ہے کہ وہ 'دوسرا' گیند پھینکنے والے آف اسپنرز کو برداشت نہیں کرے گا اور اب باقی آف اسپنرز بھی دل تھام کر بیٹھیں کہ اب ان کی باری ہے۔ (محارب نسیم)

www.pdfbooksfree.pk

سعید اجمل کے پاس ’دوسرا‘ راستہ نہیں!

بالآخر سعید اجمل کی بالنگ پر پابندی کا اعلان ہو ہی گیا۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کا پرستار ہوتے ہوئے ظاہر ہے مجھے اس اعلان پر بہت افسوس ہوا۔ یہ پاکستان کرکٹ بورڈ اور انٹرنیشنل کرکٹ کونسل کی نااہلیوں کی طویل فہرست میں ایک اور باب کا اضافہ ہے۔ اس مہینے 37ویں سالگرہ منانے والے سعید اجمل نے چھ ساد پہلے 2 جولائی 2008 کو بھارت کے خلاف کراچی میں اپنے ایک روزہ کیریئر کا آغاز کیا تھا اور اس کے ٹھیک ایک سال بعد 4 جولائی 2009 کو گال کے میدان پر سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ کیریئر کی شروعات کی۔ اب تک سعید اجمل تینوں طرز کی بین الاقوامی کرکٹ میں 446 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ جس میں ٹیسٹ میں 35 میچز میں 28.01 کے اوسط سے 178 وکٹیں اور 111 ایک روزہ بین الاقوامی مقابلوں میں 22.18 کے اوسط سے 183 وکٹیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 134 فرسٹ کلاس مقابلوں میں 25.91 کے شاندار اوسط سے حاصل کردہ 546 وکٹیں بھی شامل ہیں۔ ان اعداد و شمار کو دیکھیں اور پی سی بی اور آئی سی سی کی نااہلی کا ماتم کریں۔ یہ اعداد و شمار دونوں موقر اداروں سے سوال کرتے ہیں کہ اگر سعید اجمل کا بالنگ ایکشن غیر قانونی ہے تو پھر ریکارڈ بک میں ان کی کیا حیثیت ہے؟ اگر گیند پھینکتے ہوئے سعید اجمل قانونی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں تو غیر قانونی ایکشن کے ساتھ آخر سعید اجمل کس طرح اور کیوں چھ سال تک بین الاقوامی کرکٹ کھیلتے رہے اور اس مقام تک پہنچے جہاں تک بہت کم آف اسپنر پہنچے ہیں۔ چلیں تھوڑی دیر کے لیے یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ سعید اجمل کا بالنگ ایکشن مشکوک بلکہ غیر قانونی ہے لیکن یہ سوال تو جوں کا توں موجود رہے گا کہ فرسٹ کلاس میں 500 اور بین الاقوامی کرکٹ میں 400 سے زیادہ وکٹیں لینے والے سعید پر پابندی کا خیال اب کیوں آیا؟ پاکستان کرکٹ بورڈ نے سعید اجمل کے مشکوک بالنگ ایکشن کا نوٹس تک نہیں لیا۔ کیا پی سی بی کے پاس ایسا کوئی داخلی نظام موجود نہیں جس کے ذریعے مشکوک بالنگ ایکشن کے حامل گیند بازوں کو بین الاقوامی کرکٹ میں بھیجنے سے پہلے ان کی چھان بین خود کی جا سکے؟ سعید اجمل پر پابندی کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ ایک کھلاڑی نے اپنی پوری زندگی کرکٹ کو دے دی۔ جب پاکستان کی نمائندگی کرنے کا خواب تک دھندلا گیا تو اسے بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھنے کا موقع ملا اور اب جبکہ کرکٹ اس کا واحد ذریعہ معاش بن چکا ہے تو اس کا سب کچھ داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ سعید اجمل کے بالنگ ایکشن کو مشکوک قرار دیا جانا کرکٹ کے حلقوں میں بہت بڑی اور پاکستان کے لیے بہت بری خبر ہے جس نے پاکستانی شائقین کے دل توڑ کر رکھ دیے ہیں۔ یہ مسلسل تیسرا موقع ہے کہ ورلڈکپ کے آغاز سے چند ماہ قبل پاکستان کے ٹاپ بالرز کسی نہ کسی تنازع کا شکار ہو کر عالمی کپ سے باہر ہو جائیں۔ اگر 2007 کے ورلڈکپ سے قبل شعیب اختر اور محمد آصف ممنوعہ ادویات کے استعمال کے باعث باہر ہوئے تو اس میں قصور دونوں فاسٹ بالرز کا تھا اور اسی طرح 2010 میں اسپاٹ فکسنگ کے باعث جیل کی ہوا کھانے والوں محمد عامر اور محمد آصف کے خلاف بھی کوئی سازش نہیں ہوئی تھی بلکہ لالچ نے دونوں پیسرز کو ذلت کی دلدل میں دھنسا دیا۔ سعید اجمل کا کیس مختلف ہے جس نے ان فاسٹ بالرز کی طرح کوئی گناہ نہیں کیا مگر آف اسپنر پر عائد ہونے والی پابندی کو سازش بھی قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل رواں سال کے آغاز پر بالرز کے ایکشن کی جانچ کا منصوبہ بنایا تھا اور اس کے باوجود اگر کوئی بالر اپنے بالنگ ایکشن کو درست نہیں کر سکا تو اس میں کسی سازش کا عمل دخل نہیں ہے۔ پانچ سال قبل 2009 میں سعید اجمل کی دوسرا پر شک کیا گیا مگر پرتھ میں ہونے والے ٹیسٹ میں سعید اجمل کو کلیئر کر دیا گیا کیونکہ ٹیسٹ کی رپورٹ میں سعید اجمل کا بازو آٹھ درجے کے زاویے پر خم کھا رہا تھا جو آئی سی سی کے قوانین کے مطابق ہے مگر پانچ سال بعد سعید اجمل کی دوسرا تو کجا عام آف بریک گیندیں بھی پندرہ درجے زاویے کی حد سے تجاوز کر گئی ہیں۔ یہی سے پاکستانی شائقین کو سازش کی بو آ رہی ہے کہ پانچ برسوں میں سعید اجمل کے بالنگ ایکشن میں اتنا فرق کیوں آ گیا

۔جب پہلی مرتبہ سعید اجمل کا بالنگ ایکشن رپورٹ ہوا تو اس وقت وہ پاکستان کا اہم ترین بالر نہیں تھا اور ٹیسٹ کرکٹ میں لمبے اسپیل کروانے کی ذمہ داری دانش کنیریا پر عائد تھی مگر پانچ برسوں میں اگر سعید اجمل تینوں فارمیٹس میں 18 ہزار سے زائد گیندیں کروائے اور اسے نان اسٹاپ کرکٹ کھلائی جائے تو پھر میرے خیال میں بازو میں خم کا زیادہ ہو جانا کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں صرف جیمز اینڈرسن نے سعید اجمل سے زیادہ بالنگ کی ہے مگر دنیا کی کسی بھی ٹیم نے اپنے سرفہرست بالرز پر اتنا بوجھ نہیں ڈالا جتنا کہ سعید اجمل پر لادا گیا اور پھر کاونٹی کرکٹ کھیلنے کی بھی اجازت دی گئی جس کا نتیجہ اب ہمارے سامنے ہے۔ جن لوگوں نے سعید اجمل کو مشین سمجھ کر اسے مسلسل کرکٹ کھلا کر اس کے کیریئر کو اختتام کے قریب پہنچا دیا ہے اب وہی لوگ سعید اجمل کے ختم ہوتے ہوئے کیریئر کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کے لیے بھی بے تاب و بے قرار ہیں۔ بالنگ ایکشن غیر قانونی قرار دیے جانے کے بعد آئی سی سی نے 14 دن کے اندر سعید اجمل کو اپیل کرنے کا حق بھی دیا ہے مگر اپیل کرنے کی صورت میں سعید اجمل دوبارہ اپنی بالنگ کا ٹیسٹ دینے کے اہل نہیں ہوں گے۔ سعید اجمل پر پابندی عائد ہونے کے بعد پی سی بی کے اندرونی ذرائع بھی یہی کہہ رہے تھے پاکستان کرکٹ بورڈ اس پابندی کے خلاف اپیل کرے گا جس کے بعد شام کو یہ پریس ریلیز جاری ہوئی کہ پی سی بی تمام آپشنز پر غور کر رہا ہے اور سعید اجمل کے بالنگ ایکشن کا جائزہ لینے کے لیے کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کمیٹی میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کافی عرصے سے قومی ٹیم سے وابستہ اور سعید اجمل کے ساتھ ہیں۔ پی سی بی کو فوری طور پر اپیل کرنے کی بجائے سعید اجمل کا بالنگ ایکشن درست کروانے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ فی الوقت اپیل کرنے کا آف اسپنر کو کوئی فائدہ نہیں بلکہ مشکلات میں اضافہ ہوگا کیونکہ سعید اجمل کے بازو کا خم پندرہ درجے کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ اگر زمینی حقائق کو دیکھا جائے تو سعید اجمل کی انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کا امکان بہت کم باقی رہ گیا ہے اور اب آئی سی سی کے فیصلے کو چیلنج کرنے کی بجائے دوسرا طریقہ استعمال کرنا ہوگا۔ پی سی بی کے سابق چیئرمین نجم سیٹھی چند ماہ قبل پاکستان کرکٹ کو عالمی تنہائی سے بچاتے ہوئے ہمیں بگ فور میں شمولیت کی خوشخبری سنا چکے ہیں اور اب ہی وہ وقت ہے کہ نجم سیٹھی اپنے تعلقات کا استعمال کرتے ہوئے سعید اجمل کو بچانے کی کوشش کریں جس کا کیریئر ٹھکانے لگنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی۔ سعید اجمل کے بولنگ ایکشن کو کلیئر کرانے کی کوشش میں لاکھوں روپے خرچ ہوں گے، البتہ اگر اسپنر دوبارہ کرکٹ میں واپس آ گئے تو یہ مہنگا سودا نہیں ہوگا۔ ایک ماہ تک سعید اجمل کی رہنمائی کیلیے ثقلین مشتاق 10 لاکھ روپے وصول کریں گے، اس ضمن میں معاہدے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ بائیو مکینکل ٹیسٹ کے اخراجات بھی بورڈ کے ذمہ ہیں۔ پی سی بی کی ہر ممکن کوشش ہے کہ کسی طرح سعید اجمل کو کلیئر کروا کے ورلڈکپ میں کھلایا جائے، اس سلسلے میں سابق اسٹار ثقلین مشتاق کی خدمات بھی حاصل کر لی گئی ہیں، ذرائع کے مطابق سابق آف اسپنر کو ایک ماہ کیلیے 10 ہزار ڈالر (10 لاکھ روپے سے زائد) ادا کیے جائیں گے، ان کی رہائش و دیگر انتظامات بھی پی سی بی کے سپرد ہیں، یاد رہے کہ لاہور سے تعلق رکھنے والے ثقلین مشتاق اب اہلیہ و بچوں کے ساتھ انگلینڈ میں مقیم ہیں۔ ابتدائی طور پر وہ ایک ماہ تک سعید اجمل کا ایکشن درست کرانے کی کوشش کریں گے، البتہ اگر ایسا لگا کہ مزید وقت درکار ہے تو معاہدے میں توسیع کر دی جائے گی۔ بائیومکینک ٹیسٹ کے تمام

www.pdfbooksfree.pk

تر اخراجات پی سی بی کو ہی برداشت کرنا پڑیں گے، جب ثقلین نے ایکشن کی بہتری کیلیے گرین سگنل دیا تو بورڈ کی کمیٹی بھی اس کا جائزہ لے کر ٹیسٹ کا فیصلہ کرے گی، سعید اجمل کو کارڈف، چنئی یا برسبین کی لیب بھیجا جائے گا۔ ان تمام سینٹرز پر ایک جیسی مشینیں موجود ہیں، نتائج کا از خود آئی سی سی کو بھی علم ہو جائے گا، اگر بازو کا خم 15 ڈگری تک آیا تو پی سی بی کونسل سے سابقہ فیصلے کا جائزہ لینے کی درخواست کرے گا۔ اس ٹیسٹ پر کئی لاکھ روپے صرف ہوں گے مگر بورڈ حکام کے مطابق اگر سعید اجمل کلیئر ہو گئے تو یہ مہنگا سودا نہیں ہے۔ پاکستان کے ماہر گیند باز سعید اجمل پر پابندی کی خبر دنیا بھر میں کرکٹ کے پرستاروں پر بجلی کی طرح گری ہے۔ ایک ایسا بالر، جس نے زائد العمری میں بین الاقوامی کیریئر کا آغاز کیا اور پھر ہر طرز کی کرکٹ میں خود کو ثابت کر دکھایا، پانچ سال کی سخت محنت کے بعد اس مقام پر پہنچا ہے تو اچانک اس پر عقدہ کھلا کہ اس کا تو بالنگ ایکشن ہی غیر قانونی ہے۔ حالانکہ اپنے کیریئر کے ابتدائی لمحات میں وہ تمام تر لوازمات کو پورا کر کے اپنے بالنگ ایکشن کو شفاف قرار دلوا چکا ہے۔ کیا اس میں قصور سعید اجمل کا ہے؟ کسی بھی آف اسپنر کے ترکش کے مہلک ترین ہتھیار "دوسرا" کو آزمانے میں ماہر سعید اجمل 2009 میں بھی بالنگ ایکشن پر تنقید کی زد میں آئے تھے یہاں تک کہ ان کے خلاف باضابطہ شکایت بھی لگائی گئی۔ جس پر انہوں نے آسٹریلیا میں واقع بین الاقوامی کرکٹ کونسل کے منظور شدہ مرکز سے اپنے بالنگ ایکشن کی جانچ کروائی اور ثابت کروایا کہ ان کا بالنگ ایکشن بالکل درست ہے۔ اس کے بعد سے اب تک گو کہ دبے دبے لفظوں میں ہر شکست کھانے والی ٹیم سعید کے بالنگ ایکشن پر اعتراض کرتی آئی ہے لیکن قانون کے تمام تقاضوں پر پورا اترنے والا بالنگ ایکشن اسپن جادوگر کی پشت پر تھا یہاں تک کہ رواں سال جون میں بین الاقوامی کرکٹ کونسل میں دو روزہ اجلاس میں ناقص بالنگ ایکشن کے حامل بالر کے خلاف غیر اعلانیہ کریک ڈاؤن کا فیصلہ کیا گیا۔ پھر پہلے دو چھوٹے شکار کیے گئے، نیوزی لینڈ کے جز وقتی اسپنر کین ولیمسن اور ان کے بعد سری لنکا کے نو آموز بالر سچیتھرا سینانائیکے۔ ان دونوں پر پابندی عائد کرنے کے بعد بڑا شکار سعید اجمل! دورہ سری لنکا میں گال میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میں سعید اجمل کی 30 سے 35 گیندوں کو غیر قانونی قرار دے کر ان کے خلاف باضابطہ شکایت درج کروائی گئی اور پھر طویل وصبر آزما مراحل کے بعد نتیجہ آج سعید اجمل کے بالنگ کرنے پر پابندی کی صورت میں نکلا۔ اگر ہم اس معاملے میں پاکستان کرکٹ بورڈ کے رویے کو دیکھیں تو کسی حد تک ہمیں انتظامی سطح پر خامیاں ضرور نظر آتی ہیں۔ پی سی بی نے سعید اجمل کا بالنگ ایکشن رپورٹ ہو جانے کے بعد تو کچھ پھرتی دکھائی ہے کہ ڈومیسٹک کرکٹ میں مشتبہ بالنگ ایکشن کے حامل گیند بازوں پر کڑی نظر رکھنے اور ان کے ایکشن کو بہتر بنانے کے لیے کام کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے لیکن جب مختلف حلقوں کی جانب سے سعید اجمل جیسے پائے کے گیند باز کے بالنگ ایکشن پر انگلیاں اٹھائی جا رہی تھیں تو اس وقت بورڈ نے آخر کیوں ان الزامات کو سنجیدہ نہیں لیا؟ اگر اسی وقت سعید اجمل کو تمام طرز کی کرکٹ میں بے دریغ استعمال کرنے کے بجائے انہیں کچھ آرام کا موقع دیا جاتا اور اس دوران اپنے وسائل استعمال کرتے ہوئے ان کی بالنگ کا جائزہ لیا جاتا اور خامیوں کو واضح کر کے ان پر قابو پانے کے لیے کام کیا جاتا تو شاید یہ نوبت ہی نہ آتی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بورڈ کے اہم عہدیداران کے مطمع نظر صرف کرسی و عہدوں کا حصول تھا تو انہیں آخر میدان میں ٹیم کی کارکردگی اور ایسے سنجیدہ نوعیت کے مسائل کیوں کر نظر آتے؟ معاملات خراب سے خراب تر ہوتے گئے یہاں تک کہ ٹیم کو حالیہ دورہ سری لنکا میں بدترین شکست بھی ہوئی، سعید اجمل کا بالنگ ایکشن بھی رپورٹ ہوا اور سب سے بری خبر بھی کہ سعید اجمل پر پابندی لگا دی گئی۔ یعنی اس معاملے میں ہمیں کافی حد تک بورڈ کا قصور نظر آتا ہے۔ اب 'اصلی تے وڈے مجرم' کی سنیں۔ ایک بالر 6 سالوں سے بین الاقوامی کرکٹ کھیل رہا ہے یہاں تک کہ حال ہی میں کرکٹ قوانین کے رکھنے میریلبون کرکٹ کلب کے دو صد سالہ جشن کے موقع پر ہونے والے تاریخی مقابلے میں ماضی وحال کے عظیم کھلاڑیوں کے شانہ بشانہ حصہ لے لیکن درحقیقت اس کا بالنگ ایکشن ہی درست نہ ہو۔ اس کی 446 بین الاقوامی وکٹیں، کئی بڑے اعزازات، تینوں طرز کی عالمی درجہ بندی میں سرفہرست 10 بالرز میں مقام، یہ سب دراصل اس کی بے ایمانی کا نتیجہ تھا؟ اب آخر کہنے کو کیا رہ جاتا ہے کہ آئی سی سی کے جغادریوں کی عقل کو 21 توپوں کی سلامی دینی چاہیے اس بات پر۔ درحقیقت غیر قانونی بالنگ ایکشن کی جانچ کے لیے جتنے متنازع آئی سی سی کے گزشتہ ضوابط تھے، کہ جن کی چھلنی سے مرلی دھرن اور ان جیسے کئی بالرز تک گزر گئے، ان سے کہیں زیادہ ہنگامہ خیز نئے ضوابط ہیں جن کے تحت رپورٹ ہونے والا کوئی بالر اب تک پابندی سے نہیں بچ پایا۔ صرف گزشتہ دو ماہ میں سعید اجمل سمیت چار بالرز ان نئے ضوابط کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور دو مزید اپنے منطقی انجام کے انتظار میں ہیں۔ آسٹریلیا کے سابق بلے باز اور موجودہ تبصرہ کار ڈین جونز کے خیال میں کیا آپ "دوسرا" پر پابندی کے حق میں ہیں؟ درحقیقت یہ آف اسپن بالرز کے لیے موت کے پروانے پر دستخط ہیں۔ آئی سی سی نے پہلے تیز گیند بازوں کے پر کاٹنے کے لیے دونوں اینڈ سے الگ، الگ گیند کے استعمال جیسے قوانین متعارف کروائے تاکہ ریورس سوئنگ کسی بھی میچ میں فیصلہ کن کردار ادا نہ کر سکے اور پھر بلے بازوں کو کھلی چھوٹ دے دی کہ وہ ہتھوڑے نما بلے استعمال کریں اور منتظمین کو بھی کہ وہ جتنی چھوٹی باؤنڈریز چاہے رکھیں۔ نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ کرکٹ بلے بازوں کا کھیل بن چکا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آئی سی سی بلے بازوں کے لیے ابھرتے ہوئے ہر خطرے کو ختم کرنا چاہتی ہے اور "دوسرا" سے بڑھ کر خطرہ کون سا ہو سکتا ہے۔ عالمی درجہ بندی میں سرفہرست بالرز ہی دیکھ لیں، سعید اجمل، سنیل نرائن، روی چندر آشون، محمد حفیظ، یہ سب آف اسپنر ہیں۔ اگر کرکٹ کو بلے بازوں کا کھیل بنانا ہے تو اس میں سے آخر بالرز کو ختم ہی کیوں نہ کر دیا جائے، اور بقول شخصے بالنگ مشینیں لگا دی جائیں، بلاوجہ بالرز کو ہاتھ گھمانے کی تکلیف دینا اچھی بات نہیں۔ جن کے بارے میں کبھی سوچا تک نہیں ہوتا، سعید اجمل نے بھی شائد یہ سمجھا ہو کہ

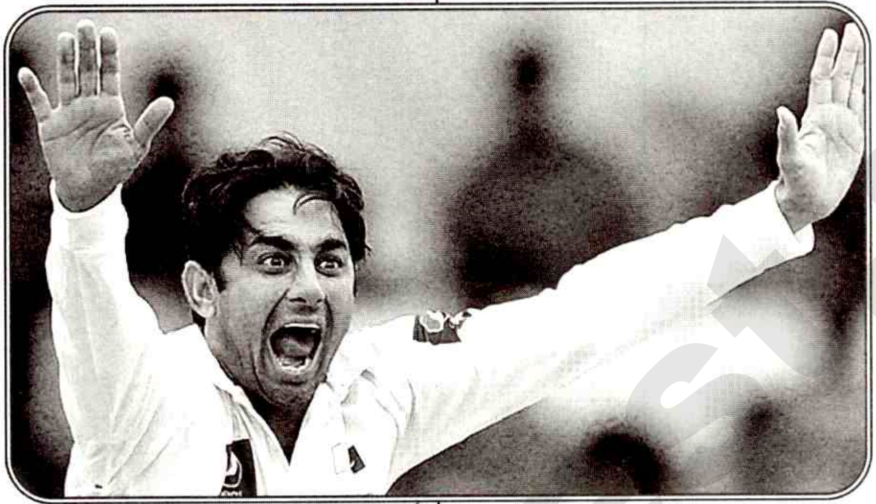

جب مرلی دھرن میڈیکل مسئلے کو جواز بنا کر جیسے چاہیں بولنگ کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں، یہی بات ان کو مشکل کا شکار کر گئی، آئی سی سی اب طے کر چکی ہے کہ کسی بولر کو اس جواز پر کلیئر نہیں کیا جائے گا کہ قدرتی طور پر اس کا بازو 15 ڈگری تک محدود نہیں رہ سکتا، حالات اب قابو سے باہر ہوتے جا رہے ہیں، اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسٹار اسپنر پاکستان کے لیے آخری میچ کھیل چکے، شائد میری بات غلط ہو مگر زمینی حقائق یہی بیان کرتے ہیں۔ یہ رواں برس جون کی بات ہے بنگلور میں آئی سی سی کرکٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، اس میں کوئی پاکستانی شامل نہیں ہے، بعد میں جب پریس ریلیز جاری ہوئی تو پورا ایک پیراگراف مشکوک بولنگ ایکشن کے بارے میں تھا، اس کی کچھ خاص باتیں یہ تھیں کہ ''انٹرنیشنل کرکٹ میں غیر قانونی ایکشن کو پکڑنے کا طریقہ کار زیادہ کارآمد نہیں ہے، کئی بولرز مشکوک ایکشن کے باوجود بولنگ کر رہے ہیں اور انھیں کوئی نہیں پکڑتا، ایسے میں ضروری ہے کہ میچ آفیشلز کو بائیو مکینکس کی مدد حاصل ہو تا کہ وہ زیادہ اعتماد سے ایسے بولرز کی نشاندہی کر سکیں''۔ اس سے قبل بھی کونسل کی میٹنگز میں یہ اشارے دیے جا رہے تھے کہ جلد ہی مشکوک ایکشنز کے خلاف آپریشن شروع ہونے والا ہے، اس کے باوجود پی سی بی نہ سعید اجمل نے کوئی نوٹس لیا، سب کے ذہن میں یہی تھا کہ جیسے پہلی بار رپورٹ ہونے پر میڈیکل رپورٹ دکھا کر بچ گئے تھے اب بھی ایسا ہی ہوگا، معاملے کو اتنا آسان سمجھنا ہی ہمیں لے ڈوبا اور اب ٹیم ممکنہ طور پر ورلڈ کپ میں اپنے بہترین اسپنر سے محروم ہوگی، گذشتہ چند برسوں میں پاکستان نے زیادہ تر میچ سعید اجمل کی وجہ سے ہی جیتے، کوئی اور ملک ہوتا تو ان کے کیریئر پر خطرات کے بادل منڈلاتے دیکھ کر فوراً ایسے اقدامات شروع کر دیتا جس سے بہتری کی کوئی گنجائش سامنے آتی مگر افسوس کہ اس معاملے میں مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا گیا۔ شائد بورڈ حکام کو بھی ایسا ہی لگتا تھا کہ آف اسپنر کا بچ نکلنا مشکل ہے ایسے میں وہ جتنی کرکٹ کھیل سکتے ہیں کھیلنے دیں، اب 10 لاکھ روپے دے کر ایک ماہ کے لیے ثقلین مشتاق کو انگلینڈ سے پاکستان بلایا گیا ہے، یہ وہی ثقلین ہیں جنھوں نے کوچ کے لیے اشتہار دیکھ کر اپلائی کرنے کی ''غلطی'' کر دی تھی، حالانکہ اس وقت کے چیئرمین نجم سیٹھی پہلے ہی وقار یونس اور مشتاق احمد کی تقرریوں کا فیصلہ کر چکے تھے۔ بیچارے ثقلین کو تب تو ایک ای میل کر کے یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ ''آپ کی درخواست موصول ہوگی جلد رابطہ کیا جائے گا'' اب مشکل پڑی تو بورڈ حکام نے ان کی ایک ٹویٹ سے متاثر ہو کر پاکستان مدعو کر لیا، ایک ماہ میں وہ کیا کر سکیں گے؟ اگر اس عرصے میں انھوں نے سعید اجمل کا بولنگ ایکشن

www.pdfbooksfree.pk

درست کرادیا تو میرا بورڈ کو مشورہ ہے کہ فوری طور پر غیر قانونی بولنگ ایکشن کو روکنے کا ایک شعبہ بنا کر انھیں انچارج بنا دیں، اس سے شائد ڈومیسٹک کرکٹ کے وہ 35 بولرز بھی ایکشن ٹھیک کرلیں جن کی چیئرمین شہریار خان نے نشاندہی کی ہے، اگر حقیقت کا جائزہ لیا جائے تو ثقلین کے پاس کوئی جادو کا چراغ نہیں جیسے رگڑتے ہی وہ سعید اجمل کا بولنگ ایکشن درست کرادیں گے، اگر 15 کے بجائے 20 ڈگری بھی ہوتا تو سعید کے بچنے کا امکان موجود ہوتا، خود چیئرمین اعتراف کر چکے کہ برسبین میں بائیومکینک ٹیسٹ کے دوران اسپنر تقریباً تین گنا زائد حد 42 ڈگری تک بھی گئے تھے۔ اب اگر وہ خود 15 ڈگری تک آ بھی گئے تو پہلے جیسے مفید نہیں رہیں گے، بورڈ آفیشلز اس حقیقت سے واقف ہیں مگر صرف یہ ظاہر کرنے کے لیے ثقلین کو بلایا کہ دیکھیں ہم نے تو سعید اجمل کو کلیئر کرانے کی اپنی مکمل کوشش کی تھی۔ ویسے ہمیں بھی اس میں سازشی عنصر کی تلاش کے بجائے دیگر بولرز کو بچانے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں، دہشت گردی ہو یا سیلاب آئے ہم ہر چیز کو غیر ملکی سازش قرار دے کر جان چھڑا لیتے ہیں، بگ تھری کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا اور بعد میں خاموشی سے اس کی گود میں جا کر بیٹھ گئے، ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ٹیم اب ایسی کون سی غیر معمولی کارکردگی دکھا رہی ہے کہ اس کے خلاف سازشیں کی جائیں، فرض کریں کہ اگر سعید اجمل ورلڈ کپ کھیل بھی جائیں تو کیا پاکستان چیمپئن بن جائے گا؟ یہ معاملہ صرف ہمارے ملک تک محدود نہیں، کئی دیگر ممالک کے بولرز بھی زد میں آئے ہیں۔ آئندہ چند روز میں بھارت کے ایشون اور ویسٹ انڈین سنیل نارائن بھی اگر کریک ڈاؤن کا شکار ہوں تو کسی کو حیرت نہیں ہونی چاہیے، آئی سی سی نے تمام امپائرز اور ریفریز کو خصوصاً آف اسپنرز پر نظر رکھنے کا کہا ہے۔ سعید اجمل کے معاملے میں ہونا یہ چاہیے تھا کہ بورڈ ازخود انھیں قومی ٹیم سے چند ماہ دور رکھ کر ایکشن کی درستگی پر کام کرتا، شائد اس سے کوئی بہتری آجاتی، اس تنازع میں کپتان مصباح الحق بھی برابر کے قصوروار ہیں۔ انھوں نے آف اسپنر کا دل کھول کر استعمال کیا، سابق اسٹار عاقب جاوید بھی اس نکتے کی نشاندہی کر چکے کہ زیادہ بولنگ سے سعید اجمل کا ایکشن مزید خراب ہوا، آپ کسی سے 50،60 اوورز کرائیں گے تو وہ ڈگری وگری کا کیا سوچے گا۔ ایسے میں اسٹار اسپنر سے بھی ایک غلطی ہوئی، انگلش کاؤنٹی کرکٹ کھیل کر انھوں نے دولت تو یقیناً کمائی مگر کیریئر خطرے میں ڈال دیا، وہاں ہر میچ میں وہ حریف بیٹسمینوں کا جینا دوبھر کرتے رہے، اس سے گوروں کے کان کھڑے ہوئے اور انھوں نے سعید کے خلاف مہم شروع کردی، اسی لیے وسیم اکرم نے سابق انگلش کرکٹر وموجودہ کمنٹیٹر مائیکل وان کو قصوروار ٹھہرایا ہے۔ سعید اجمل پاکستان کے بولنگ اٹیک میں گذشتہ سات سال سے مرکزی کردار ادا کررہے تھے۔ ان پر پابندی لگنے سے پاکستان کی بولنگ کمزور ہوگئی ہے جبکہ بیٹنگ لائن پہلے ہی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس فیصلے کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ آئی سی سی نے یہ قدم آسٹریلیا کے شہر برسبین میں بائیومکینک کے آزاد ماہرین کی رپورٹ کی روشنی میں اٹھایا ہے اور کہا ہے کہ آزاد ماہرین کی رپورٹ کے مطابق سعید اجمل کا بولنگ ایکشن قوانین کے منافی ہے۔ آئی سی سی کی جانب سے معطلی کے بعد سعید اجمل کو اپنے بولنگ ایکشن کی درستگی کے لیے دوبارہ آئی سی سی کے منظور شدہ ماہرین سے رجوع کرنا ہوگا جن کی رپورٹ تسلی بخش ہونے کے بعد ہی وہ انٹرنیشنل کرکٹ کھیل سکیں گے۔ 36 سالہ سعید اجمل کے بولنگ ایکشن پر اس سے قبل 2009 میں بھی اعتراض ہوا تھا تاہم وہ کلیئر ہوگئے تھے۔ ماضی میں سعید اجمل یہ موقف اختیار کرتے آئے ہیں کہ ایک ٹریفک حادثے کی وجہ سے ان کا بازو متاثر ہوا تھا جس کی وجہ سے آئی سی سی نے انھیں 15 ڈگری سے زیادہ کی چھوٹ دے رکھی ہے۔ تاہم نئے قوانین کے مطابق دنیا کے کسی بھی بولر کو میڈیکل کی بنیاد پر کلیئر نہیں کیا جاسکتا۔ ماضی میں شعیب اختر اور مرلی دھرن کو میڈیکل کی بنیاد پر انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی گئی تھی۔ سعید اجمل ٹیسٹ کرکٹ میں 178 ون ڈے میچوں میں 183 اور ٹی ٹوئنٹی میں 85 وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ وہ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میں دنیا میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے بولر ہیں جبکہ اس وقت وہ آئی سی سی کی عالمی ون ڈے رینکنگ میں پہلے نمبر پر ہیں۔ حالیہ دنوں میں آئی سی سی مشکوک بولنگ ایکشن کے معاملے میں انتہائی سخت موقف کے ساتھ سامنے آئی ہے اور سعید اجمل کے علاوہ ویسٹ انڈیز کے شلنگفرڈ، زمبابوے کے پراسپر اتسیا، نیوزی لینڈ کے ولیم سن اور بنگلہ دیش کے سہاگ غازی کے بولنگ ایکشن رپورٹ ہو چکے ہیں۔ شلنگفرڈ، سینانائیکے اور ولیم سن پر پابندی لگ چکی ہے جبکہ ذرائع کا کہنا ہے کہ ویسٹ انڈیز کے سنیل نرائن آئی سی سی کے امپائروں کا اگلا ہدف ہوسکتے ہیں۔ سعید اجمل سے قبل پاکستان کے شعیب اختر، شبیر احمد، شاہد آفریدی، شعیب ملک کے بولنگ ایکشن رپورٹ ہو چکے ہیں۔ شبیر احمد دوبارہ انٹرنیشنل کرکٹ میں واپس نہیں آسکے۔ آئی سی سی کی جانب سے اس سال جن بولروں پر پابندی لگی ہے وہ تمام آف اسپنرز ہیں۔ سعید اجمل نے اپنے کیریئر میں تینوں فارمیٹس میں پاکستان کو فتوحات دلوائیں۔ 2012 میں انگلینڈ کے خلاف سیریز میں انہوں نے 21 وکٹ لئے اور پاکستان نے عالمی نمبر ایک ٹیم کو تین صفر سے شکست دی تھی۔ مشکوک بولنگ ایکشن کے معاملے میں سب سے زیادہ شہرت پاکستان کے شعیب اختر اور سری لنکا کے مرلی دھرن کو ملی۔ دونوں بولرز جب بھی مشکوک بولنگ ایکشن کی زد میں آئے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کو شہ سرخیاں مل گئیں۔ مرلی دھرن کے بعد سعید اجمل مشکوک بولنگ ایکشن کی زد میں آنے والے دنیا کے سب سے بڑے بولر ہیں۔ شعیب اختر اور مرلی دھرن کی طرح سعید اجمل بھی اپنے بولنگ ایکشن کا مقدمہ طبی بنیادوں پر لڑتے آئے ہیں اور ان کا موقف ہے کہ ٹریفک کے ایک حادثے نے ان کے بازو کو غیر معمولی طور پر موڑ دیا تھا جو ان کی بولنگ میں عیاں ہے۔ تاہم اب یہ فیصلہ آئی سی سی کرے گی کہ ان کے موقف میں کتنی صداقت ہے کیونکہ دو سال پہلے بھی انھوں نے انگلینڈ کے خلاف سیریز کے دوران خود کو بولنگ ایکشن کی بحث میں غیر ضروری طور پر ملوث کرلیا تھا کہ آئی سی سی نے انہیں تیئس ڈگری کی چھوٹ دے رکھی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ آئی سی سی نے تمام بولرز کے لیے کلائی کے خم کی ایک حد مقرر کررکھی ہے جو پندرہ ڈگری سے تجاوز نہیں کرنی چاہیے۔ مرلی دھرن کے معاملے میں سری لنکن کرکٹ بورڈ بھی سخت موقف کے ساتھ سامنے آتا رہا تھا بلکہ ایک بار تو سری لنکن کپتان ارجنا رانا تنگا نے اس وقت میچ جاری رکھنے سے انکار کردیا تھا جب آسٹریلوی امپائر نے مرلی دھرن کے بولنگ ایکشن کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے نوبال دے دی تھی۔ آئی سی سی نے یہ حد مرلی دھرن اور شعیب اختر کے معاملے کے بعد ہی مقرر کی تھی کیونکہ یہ دونوں بولرز اپنے غیر معمولی بازوؤں کو بنیاد بنا کر بائیومکینک ماہرین کی مدد سے خود کو کلیئر کراتے رہے تھے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ اور سعید اجمل کے لیے یہ مشکل گھڑی ہے کیونکہ سب ہی جانتے ہیں کہ سعید اجمل ایک فتح گر بولر کی حیثیت سے پاکستانی بولنگ اٹیک کا اہم حصہ ہیں اور ایک ایسے وقت میں جب پاکستان کو متحدہ عرب امارات میں آسٹریلیا سے سیریز کھیلنی ہے اور اس کے بعد عالمی کپ بھی سر پر ہے سعید اجمل کی معطلی اس کے لیے بہت بڑا دھچکہ ہے۔ سعید اجمل اور پاکستان کرکٹ بورڈ کے پاس اب کوئی 'دوسرا' راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ان کے بولنگ ایکشن پر اٹھائے گئے تمام اعتراضات دور کرکے انہیں دوبارہ پاکستانی ٹیم کا حصہ بنادیا جائے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے اگرچہ معطلی کے خلاف اپیل کا فیصلہ بھی کیا ہے لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ اس کی حیثیت خالی وار سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہوگی کیونکہ اگر یہ اپیل مسترد ہوگئی تو پھر پاکستان کرکٹ بورڈ کو سعید اجمل کی انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کے لیے بہت زیادہ انتظار کرنا ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بہتر یہی ہوگا کہ پاکستان کرکٹ بورڈ سعید اجمل کے بولنگ ایکشن میں موجود خامیوں کو دور کرنے کی جلد سے جلد کوشش کرے اور پھر انھیں کسی بائیومکینک ماہر کے پاس بھیج کر یہ جاننے کی کوشش کرے کہ بولنگ ایکشن کی یہ خامیاں کس حد تک دور ہوئی ہیں جیسا کہ سری لنکا نے اپنے بولر سینانائیکے کے ساتھ کیا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کو تمام تر یقین دہانی کے بعد ہی آئی سی سی سے دوبارہ رجوع کرنا ہوگا کہ کہیں بیک فائر نہ ہوجائے۔ تلوار سعید اجمل کے سر پر لٹک رہی ہے کیونکہ اگر وہ دو سال کے دوران دو مرتبہ مشکوک بولنگ ایکشن کی زد میں آگئے تو پھر ایک سالہ پابندی ان کا مقدر ٹھہرے گی۔ سعید اجمل کے معاملے میں اس بار سب سے زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ ان کی تمام گیندیں مشکوک قرار دی گئی ہیں جس پر سب حیران ہیں کیونکہ عام خیال یہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ آف سپنر کی مخصوص گیند 'دوسرا' ہمیشہ مشکوک رہتی ہے لیکن اس بار بجلی پوری طرح گری ہے۔ اس تمام معاملے کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ پاکستان کرکٹ بورڈ نے کبھی بھی مشکوک بولنگ ایکشن والے بولرز پر کبھی بھی توجہ نہیں دی۔ اس کا اندازہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیرمین شہریار خان کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے سابقہ دور میں مشکوک بولنگ ایکشن والے 23 بولرز فرسٹ کلاس کرکٹ کھیل رہے تھے اور اب یہ تعداد بڑھ کر 35 ہوگئی ہے۔ شہریار خان کی یہ بات بھی بالکل درست ہے کہ ڈومیسٹک کرکٹ میں امپائرز ایسے بولرز کے بولنگ ایکشن کی رپورٹ بھی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے اس کا نقصان پاکستانی کرکٹ کو ہی ہوا ہے کیونکہ ایسے بولرز کے نہ تو ایکشن درست ہوئے نہ ہی پاکستانی ٹیم کو سعید اجمل کا متبادل مل سکا اور اب جب آئی سی سی نے سعید اجمل کو انٹرنیشنل کرکٹ کھیلنے سے روک دیا ہے پاکستانی ٹیم کے ہاتھ خالی ہیں۔

پچھلے 6 سالوں میں سعید اجمل نے اپنے کھیل کے ذریعے پاکستانی قوم کو بے شمار ایسے یادگار لمحات سے نوازا ہے جو تاعمر ہر پاکستانی شائق کی یادوں میں زندہ رہیں گے۔ لیکن آج ان تمام کارناموں پر سوالیہ نشان لگ چکا ہے۔ درحقیقت آئی سی سی مشکوک بالنگ ایکشن کے معاملے پر خود واضح ذہن نہیں رکھتا۔ یا تو سارے ہی بالرز کے ایکشن کلیئر، یا سارے کے سارے ہی دھر لیے گئے، یہ طرز عمل ظاہر کرتا ہے کہ قانون میں سقم ہے۔ جو سعید 2009 میں پہلی مرتبہ ایکشن رپورٹ ہونے کے بعد جانچ کی چھلنی سے باآسانی گزر گیا، آج ایسا پکڑا گیا کہ 'دوسرا' تو کجا، اس کی ہر گیند غیر قانونی قرار پائی ہے۔ اس امر میں کوئی دو رائے نہیں کہ غیر قانونی بالنگ ایکشن کے معاملے پر سختی کرنے کی ضرورت ہے اور کسی بالر کو ناقص ایکشن کے ساتھ گیند بازی کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر بازو میں 15 درجے سے زیادہ کے خم کو معیار بنایا گیا ہے تو اس کا اطلاق انصاف کا تقاضہ ہے۔ لیکن مقامی کرکٹ عہدیداران اور آئی سی سی کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ وہ کرکٹ قوانین کو لاگو کرنے میں تسلسل کا مظاہرہ کریں۔ ایسا ہرگز نہ ہو ایک بالر کی سالوں کی محنت پر بیک جنبش قلم پانی پھیر دیا جائے۔ (حسام نسیم)

www.pdfbooksfree.pk

'دوسرا' ٹیبل ٹینس کی گیند سے شروع ہوا، ثقلین مشتاق

لاہور کے علاقے قلعہ گجر سنگھ کے ایک مکان کی چھت پر کرکٹ کھیلنے والے ایک نوعمر لڑکے کی ہر وقت یہی سوچ رہتی تھی کہ وہ کوئی ایسا کام کرے جو اس سے پہلے کسی نے بھی نہ کیا ہو اور وہ اس کام کی وجہ سے وہ دنیا بھر میں مشہور ہو جائے۔ پھر ایک دن وہ بھی آ گیا جب یہ لڑکا اپنے ایک خاص کام کی وجہ سے دنیا بھر میں پہچانا گیا۔ آج کرکٹ کی دنیا میں آف سپنرز کی مخصوص گیند 'دوسرا' کا ذکر پاکستان کے ثقلین مشتاق کے بغیر ادھورا ہے کیونکہ یہ انہی کی ایجاد کردہ ہے۔ ثقلین مشتاق سے جب پوچھا کہ 'دوسرا' کی ایجاد کا پس منظر کیا ہے تو وہ ماضی میں کھو گئے۔ 'میں اپنے گھر کی چھت پر ٹیبل ٹینس کی گیند سے کرکٹ کھیلتا تھا جس پر میں ٹیپ چڑھا دیتا تھا اور گھنٹوں پریکٹس کرتا رہتا تھا۔ مجھے شروع سے سپن بولنگ پسند تھی اور میں پانچوں انگلیوں کو استعمال کرتے ہوئے مختلف انداز کی گیندیں کرتا لیکن ساتھ ہی یہ بھی سوچتا رہتا تھا کہ کوئی ایسی گیند کروں جو عام گیندوں سے بالکل ہٹ کر ہو۔ ثقلین کا کہنا تھا کہ 'ایک دن میں نے ایک گیند کی جو آف سپن ہونے کے بجائے دوسری طرف مڑ گئی مجھے وہ اچھی لگی اور میں نے سوچا کیوں نہ اس پر مہارت حاصل کی جائے۔ میں نے اسے ٹینس بال پر آزمایا لیکن کرکٹ کی سرخ گیند پر اس میں مہارت حاصل کرنے میں مجھے کچھ وقت لگا کیونکہ وہ عام گیندوں سے بہت سخت تھی۔ ثقلین مشتاق کو لڑکپن کا وہ دور بہت اچھا لگتا ہے جب وہ محلے کی کلب کرکٹ کے مقبول ترین کھلاڑی ہوا کرتے تھے۔ 'میرے والد نے میرا شوق دیکھ کر مجھے کلب کرکٹ کھیلنے کی اجازت دے دی تھی۔ محلے والوں کو بھی میری بولنگ کا اچھی طرح پتہ چل گیا تھا اور ہر ٹیم کی خواہش ہوتی تھی کہ میں اس کی طرف سے کھیلوں۔" میں اپنے گھر کی چھت پر ٹیبل ٹینس کی گیند سے کرکٹ کھیلتا تھا جس پر میں ٹیپ چڑھا دیتا تھا اور گھنٹوں پریکٹس کرتا

رہتا تھا۔ مجھے شروع سے اسپن بولنگ پسند تھی اور میں پانچوں انگلیوں کو استعمال کرتے ہوئے مختلف انداز کی گیندیں کرتا لیکن ساتھ ہی یہ بھی سوچتا رہتا تھا کہ کوئی ایسی گیند کروں جو عام گیندوں سے بالکل ہٹ کر ہو۔ ایک دن میں نے ایک گیند کی جو آف اسپن ہونے کے بجائے دوسری طرف مڑ گئی مجھے وہ اچھی لگی اور میں نے سوچا کیوں نہ اس پر مہارت حاصل کی جائے۔ میں نے اسے ٹینس بال پر آزمایا لیکن کرکٹ کی سرخ گیند پر اس میں مہارت حاصل کرنے میں مجھے کچھ وقت لگا کیونکہ وہ عام گیندوں سے بہت سخت تھی۔" اس سوال پر کہ انٹرنیشنل کرکٹ میں 'دوسرا' پہلی بار کب استعمال کیا، ثقلین نے کہا کہ 'پہلے ہی ٹیسٹ میں اس کا استعمال کیا تھا اور میری پہلی ٹیسٹ وکٹ ہتھوروسنگھے کی تھی وہ 'دوسرا' پر آؤٹ ہوئے تھے۔' ثقلین اپنی اس مخصوص گیند کو موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا سہرا سابق وکٹ کیپر معین خان کے سر باندھتے ہیں۔ 'میں نے 18 سال کے نوجوان کی حیثیت سے انٹرنیشنل کرکٹ میں قدم رکھا تھا میرے پاس ایک ہنر موجود تھا لیکن اسے کس طرح استعمال کرنا ہے اس کی سمجھ بوجھ نہیں تھی اس موقع پر معین خان نے میری رہنمائی کی اور سمجھایا کہ مجھے اس گیند کا استعمال کب اور کیسے کرنا ہے۔'' وہ وکٹ کے پیچھے سے آواز لگاتے تھے ثقی دوسرا۔ ہماری یہ گفتگو انگریز کمنٹیٹرز کے لیے نئی تھی تاہم بعد میں انہیں بھی پتہ چل گیا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ بعض اوقات بیٹسمینوں کو دھوکہ دینے کے لیے یہ بھی کرنا پڑتا تھا کہ جب معین خان آواز لگاتے کہ دوسرا کرو تو اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ نہ کرو۔' معین خان کہتے ہیں کہ ہمارے ہی کمنٹیٹرز نے انگریز کمنٹیٹرز کو بتا دیا کہ اردو میں دوسرا کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ 'میں وکٹوں کے پیچھے سے جب ثقلین کو اردو میں دوسرا کرانے کو کہتا تو اردو نہ سمجھنے والوں کو یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ کیا ہے لیکن غیر ملکی کمنٹیٹرز کو ہمارے ہی کمنٹیٹرز کے ذریعے دوسرا کا مطلب معلوم ہوا اور اس کے بعد دنیا بھر میں یہ گیند دوسرا کے نام سے ہی مشہور ہوگئی۔' سابق پاکستانی کنگ آف اسپن ثقلین مشتاق نے ان دنوں متنازع بننے والی ''دوسرا'' ڈلیوری کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''دوسرا'' گیند پھینکنا آسان نہیں تاہم یہ غیر قانونی بھی نہیں اور مروجہ قوانین میں رہتے ہوئے ''دوسرا'' گیند پھینکی جاسکتی ہے۔ ثقلین مشتاق کا کہنا تھا کہ ''دوسرا'' گیند پھینکنا ہر بولر کے بس کی بات نہیں کیوں کہ اس کے لئے مضبوط پٹھوں، توازن اور فٹنس درکار ہوتی ہے اور اس میں کسی ایک کی بھی کمی مروجہ قوانین کے مطابق بولنگ ایکشن کو مشکوک بنا دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک سعید اجمل کا تعلق ہے تو اس حوالے سے پرامید ہوں کہ وہ ایک مرتبہ پھر بولنگ ایکشن کو درست کرنے کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ میں واپسی کریں گے جبکہ انہوں نے اس رائے سے اتفاق نہیں کیا کہ سعید اجمل عمر کے اس حصے میں آ چکے ہیں جہاں ان کا بولنگ ایکشن تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ سابق پاکستانی اسپنر کا کہنا تھا کہ انہوں نے اپنے بھائیوں اور کزنز کے ساتھ گھر میں ٹیبل ٹینس گیند پر ''دوسرا'' ڈلیوری سیکھی جسے بعد میں مرلی دھرن اور سعید اجمل نے اپنایا، دوسرا گیند لیگ سائڈ سے آف سائڈ کی جانب گھومتی ہے جبکہ بولر اپنا بازو ہوا میں بلند کرکے گیند کو اس طرح چھوڑتا ہے جیسے گھڑی کی سوئیاں حرکت کرتی ہیں جسے کھیلتے وقت اکثر بلے بازوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ واضح رہے کہ دوسرا گیند کھیلتے ہوئے اکثر آسٹریلیا اور انگلینڈ کے بلے بازوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ ثقلین مشتاق اور سعید اجمل کے بعد پاکستانی ڈومیسٹک کرکٹ میں عاطف مقبول اور عدنان رسول کی شکل میں مزید دو اسپنرز ''دوسرا'' گیند پھینکنے پر عبور رکھتے ہیں جنہیں مستقبل میں بھی تنازع کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ماضی کے اس پاکستانی کرکٹر سے کی گئی گفتگو قارئین کے لئے پیش ہے۔

آف اسپین بالنگ کی طرف کس سے متاثر ہو کر آئے؟

یہ سب قسمت کے کھیل ہوتے ہیں ایک انسان سوچتا کچھ اور ہے لیکن اینڈ میں نتیجہ کچھ اور نکلتا ہے، اگر ایک شخص یہ سوچے کہ آج میں یہ کام ختم کرکے دم لوں گا تو میرے خیال میں یہ اس کی غلط سوچ ہے کیونکہ ہوتا وہی ہے جو کہ اوپر والے کی مرضی ہوتی ہے۔ کرکٹ میرے خاندان میں رچی بسی ہے، میں گھر کی چھت پر پنگ پونگ گیند کے ساتھ کھیلا کرتا تھا وہاں زیادہ تیز گیند نہیں کرا سکتے تھے انڈر آرم گیند کراتے تھے، پھر میں نے گلی محلے کی ٹیپ بال کرکٹ میں حصہ لینا شروع کیا جہاں ہم جیت کر انعام میں ناشتہ یا کچھ کرکٹ کی چیزیں حاصل کرتے تھے، میرے والد نے میری کرکٹ میں دلچسپی دیکھ کر مجھے ایک مقامی کلب میں رجسٹر کرا دیا کرکٹ میرے لئے اب ایک روحانی حیثیت حاصل کر چکی تھی۔ بچپن سے ہی میرے اندر کرکٹ کے جراثیم جو پیدا ہوئے تھے وہ اب باہر آنا شروع ہو چکے تھے، کم از کم پانچ یا چھ مواقع ایسے آئے کہ میں قومی ٹیم کی سلیکشن کیلئے نزدیک آکر دور ہو گیا لیکن میں دلبرداشتہ نہ ہوا، سیاست اور بدقسمتی میرے ساتھ تھی، پھر خدا نے میرے لئے دروازے کھولے۔

☆ آف اسپنر بننے کا خیال کیوں آیا؟

یہ سب قسمت کا کھیل ہے۔ آدمی کچھ سوچتا ہے اور ہو کچھ جاتا ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ وہ آج جو کچھ ہے، ہمیشہ سے یہی بننا چاہتا تھا، تو میرے خیال میں، وہ غلط ہے۔ ہمارے خاندان میں کرکٹ شروع سے اہم رہی ہے۔ دوسروں کی طرح، ہم نے بھی گھر کی چھت پر ٹیبل ٹینس کی گیند سے کرکٹ کھیلنا شروع کی۔ وہاں کیونکہ تیز بال کرنے کی جگہ نہیں ہوتی تھی، اس لیے کھڑے کھڑے ہاتھ گھما کر گیند پھینکنے کو ترجیح دی جاتی تھی۔ پھر میں گلیوں میں ٹیپ بال کرکٹ کھیلنے لگا، اور بعد میں شہر میں ہونے والے بڑے مقابلوں میں شرکت بھی کی۔ والد نے کرکٹ میں میرا جنون دیکھا تو مجھے

www.pdfbooksfree.pk

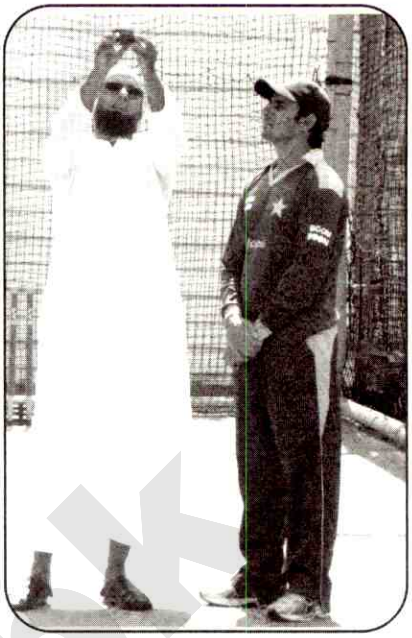

مقامی کلب میں کھیلنے کا مشورہ دیا۔ میں ایک ایتھلیٹ کی طرح لمبا چوڑا نہ تھا، اس لیے تیز بالر کی طرح گیند نہیں کرسکتا تھا۔ تیز گیند بازی کے ایکشن کے ساتھ بھی میری گیند آف اسپن ہی ہوتی تھی۔ چنانچہ اس دور میں ہونے والے مقامی رمضان ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹس میں، میں نے اسپن بالنگ پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی۔

☆ کچھ ہمیں ''دوسرا'' کے متعلق بتائیں۔ اور بشن سنگھ بیدی نے اس پر جو تنقید کی ہے، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

کسی نے مجھے ''دوسرا'' کے متعلق ان کے خیالات سے آگاہ کیا ہے کہ وہ اسے غیر قانونی سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ لفظ ''دوسرا'' کا استعمال بھی ان کے معاشرے میں ممنوع ہے، کہ یہ کسی دوسرے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بڑے ہونے کے ناتے میں بیدی صاحب کی عزت کرتا ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ کرکٹ کے قوانین ہم نے نہیں بنائے۔ جب آئی سی سی کسی گیند کو قانونی قرار دے چکی ہے تو ہمیں خوامخواہ مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ ہم یہ طے نہیں کر سکتے کہ ایک اوور آٹھ گیندوں پر مشتمل ہوگا، یا اوور میں چار باؤنسر کرنے کی اجازت ہے۔ ہم نے آئی سی سی کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق کھیلنا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ بالنگ میں اس طرح کی جدتیں دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ جب پہلا غیر موثر ہو جائے تو ''دوسرا'' آ جاتا ہے۔ پھر تیسرا، چوتھا۔۔۔۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ پہلا (روایتی آف اسپن) کا دور ختم ہو چکا، اور یہ ''دوسرا'' کا زمانہ ہے۔

☆ مختلف حالات، پچوں اور فارمیٹس میں کھیلتے ہوئے آپ کیسے حکمت عملی بناتے تھے؟

یہ اس پر منحصر ہے کہ اس وقت میرا موڈ کیا ہے، میں کس تیاری کے ساتھ میدان میں اترا ہوں اور حریف ٹیم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ سیریز کی تاریخ کیا رہی ہے؟ پہلا ٹیسٹ ہے، دوسرا یا تیسرا؟ آپ کو سیریز میں برتری حاصل ہے یا نہیں؟ کیا یہ فیصلہ کن میچ ہے؟ یہ سب چیزیں مدنظر رکھنا ہوتی ہیں، اس لیے آپ کسی عمومی منصوبہ بندی کا ذکر نہیں کر سکتے۔ لیکن میں آپ کو ایک سادہ مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ میں نے اپنی زیادہ تر کرکٹ وسیم بھائی کی کپتانی میں کھیلی ہے۔ اور انہوں نے مجھے باور کرایا تھا کہ میں وکٹ لینے والا بالر ہوں۔ چنانچہ پہلے میں یہ دیکھتا کہ کون سے دو بلے بازوں کو میں سب سے زیادہ پریشان کرسکتا ہوں۔ کس بیٹسمین کا مجھے لحاظ کرنا پڑے گا اور کب اسے آؤٹ کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ یہ سب میں بالنگ کرنے سے پہلے میدان میں ہی کنڈیشنز دیکھ کر سوچ لیتا تھا۔ ٹیسٹ کرکٹ کی طرح ون ڈے میں بھی میرا کردار وکٹ لینے والے بولر کا رہا۔ وسیم بھائی نے کہہ رکھا تھا کہ انہیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ مجھے کتنے چھکے چوکے لگتے ہیں، میں نے وکٹ لینے کی کوشش کرنی ہے۔ ویسے باؤنڈری لگنے سے میں کبھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ درحقیقت مجھے خوشی ہوتی تھی کہ وکٹ ملنے والی ہے۔ جس طرح بادل ظاہر کرتے ہیں کہ بارش ہونے والی ہے، اسی طرح جب کوئی بلے باز مجھے چھکا جڑتا، تو یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ اپنی وکٹ مجھے دینے والا ہے۔ وکٹ لینے کی جستجو مجھ میں شروع سے ہی تھی، جس کا کریڈٹ میں اپنے بچپن کے کوچ کو، اللہ ان کی عمر دراز کرے، دیتا ہوں۔ ہر سیشن کے بعد وہ دریافت کرتے کہ میں نے کتنی وکٹیں لی ہیں اور اس میں روزانہ کی بنیاد پر بہتری کی تلقین کرتے۔ انہوں نے مجھے پریکٹس سیشن کے دوران لی جانے والی تمام وکٹوں کو ڈائری میں درج کرنے کا مشورہ دیا۔ جیسے جیسے دن، مہینے اور سال گزرتے چلے گئے، یہ ڈائری ہزاروں وکٹوں سے بھرتی چلی گئی۔ یہ ڈائری اب بھی میرے پاس ہے۔

☆ کوچ اور کھلاڑی کے رشتے کے متعلق کچھ بتائیں؟

کوچ اور کھلاڑی کا تعلق روح اور جسم کی طرح ہے۔ کھلاڑی جسم ہے اور کوچ، روح۔ کسی کھلاڑی کا فٹ ورک ٹھیک کرنا کوچنگ نہیں ہے، بلکہ کھلاڑی کو اندر، باہر سے جاننا کوچنگ ہے۔ کوچ ایک گرو، ڈائریکٹر اور فلٹر کی طرح ہے، اسے ایک کھلاڑی میں پیدا ہونے والے منفی خیالات کو روکنا ہوتا ہے۔ میرے اردگرد زیادہ تجربہ کار لوگ نہیں تھے، میں ایک سادہ لڑکا تھا۔ ٹیم میں موجود تجربہ کار کھلاڑیوں کے ساتھ رہ کر میں نے سیکھا ہے۔ اپنی زندگی میں، میں نے اپنے والد، دادا اور بھائی سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ سب ایماندار لوگ تھے۔ کالج اور کلب کے میرے دوست بھی تجربہ کار، ایماندار اور خدا ترس لوگ تھے، وہ انا کے مارے ہوئے نہیں تھے۔ میں آج بھی اپنے نوجوان کھلاڑیوں سے کہتا ہوں کہ ان کے اردگرد چھ خوبیوں کے حامل لوگ ضرور ہونے چاہیں۔ وہ چھ خصوصیات یہ ہیں: ایماندار، قابل اعتماد، ذہین، تجربہ کار، محنتی، اور جہاں دیدہ لوگ۔

☆ آپ اخلاقیات، مذہب اور فلاسفی کی باتیں کر رہے ہیں۔ اپنے کرکٹ کرئیر کے دوران بھی آپ ایسے ہی تھے؟

ہاں، تب بھی میں بالکل ایسے سوچتا تھا۔ آج کل جب میں انگلینڈ میں بچوں کی کوچنگ کرتا ہوں تو میں اپنے کھلاڑیوں کو یہی سمجھاتا ہوں کہ انہیں کسی بھی دوسری چیز کے مقابلے میں اپنے والدین کی عزت کرنی چاہیے۔ میں اپنے طالب علموں کو ہمیشہ یہی بتاتا ہوں کہ پوری دنیا کی چیزوں کی محبت کم تر ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں اپنے والدین سے تھوڑی بہت محبت کی بھی بہت زیادہ قدر و قیمت ہے۔ میرے والد نے ہمیشہ میری مدد اور رہنمائی کی۔ انہوں نے میرے لیے بڑے خواب دیکھے۔ میرا طرز زندگی بہت زیادہ نمایاں نہیں تھا، لیکن میں ہمیشہ سے روحانیت کی طرف مائل رہا ہوں۔ میرے خیال میں اندر سے سب ایسے ہوتے ہیں۔ ویسٹ انڈیز کے لوگ بھی بہت زیادہ روحانیت پسند ہیں۔ وہ ہر وقت دعا کرتے رہتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگ بھی ایسے ہیں۔ ہربھجن سنگھ سے میری بہت زیادہ بات چیت رہی ہے۔ وہ ان چیزوں کے بارے میں بہت باتیں کرتا ہے۔ میری سچن ٹنڈولکر سے بات بھی ہوئی ہے، وہ بھی اسی طرح روحانی اعتقاد رکھتے ہیں۔

Full name Saqlain Mushtaq

Born December 29, 1976, Lahore, Punjab

Current age 37

Major teams Ireland, Pakistan, Islamabad Cricket Association, Lahore Badshahs, Pakistan International Airlines, Surrey, Sussex

Batting style Right-hand bat

Bowling style Right-arm offbreak

Batting and fielding averages

	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	4s	6s	Ct	St
Tests	49	78	14	927	101*	14.48	3603	25.72	1	2	82	7	15	0
ODIs	169	98	38	711	37*	11.85	1434	49.58	0	0	45	4	40	0
First-class	194	263	59	3405	101*	16.69			1	14			67	0

Bowling averages

	Mat	Inns	Balls	Runs	Wkts	BBI	BBM	Ave	Econ	SR	4w	5w	10
Tests	49	86	14070	6206	208	8/164	10/155	29.83	2.64	67.6	12	13	3
ODIs	169	165	8770	6275	288	5/20	5/20	21.78	4.29	30.4	11	6	0
First-class	194		44634	19630	833	8/65		23.56	2.63	53.5		60	15

Career statistics

Test debut	Pakistan v Sri Lanka at Peshawar, Sep 8-11, 1995
Last Test	Pakistan v India at Multan, Mar 28-Apr 1, 2004
ODI debut	Pakistan v Sri Lanka at Gujranwala, Sep 29, 1995
Last ODI	Pakistan v South Africa at Faisalabad, Oct 7, 2003
First-class debut	1994/95
Last First-class	Surrey v Hampshire at The Oval, Sep 9-12, 2008

www.pdfbooksfree.pk

اب میرے کھیل میں واضح فرق نظر آئے گا، عمر اکمل

پاکستانی بلے باز عمر اکمل کا کہنا ہے کہ وہ اب ماضی کے مقابلے میں زیادہ سمجھ دار ہو چکے ہیں ان کے کھیل میں واضح فرق نظر آئے گا۔ نوجوان بیٹسمین کے مطابق وہ اب ماضی کے مقابلے میں زیادہ سمجھدار ہو چکے، کھیلتے ہوئے واضح فرق نظر آئیگا۔ انھوں نے اپنے ناقدین کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے پرفارمنس سے سب کو جواب دینے کا عزم ظاہر کیا۔ برطانوی اسپورٹس ویب سائٹ کو انٹرویو میں عمر اکمل نے کہا کہ ٹیسٹ اسکواڈ میں واپسی پر خوش مگر اب تک حیران ہوں کہ اچھی کارکردگی کے باوجود پہلے کیوں ڈراپ کیا گیا تھا، بیٹنگ میں مجھے تکنیکی مسائل کا سامنا نہیں رہا البتہ اپروچ کے حوالے سے بعض معاملات تھے جس پر کام کر کے حل کر لیا۔ عمر اکمل کا کہنا تھا کہ شائقین کو 2011 کے مقابلے میں اب میرا بالکل مختلف اور میچور بیٹسمین کا ورژن نظر آئیگا، سب ایک زیادہ ذمہ دار اور ٹیم میں اپنا کردار سمجھنے والے پلیئر کو دیکھیں گے۔ ٹیسٹ ٹیم میں انتخاب پر بعض حلقوں کی جانب سے تنقید پر انھوں نے کہا کہ میں نے گذشتہ ڈومیسٹک سیزن میں سوئی گیس کیلیے طویل اننگز کھیل کر اپنے ٹیمپرامنٹ کا اظہار کیا، رہی بات ناقدین کی تو میں انھیں صرف اپنی کارکردگی سے جواب دینا چاہتا ہوں۔ ان لوگوں کو ٹی وی پر بیٹھ کر بولنے اور ہیڈ لائنز بنانے کے پیسے ملتے ہیں، تنقید کرنے والوں میں سے چند نے تو شائد فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلنے کا خواب ہی دیکھا ہو مگر باتیں ایسے کرتے ہیں جیسے ہر ریکارڈ توڑ دیا ہو، میں صرف اپنے کوچ، ساتھی کھلاڑیوں اور کرکٹ کو جاننے والے قریبی افراد کی تعمیری تنقید سنتا ہوں، اگر میں ہر تنقید کو خود پر سوار کر لوں تو پرفارم نہیں کر سکوں گا۔ عمر اکمل نے مزید کہا کہ شادی کے بعد مجھ میں اضافی ذمہ داری آ گئی، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میں بطور انسان اور کرکٹ بہتر ہوا۔

www.pdfbooksfree.pk

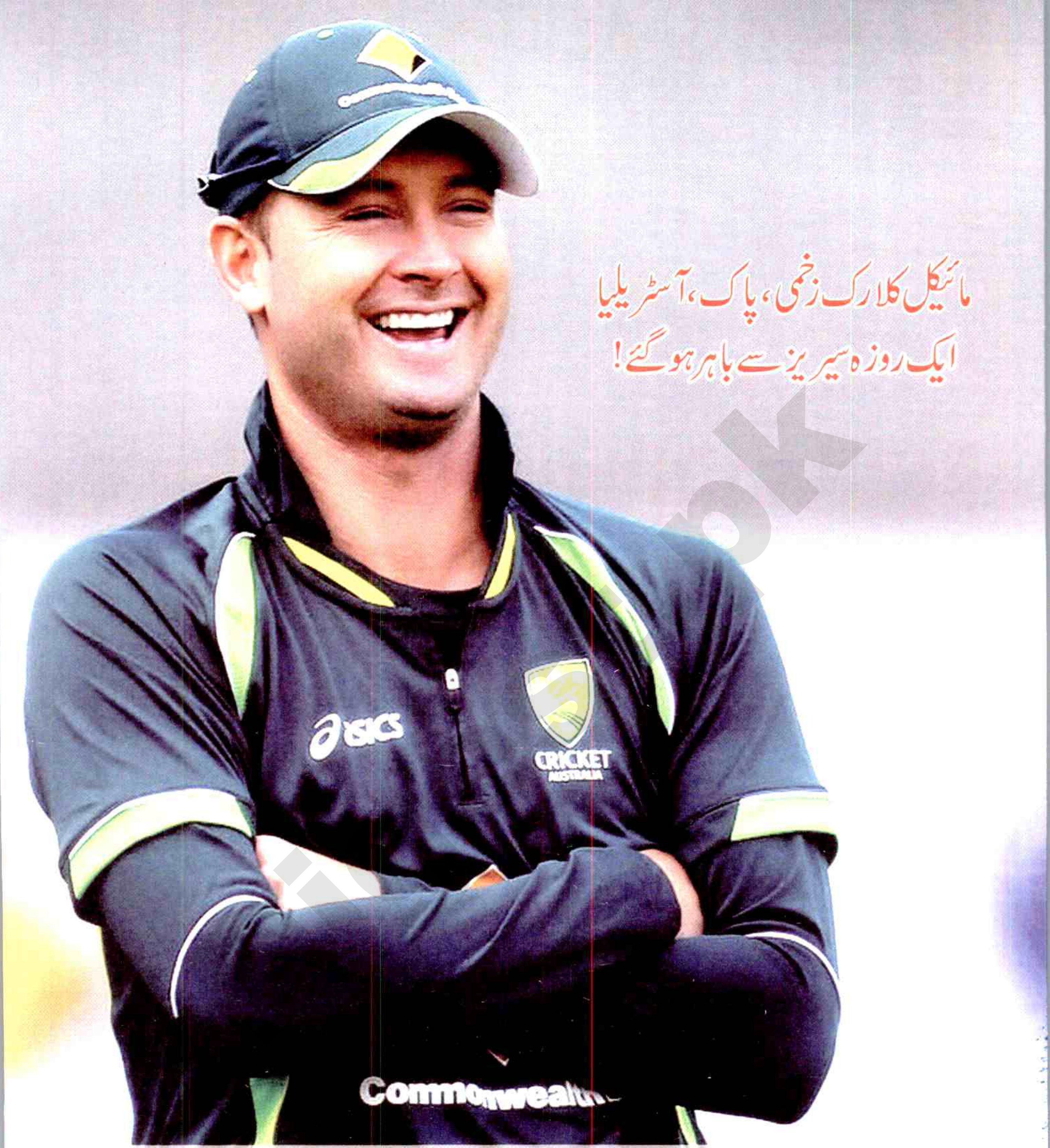

مائیکل کلارک زخمی، پاک، آسٹریلیا ایک روزہ سیریز سے باہر ہوگئے!

عالمی کپ کی تیاریوں کے سلسلے میں پہلے ہی قدم پر آسٹریلیا کو اپنے کپتان مائیکل کلارک سے محرومی کا صدمہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے جو اپنی بائیں ران کی تکلیف کی وجہ سے پاکستان کے خلاف ایک روزہ سیریز سے باہر ہوگئے ہیں۔ حالیہ دورہ زمبابوے میں سہ فریقی سیریز سے پہلے ہی کلارک نے ران میں تکلیف کی شکایت کی تھی اور اسی وجہ سے چند مقابلوں میں شریک بھی نہیں ہوئے یہاں تک کہ زمبابوے کے خلاف ایک روزہ مقابلے میں شرکت کی جس میں نہ صرف آسٹریلیا کو تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑا بلکہ کلارک کی انجری بھی شدت اختیار کرگئی۔ وہ میچ کے دوران ہی ریٹائرڈ ہرٹ ہوئے اور پھر آخری دو گیندیں کھیلنے کے لیے میدان میں آئے اور اختتام کے بعد وطن واپس روانہ ہوگئے۔ کرکٹ آسٹریلیا کے فزیوتھراپسٹ ایلکس کونٹورس نے کہا کہ آسٹریلیا واپسی کے بعد مائیکل کلارک کی انجری کا جائزہ لیا گیا جس کے بعد ظاہر ہوا ہے کہ ہمسٹرنگ کو خاصا نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستان کے خلاف ایک روزہ سیریز سے قبل صحت یاب نہیں ہو پائیں گے۔ گو کہ مائیکل کلارک کی دو ٹیسٹ مقابلوں کے لیے دستیابی کی فی الحال تصدیق نہیں ہوسکی لیکن فزیو نے امید ظاہر کی کہ وہ اس وقت تک فٹ ہوجائیں گے۔ عالمی کپ 2015ء اگلے سال فروری و مارچ میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں کھیلا جائے گا جس کے لیے آسٹریلیا کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ حالیہ دورہ زمبابوے میں سہ فریقی سیریز اور اب پاکستان کے خلاف کھیلنا اسی تیاریوں کا حصہ ہے۔ پاک، آسٹریلیا ایک روزہ سیریز 7 اکتوبر سے شروع ہوگی جبکہ ٹیسٹ مرحلے کا آغاز 22 اکتوبر سے ہوگا۔

www.pdfbooksfree.pk

سعید اجمل کے بغیر بھی ورلڈ کپ جیت سکتے ہیں!! جاوید میانداد

سابق کپتان اور اسٹار بیٹسمین جاوید میانداد کا کہنا ہے کہ میں ہمیشہ اسٹریٹ فائٹر کے طور پر وطن کی عظمت کا دفاع کیا۔ جہاں بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں وہیں کچھ حسد بھی کرتے ہیں، ڈینس للی میرے اچھے دوست ہیں، لیپ ٹاپ کوچنگ مجھ سے نہیں ہوتی، گراس روٹ لیول پر کرکٹ نہیں ہوگی تو میانداد اور انضمام جیسے بیٹسمین کیسے سامنے ائیں گے، عامر جیسے کرپٹ لوگوں کو ٹی وی پر ہیرو کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انھوں نے کرکٹر سے انٹرویو میں کیا۔ جاوید میانداد نے کہا کہ پاکستان کے لیے کھیلنا ہمیشہ ہی میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز رہا، جس طرح فوجی سرحدوں پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے ملک کا دفاع کرتے ہیں ویسا ہی میں نے پچ پر خود کو کھڑے ہوئے محسوس کیا، میں جانتا ہوں کہ بہت سے لوگ میری عزت کرتے ہیں اور کچھ حسد بھی کرتے ہیں ان میں سے ایک نے مجھے پریس میں 'رکشے والا' بھی کہا۔ میں نے خود کو اپنے ملک

کے لیے ہمیشہ اسٹریٹ فائٹر ہی سمجھا، 1986 میں شارجہ میں جڑے گئے چھکے کے بارے میں انھوں نے کہا کہ ہمارے سامنے ٹارگٹ بہت بڑا اور وقفے وقفے سے وکٹیں گرنے سے رن ریٹ بڑھتا گیا میں نے جارحانہ انداز میں کھیلتے ہوئے اس کو دسترس میں رکھنے کی کوشش کی، میں چاہتا تھا کہ اگر ہم ہاریں بھی تو عزت سے ہاریں مگر خدا نے ہمیں فتح دلائی۔ ڈینس للی کے ساتھ ان دی فیلڈ اپنے مشہور جھگڑے کے بارے میں جاوید میانداد نے کہا کہ تناؤ کے لمحات میں اس طرح کی چیزیں ہو جاتی ہیں، ہم دونوں اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کر رہے تھے، اس وقت کھلاڑیوں میں جو ہوتا تھا اس کو فیلڈ میں ہی دفن کر دیا جاتا تھا۔ تب میچ ریفری اور جرمانوں جیسی چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، میچ کے بعد کھلاڑی ایک دوسرے کے ڈریسنگ روم میں چلے جایا کرتے تھے، میری ڈینس سے اب تک دوستی اور وہ میرا بہت زیادہ احترام کرتے ہیں۔ جاوید میانداد نے کہا کہ انھیں جس طرح ورلڈ کپ 1992 کے ابتدائی اسکواڈ میں نظر انداز کیا گیا تھا اس کا انھیں ابھی تک افسوس ہے، اسی طرح ٹیم کی قیادت کے تنازعات کو بھی فراموش نہیں کر پائے ہیں۔ اپنی کوچنگ کے حوالے سے انھوں نے کہا کہ لیپ ٹاپ کوچنگ سے پلیئرز کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا جو کہ ٹاپ لیول پر نہ کھیلا ہو وہ دوسرے کھلاڑیوں کو کیا سکھائے گا، میرے کوچنگ چھوڑنے سے ٹیم کا جو حشر ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ میانداد نے کہا کہ گراس روٹ لیول پر جب تک توجہ نہیں دی جائے گی میرے اور انضمام جیسے بیٹسمین سامنے نہیں ائیں گے، ایک سوال پر انھوں نے کہا کہ عامر جیسے کھلاڑی پر تاحیات پابندی عائد کرنی چاہیے تھی، کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس جیسے کرپٹ لوگوں کو ٹی وی پر ہیروز کی طرح پیش کیا جاتا ہے۔ سابق ٹیسٹ کپتان جاوید میانداد نے کہا ہے کہ قومی کرکٹ ٹیم کے کپتان کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، سری لنکا کے خلاف ناکامی کی سب سے بڑی وجہ ہماری ناقص بیٹنگ تھی۔ انھوں نے کہا کہ دورہ سری لنکا میں میزبان ٹیم کے خلاف ٹیسٹ اور ون ڈے سیریز میں ناکامی کا اصل سبب پاکستان کی بیٹنگ لائن کا بری طرح ناکام ہو جانا تھا، انھوں نے کہا کہ ہمارے کھلاڑیوں میں اعتماد کا فقدان ہے، ماضی کے کامیاب کرکٹرز کی کا خاصہ ان کی مستقل مزاجی تھی جس کی بدولت وہ دنیا کے بڑے سے بڑے بولر کا بھرپور انداز میں سامنا کرتے تھے۔ جاوید میاں داد نے کہا کہ بدقسمتی سے اب ہمارے پاس اسٹریلیا اور بھارت کی طرح ایسا کوئی اعلی معیار کا بیٹسمین نہیں ہے جسے ورلڈ کلاس بیٹنگ لائن میں شامل کیا جا سکے، پی سی بی کے سابق ڈی جی نے قومی کرکٹ ٹیم میں بھاری بھرکم ٹیم مینجمنٹ کی شمولیت کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ دورۂ سری لنکا میں 10 رکنی ٹیم مینجمنٹ کی قطعی ضرورت نہیں تھی، دیگر انٹرنیشنل ٹیموں کی اندھی تقلید کرنے کی بجائے ہمیں اپنے انفرااسٹرکچر کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ٹیم مینجمنٹ کی ذمے داری ہے کہ وہ کھلاڑیوں کی خامیوں کو سامنے لاکر ان کو تکنیکی انداز میں بہتر کرنے کی کوشش کرے، مصباح الحق کو قیادت سے الگ کرنے سے قومی ٹیم میں کوئی تبدیلی نہیں ائے گی، کیوں کہ نئے کپتان کو بھی ان ہی کھلاڑیوں کی غیر مستقل مزاجی کا سامنا کرنا پڑے گا جاوید میانداد نے کہا ہے کہ پاکستان غیر قانونی باؤلنگ ایکشن کی وجہ سے پابندی کے شکار اف اسپنر سعید اجمل کے بغیر بھی اگلے سال ورلڈ کپ جیت سکتا ہے۔ بائیس سال قبل آسٹریلیا میں اپنے آخری عالمی کپ کی پاکستانی فتح میں اہم کردار ادا کرنے والے میانداد نے کہا 'ہم پہلے بھی یہ ٹائٹل جیت چکے ہیں اور اب یہ ماضی کا حصہ بن چکا ہے۔ اگر ہمارے کھلاڑی اپنی بہترین صلاحیت کے ساتھ کھیلیں تو ہم دوبارہ ٹائٹل اپنے نام کر سکتے ہیں۔ انھوں نیز ور دیا کہ صرف اجمل ہی پوری ٹیم نہیں۔ 'ہمیں ایک کھلاڑی پر انحصار نہیں کرنا چاہیے'۔ انھوں نے کہا کہ غیر حاضر کھلاڑی کے بارے میں نہ سوچا جائے اور دیگر کھلاڑیوں کو اپنی ذمہ داری پوری کرنا چاہیے۔ پاکستان کے عظیم سابق بلے باز جاوید میانداد نے شاہد آفریدی کو نیائی ٹوئنٹی کپتان بننے پر مبارک باد دیتے ہوئے انہیں خبردار کیا کہ وہ اس عہدے کو آسان نہ سمجھیں۔ میانداد نے کہا کہ آفریدی کی بیٹنگ فارم ٹیم کے لئے بہت اہم ہوگی اور یہ کہ پاکستان ان کی غیر مستقل مزاجی کا مزید متحمل نہیں ہو سکتا۔ ایک سو چوبیس ٹیسٹ میچ کھیلنے والے میانداد کے مطابق، آفریدی کو اپنی بیٹنگ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے اسے بہتر بنانا ہوگا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے 34 سالہ آفریدی کو 2016 کے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی تک کپتان مقرر کیا ہے۔ پی سی بی کے سابق ڈائریکٹر جنرل میانداد نے بظاہر ون ڈے کی کپتانی کی طرف اشارتاً کہا کہ بورڈ کو فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ 'اگر جگہ خالی ہے اور اس پر تقرری کرنا ہے تو اس عہدے کے لئے زیر غور کھلاڑی کو طلب کیا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ وہ کس طرح ٹیم کو بہتر بنائیں گے'۔ میانداد کے

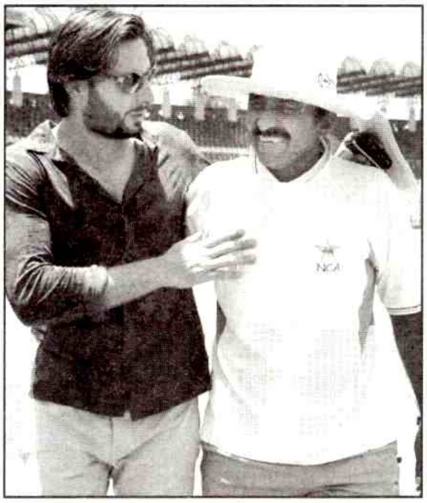

مطابق 'تقرریاں خالصتاً کارکردگی کی بنیاد پر ہونی چاہیں'۔ سابق بلے باز نے کہا کہ ون ڈے ٹیم کے موجودہ کپتان مصباح الحق کے لئے بہترین راستہ آسٹریلیا کے خلاف سیریز میں پرفارمنس کے ذریعے تنقید کرنے والوں کو جواب دینا ہے۔ انہوں نے مصباح کو مشورہ دیا کہ وہ سری لنکا کے خلاف سیریز میں غلطیوں کو نہ دہرائیں۔ میانداد کے خیال میں سعید اجمل کے بغیر پاکستان کا باؤلنگ اٹیک کمزور ہوگا اور اسی وجہ سے آسٹریلیا کے خلاف سیریز میں بلے بازوں کا کردار مزید اہم ہو جاتا ہے۔ ماضی کے عظیم بیٹسمین اور 1992 میں ورلڈ کپ جیتنے والی پاکستانی کرکٹ ٹیم کے اہم رکن نے کہا کہ ورلڈ کپ میں کامیابی ایک خواب ہے۔ ٹیم نے مشکل حالات میں ایونٹ جیتا تھا۔ 1947 میں ازادی کے بعد قوم کو ایک بار پھر کرکٹ نے متحد کیا اور حقیقی خوشی ملی تھی۔ جیت کے حصول کے لئے سب کو ذمے داری نبھانا ہوگی۔ اگر ٹیم متحد ہو کر کھیلے تو قوم کو ایک اور خوش خبری مل سکتی ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ میں شکست کی صورت میں کپتان کو مورد الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے۔ کپتان کے ساتھ ساتھ پوری ٹیم کو شکست کی ذمے داری قبول کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ کپ میگا ایونٹ ہوتا ہے۔ اس کے دوران پوری قوم کی جذباتی وابستگی ہوتی ہے۔ مجھے علم ہے کہ 1992 میں جن حالات میں ہم نے یہ ٹورنامنٹ جیتا تھا۔ وہ حالات کس قدر خراب تھے۔ ہم ہارتے ہارتے اوپر آئے تھے۔ چوں کہ پاکستانی ٹیم پہلے چیمپین بن چکی ہے اس لئے اسے علم ہے کہ جیت کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ اچھا پرفارم کرکے ٹیم فتح حاصل کر سکتی ہے۔ جاوید میاں داد نے کہا کہ کپتان بنانے کے لئے اسے گراس روٹ پر گروم کرنا چاہیے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کپتان میں قائدانہ صلاحیت ہو اور وہ ٹیم کس قدر اچھے انداز میں لڑا سکتا ہے۔ پاکستان میں کپتان گروم کرنے کا سسٹم نہیں ہے۔ اس سسٹم کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

عمران خان کی آمد سے مجھ پر کرکٹ کے دروازے بند ہو گئے! ہارون رشید

کرکٹ میں ان کے گھرانے کو یہ منفرد شرف حاصل ہے کہ ان سمیت سات بھائی فرسٹ کلاس کرکٹر بنے البتہ پاکستان ٹیم کی نمائندگی کا اعزاز انھی کے حصے میں آیا۔ 25 مارچ 1953ء کو کراچی میں آنکھ کھولنے والے ہارون رشید چرچ مشن سوسائٹی اسکول میں پڑھے۔ فٹبال، ہاکی اور کرکٹ خوب کھیلتے۔ اتھلیٹکس میں پیش پیش رہتے۔ آخر کار کرکٹ کو اوڑھنا بچھونا بنانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ٹھہری کہ سفید رنگ کی کٹ انھیں بہت فیسی نیٹ کرتی تھی۔ کزن شوکت ڈار اور ماموں آفتاب سعید کو زیب تن کئے دیکھتے تو جی میں کرکٹر بننے کی امنگ جاگ اٹھتی۔ پڑھائی میں تیز تھے۔ ساتویں سے دسویں تک مانیٹر رہے۔ سابق ٹیسٹ کرکٹر، مبصر اور ڈائریکٹر ٹیم ڈویلپمنٹ پی سی بی ہارون رشید کے ساتھ دو ایسے واقعات پیش آئے جن کے بیان سے پتا چل سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے نے آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے کی طرف سفر کیونکر کیا اور محسوس کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں کچھ بھی تو نیا نہیں ہو رہا بلکہ سب کچھ بااندازِ دگر دہرایا جا رہا ہے۔ ان ہی کی زبانی یہ واقعات قارئین کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

پہلا واقعہ: 1979ء کے ورلڈ کپ میں پاکستان کرکٹ ٹیم سیمی فائنل میں ویسٹ انڈیز سے ہار بیٹھی۔ اس دور میں میچ کی صورت حال قوم کو ریڈیو کمنٹری کے ذریعے معلوم ہوتی۔ اس میچ میں کمنٹری کرنے والوں نے

آج کے اینکروں کی طرح ریٹنگ بڑھانے کے لیے بڑا جذباتی پیرایہ اختیار کیا اور بیان میں کچھ ایسا تڑکا لگایا کہ سننے والوں کو بیچارے ہارون رشید ساری ہار کے ذمہ دار لگنے لگے۔ حقیقت مگر یہ تھی کہ انھوں نے اگر واقعتاً خرابی کی ہوتی تو کپتان باز پرس کرتا۔ ساتھی کھلاڑی ملامت کرتے۔ مگر ایسا تو نہیں ہوا، پر کمنٹیٹروں کی لگائی آگ نے اپنا کام کر دیا اور شائقین کرکٹ ان کی بات پر بغیر تصدیق کئے اسی طرح ایمان لے آئے جیسے سادہ لوح عوام متعصب اینکروں کے کہے پر لے آتے ہیں۔ ہارون رشید انگلینڈ سے پاکستان لوٹے تو کراچی میں طارق روڈ پر نوجوانوں نے ان کو کار سے اتار کر سخت سست سنانی شروع کر دیں اور کہا کہ ان کی سست بیٹنگ کے باعث پاکستان ہارا۔ یہ اس صورت حال پر گھبرائے نہیں۔ اعصاب پر قابو رکھا۔ حقائق اور اعداد وشمار سے وضاحت کی تو ان نوجوانوں کا غصہ فرو ہوا اور وہ ٹل گئے۔ کہنے سے مراد یہ کہ رپورٹنگ میں غلط بیانی اگر کسی فرد کو مصیبت میں ڈال سکتی ہے، تو وہ جو ٹی وی پر بیٹھ کر اپنی دکانداری چمکانے کے لیے حقائق توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، کس قدر خطرناک کھیلتے ہیں۔

دوسرا واقعہ: 1995ء میں جب وہ کراچی میں جونیئر لیول پر سلیکشن کے معاملات دیکھ رہے تھے تو ایک روز فون پر کسی لڑکے کو لازمی طور پر منتخب کرنے کا حکم بشمول وگرنہ انھیں ملا۔ دھمکی نظرانداز کر دی گئی۔ میرٹ پر ٹیم چنی تو وہ لڑکا جس کے لیے دباؤ ڈالا گیا تھا منتخب نہ ہو سکا۔ اس گستاخی پر فون دوبارہ آیا اور ان سے گراؤنڈ کا رخ نہ کرنے کو کہا گیا۔ یہ بھلے آدمی چلے گئے اور واپسی پر موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوانوں نے روک لیا' ایک نے فائر کھول دیا۔ نشانہ چوک گیا اور وہ بال بال بچ گئے۔ یہ ہوتا ہے، اس ملک میں ان افراد کے ساتھ جو میرٹ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ملک ہے کہ جہاں ججوں سے لے کر کرکٹ کے سلیکٹر تک کو مرضی کا فیصلہ لینے کے لیے دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

ورلڈ کپ سیمی فائنل میں ہار کی غلط وجہ بیان کرنے کا قصہ ہم نے بیان کر دیا تو اب ان سے صحیح وجوہات اس شکست کی جانتے ہیں" اس میچ میں ہم نے بہت خراب فیلڈنگ کی جس کی وجہ سے ویسٹ انڈیز 293 رنز کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس دور میں ان کے دنیا کے چار تیز ترین بولر تھے، اس لیے یہ ٹارگٹ آسان نہیں تھا لیکن ماجد خان اور ظہیر عباس نے عمدہ بیٹنگ کرتے ہوئے حریف ٹیم کو پریشانی میں ڈال دیا۔ ظہیر عباس 93 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ عموماً یہ ہوتا ہے، جب پارٹنرشپ ٹوٹتی ہے تو دو تین وکٹیں ایک دم سے گر جاتی ہیں۔ ماجد خان اس کے بعد 81 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے جس کے بعد میانداد صفر پر پویلین لوٹ گئے۔ آصف اقبال بھی جلد آؤٹ ہو گئے۔ ان کے بعد میں 15 رنز بنا کر رن آؤٹ ہو گیا اور یہ میں نے 22 گیندوں پر بنائے۔ اصل میں ہم کو انگلینڈ سے میچ جیتنا چاہیے تھا لیکن ہم 60 اوورز میں 165 رنز بھی نہ بنا سکے۔ وہ میچ اگر ہم جیت جاتے تو سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ سے ہمارا میچ ہوتا۔" اب اس میچ کا ذکر موقوف کر کے کچھ اور باتوں کی طرف بڑھتے ہیں۔

کرکٹ کھیلنے پر والد کی طرف سے حوصلہ افزائی تو خیر کیا ہوتی الٹا دھنائی ہوتی۔ چھپ چھپ کر میدانِ عمل میں پہنچتے۔ والدہ کی در پردہ حمایت حاصل تھی جنھوں نے بار ہا باپ کے غیظ سے انھیں بچایا۔ یہ بات بھی ان کے حق میں گئی کہ والد منور رشید جو فلمیں بناتے ان کا زیادہ وقت لاہور گزرتا تو انھیں کھل کھیلنے کا موقع ملتا رہا۔ اسکول کی کرکٹ ٹیم کے بعد ایس ایم کالج کی ٹیم کا حصہ رہے۔ کپتانی بھی کی۔ اصل میں ان کے جوہر مسلم جمخانہ سے وابستگی کے دوران کھلے، جہاں کی میٹنگ وکٹ پر کھیل کر فاسٹ بولنگ کو اچھا کھیلنے کا ہنر سیکھا۔ ممتاز کرکٹر جاوید میانداد بھی اسی کلب سے کھیلتے تھے۔ ادھر کھیلنے کا فائدہ یہ بھی رہا کہ کراچی کرکٹ ایسوسی ایشن کا دفتر یہیں تھا' اس لیے عہدیداروں کی نظروں میں آ گئے اور اپنے شہر کی ٹیم میں ان کا چناؤ بغیر ٹرائل ہو گیا۔ 1972ء میں نیشنل بینک کا حصہ تو بن گئے لیکن کھیلنے کا چانس ملنے میں دیر لگی۔ اس عرصے میں وہ ساتھیوں کو پانی

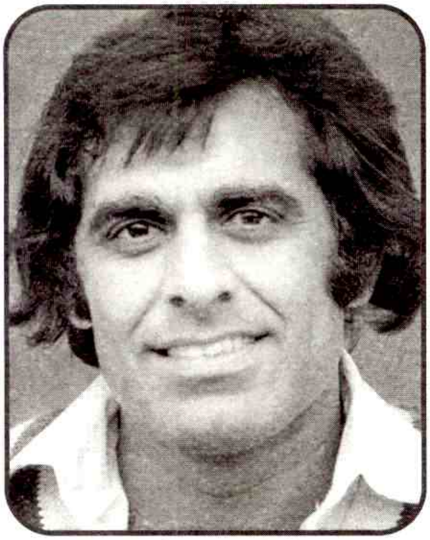

پلانے جبکہ اقبال قاسم اسکورر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس زمانے کا ذکر اقبال قاسم نے اپنی کتاب میں ان الفاظ میں کیا ہے۔ "میری طرح ہارون رشید بھی ٹیم سے باہر تھے اکثر جامع کلاتھ برانچ (کراچی) سے وہ مجھے ملنے چلے آتے، ہم دونوں کافی دیر تک ایک دوسرے کو تسلیاں دیتے اور خوش گپیاں کرتے، دل کے بہلاوے کا یہی طریقہ مجھے پسند ہے۔ جب بھی ٹیم بنتی ہم دونوں بارہ پندرہ کھلاڑیوں میں تو شامل ہوتے لیکن میدان دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔" دیر آید درست آید کے مصداق نیشنل بینک نے موقع دیا تو عمدہ کارکردگی دکھائی۔ سرفراز نواز، آصف مسعود، سلیم الطاف اور انتخاب عالم جیسے معروف بولروں کا سامنا کر کے بے پناہ اعتماد حاصل ہو گیا۔ 75۔ میں سری لنکا کے دورے میں اے ٹیم کی طرف سے بہترین کھیل پیش کیا تو منزل اور بھی قریب آ گئی اور جلد ہی قومی ٹیم میں شمولیت کا مرحلہ آ گیا۔ اس بڑی خبر کی اطلاع اخبار کے ذریعے سے ملی۔ چیئرمین کرکٹ بورڈ عبدالحفیظ کاردار کے خلاف بغاوت ہوئی اور وفاقی وزیر عبدالحفیظ پیرزادہ نے مداخلت کی تو وہ ٹیم ٹوٹ گئی جس میں ان کا نام تھا۔ ان کا دل دھک دھک کرنے لگا کہ نہ جانے نئی ٹیم میں انھیں شامل کیا جاتا ہے یا نہیں۔ خیر! دورۂ آسٹریلیا کے لیے ان کا انتخاب ہو گیا۔ 14 جنوری 1977ء کو سڈنی میں ٹیسٹ کیپ مل گئی۔ 77 کے اسکور پر تیسری وکٹ گرنے پر میدان میں داخل ہوئے تو وہ ڈینس للی کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ آغاز میں خاصا نروس رہے۔ رفتہ رفتہ سنبھلے اور 57 رنز کی اننگز کھیل ڈالی جس کی تعریف ڈان بریڈمین نے بھی کی۔ سڈنی ٹیسٹ میں پاکستان پہلی بار آسٹریلیا کو اس کی سرزمین پر ہرانے میں کامیاب ٹھہرا۔ پاکستان ٹیم اور بارہ وکٹیں لینے والے عمران خان، دونوں کی کرکٹ میں رفعت کا صحیح معنوں میں آغاز یہیں سے ہوا۔ کوئنیز لینڈ کے خلاف سنچری، گریگ چیپل اور ویوین رچرڈز کو متاثر کر گئی۔ آسٹریلیا سے ٹیم ویسٹ انڈیز پہنچی، جہاں ویسٹ انڈیز کے فاسٹ بولرز ہمارے بیٹسمینوں کا سواگت کرنے کو تیار تھے۔ ہارون رشید نے جمیکا ٹیسٹ میں 72 رنز کی اننگز کھیل کر کالی آندھی

www.pdfbooksfree.pk

کا رخ موڑا جبکہ کچھ سنیئر بیٹسمین بھی اس اٹیک کے سامنے دبے دبے رہے۔'' پاکستانی کرکٹ ٹیم کو آغاز سفر سے اب تک فیلڈنگ کے سلسلے میں مسائل کا سامنا رہا ہے، اس کے باوجود ہر دور میں ایک آدھ فیلڈر ضرور ہوتا جس کو عمدہ کے زمرے میں رکھا جاسکتا ہے، ایسوں میں ہارون رشید بھی ہیں، جو پہلی بار ٹیم میں منتخب ہوئے تو کپتان مشتاق محمد نے ان سے مذاق میں کہا کہ فائنل الیون میں جگہ تمھیں ملے نہ ملے لیکن تم میرے مستقل متبادل فیلڈر ہوگے۔ ان کی فیلڈنگ میں خوبی یہ رہی کہ انھوں نے خود کو کسی خاص پوزیشن کے لیے مخصوص نہیں کیا۔ 1982ء میں انگلینڈ کے خلاف تیسرے ٹیسٹ

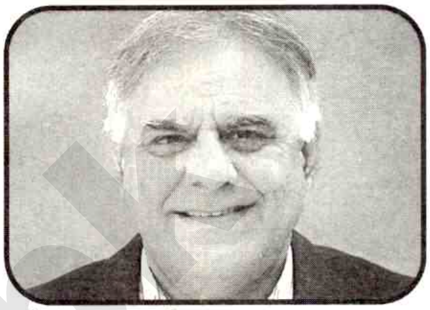

میں انھوں نے متبادل فیلڈر کے طور پر جو تین کیچ پکڑے تو میڈیا نے انھیں سپر سب (sub-Super) کا نام دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی اچھا فیلڈر ہونے کی وجہ ایک تو یہ تھی کہ وہ اسکول اور کالج کے زمانے میں اتھلیٹ بہت اچھے تھے، دوسرے اسکول میں گراؤنڈ تھا تو اس سے بھی فیلڈنگ میں بہتری آجاتی ہے۔ کہتے ہیں ہمارے ہاں زیادہ تر بچے تو سڑکوں اور گلیوں میں کھیلتے ہیں جہاں پر کھیل کر آپ بولر اور بیٹسمین تو بن سکتے ہیں فیلڈر نہیں۔ بچپن میں جب گلی ڈنڈا کھیلتے تو ان کو دور کھڑا کیا جاتا تا کہ گلی کو ہٹ لگے تو وہ بھاگ کر اس کو پکڑسکیں۔ اپنے زمانے میں انھیں ڈیرک رینڈل فیلڈر کی حیثیت سے پسند تھے، تو بعد میں انھیں جونٹی رھوڈز نے متاثر کیا۔ پاکستان میں میانداد کی تعریف کرتے ہیں۔ کیریئر میں بدترین انجری کا شکار بھی دوران فیلڈنگ ہوئے۔ یو بی ایل کی طرف سے کھیلتے ہوئے، جب وہ شاٹ لیگ پر فیلڈنگ کر رہے تھے تو توصیف احمد کی گیند پر بیٹسمین نے سویپ کھیلا تو گیند ان کی آنکھ پر لگا، جس کے باعث انھیں تین بار آپریشن کے مرحلے سے گزرنے مگر پھر بھی اس آنکھ کی بینائی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی، جس کا اثر کیریئر پر بھی پڑا۔

1979ء میں دورۂ بھارت اور 1981 میں دورۂ آسٹریلیا کے لیے ڈراپ ہونے کو وہ خود سے زیادتی قرار دیتے ہیں۔ جاوید میانداد کے خلاف بغاوت ہوئی تو ان کو دو سال بعد یاد کیا گیا تو کراچی میں سری لنکا کے خلاف انھوں نے 153 رنز بناڈالے۔ اس کے بعد صرف پانچ ٹیسٹ کھیل سکے۔ 1983ء میں انڈیا کے خلاف حیدرآباد ٹیسٹ ان کا آخری ٹیسٹ ثابت ہوا۔ وہ اتفاق کرتے ہیں کہ آٹھ برس میں 23 ٹیسٹ واقعتاً کم ہیں اور ان کی تعداد پینتالیس پچاس ٹیسٹوں تک ہونی چاہیے تھی۔ کہتے ہیں کہ عمران خان کے کپتان بننے کے بعد ان کے رستے اور بھی مسدود ہوگئے کہ ان کا اعتماد منصور اختر پر زیادہ تھا جن کو بقول ہارون رشید انھوں نے ویوین رچرڈز سے ملا دیا تھا۔ ہم نے ہارون رشید سے پوچھا کہ ان کا اور میانداد کا ایک ہی وقت میں ابھرنا تو کہیں کم نمود کا باعث نہیں رہا، اس بات سے وہ اتفاق نہیں کرتے اور کہتے ہیں مجموعی طور پر اس زمانے میں ہماری بیٹنگ لائن اپ مضبوط ہونے کا انھیں نقصان ہوا۔ کہتے ہیں ''اس زمانے میں بیٹنگ آرڈر کچھ یوں ہوتا: صادق محمد' ماجد خان' ظہیر عباس' جاوید میانداد' مشتاق محمد' آصف اقبال' وسیم باری اور عمران خان۔ ان سب کی موجودگی میں ٹیم میں جگہ بنانا بہت مشکل تھا۔ اس کے باوجود مجھے اور وسیم حسن راجہ کو جب جب موقع ملا اچھا پرفارم کیا۔ ٹیسٹ کیریئر میں وہ اپنی اس کارکردگی کو سب سے یادگار قرار دیتے ہیں۔ انگلینڈ کے خلاف ہوم سیریز میں لگاتار دو سنچریوں سے لگا کہ ٹیم میں ان کی جگہ مستحکم ہوگئی ہے۔ وسیم باری کی کپتانی میں ٹیم نے اسی برس انگلینڈ کا دورہ کیا تو پاکستان ٹیم کی طرح وہ بھی ناکام ٹھہرے۔ ادھر کی صورت حال کے مطابق وہ خود کو ڈھال نہ سکے اور اردگرد ایسا کوئی سنیئر نہیں تھا، جو اس کڑے وقت میں ان کی رہنمائی کرتا۔ ہارون رشید ان پاکستانی کرکٹرز میں شامل رہے جنھیں آسٹریلیا میں ورلڈ سیریز کرکٹ میں کھیلنے کا موقع ملا۔ شروع شروع میں وہ اس سیریز کا حصہ بننے کے لیے تذبذب کا شکار تھے کہ کہیں ان پر پاکستان بورڈ پابندی نہ لگادے، ایسے میں آصف اقبال نے ان کی ڈھارس بندھائی کہ ایسا نہیں ہوگا اور معاملہ بورڈ اور کیری پیکر کے درمیان طے ہوجائے گا۔ 1979ء میں جن تاریخوں میں ورلڈ سیریز کا فائنل تھا، پاکستان اور نیوزی لینڈ کا ٹیسٹ تھا۔ اس وقت تک بورڈ اور کیری پیکر کے درمیان یہ طے ہو چکا تھا کہ کھلاڑیوں کو اپنے ملک کی نمائندگی کے لیے ریلیز کردیا جائے گا۔ عمران خان، ظہیر عباس اور آصف اقبال نے ہارون رشید سے کہا کہ وہ پاکستان ٹیم کا حصہ بن جائیں کہ ٹیم کو ایک بیٹسمین کی ضرورت ہے اور دوسرا ٹیسٹ شروع ہونے سے قبل وہ لوگ پہنچ جائیں گے۔ یہ ٹیم کے مفاد میں مان گئے جبکہ اس سے قبل ٹیم کے کپتان ٹونی گریگ ان کی بہترین فارم کے پیش نظر اوپن کرانے کا عندیہ دے چکے تھے۔ سپر اسٹارز نے ٹیم کو باور کرایا کہ بس ان کی غیرموجودگی میں اوکھے سوکھے ہوکر میچ ڈرا کرلیا جائے، اور اگلے دو میچوں میں وہ آجائیں گے تو حریف کو دیکھ لیں گے۔ خدا کی کرنی مگر ایسی ہوئی کہ ان بڑے ناموں کے بغیر تو پاکستان نیوزی لینڈ سے میچ جیت گیا لیکن جب وہ آگئے تو اگلے دونوں میچ ہم ہارتے ہارتے بچے۔ جیتے میچ میں ہارون رشید نے دونوں اننگز میں متاثر کن بیٹنگ کی۔ اس پرفارمنس کا صلہ یہ ملا کہ ان کو اگلے دونوں ٹیسٹ میچوں میں باہر بیٹھنا پڑا۔ اس پر مایوس ہوکر رہ بھی پڑے۔

2003 سے 2005ء تک پاکستان ٹیم کے منیجر کے عہدے پر فائز رہنے والے ہارون رشید کے پسندیدہ بیٹسمینوں میں ماجد خان، سنیل گواسکر سرفہرست ہیں۔ کہتے ہیں'' پاکستان میں جس کھلاڑی کو آئیڈیلائز کیا وہ ماجد خان تھے۔ پی آئی اے کی طرف سے وہ کھیلتے تو میں انھیں بڑے غور سے دیکھا کرتا۔ بڑے سانکش بیٹسمین تھے۔ دوسرے ان کے میزاج سے بڑا متاثر تھا۔ اپنے ملک سے باہر سب سے بڑھ کر سنیل گواسکر نے متاثر کیا۔ فاسٹ بولر کو وہ بہت اچھے طریقے سے کھیلتے۔ اپنے ملک سے باہر جاکر بھی انھوں نے بہت اسکور کیا۔ تکنیکی اعتبار سے بہت مضبوط تھے۔ پاؤں کو حرکت بڑے سلیقے سے دیتے۔ گیند کو چھوڑنے کے سلسلے میں سوجھ بوجھ بہت اچھی تھی۔ انڈیا کے پاس فاسٹ بولر نہیں تھے، اس لیے فرسٹ کلاس کرکٹ میں بھی ان کو پریکٹس نہیں ملتی تھی۔ اس کے باوجود فاسٹ بولرز کا نہایت عمدگی سے سامنا کرتے۔'' پاکستان کی طرف سے کھیلنے سے قبل انضمام الحق جس زمانے میں فرسٹ کلاس کرکٹ میں عمدہ بیٹنگ سے توجہ حاصل کررہے تھے، ہارون رشید کو اس سارے عرصے میں انضمام الحق کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انضمام جب قومی انڈر19 ٹیم میں شامل ہوئے تو ہارون رشید ٹیم کے کوچ تھے۔ اس کے بعد وہ یو بی ایل کی ٹیم سے وابستہ ہوگئے تو ہارون رشید ادھر بھی کوچنگ کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان کے بقول ''انضمام میں بہت زیادہ ٹیلنٹ تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ لڑکا بہت آگے جائے گا۔ 1989ء میں یو بی ایل کی طرف سے اس نے پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کی ٹیم کے خلاف ناقابل شکست ڈبل سنچری بنائی۔ فاسٹ بولرز کے لیے مددگار اس وکٹ پر جس طریقے سے انضمام نے بیٹنگ کی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ فرسٹ کلاس کرکٹ میں اس سے بہتر اننگز میں نے نہیں دیکھی۔ انضمام اپنے کھیل میں بتدریج بہتری لاتا چلا گیا۔ شروع شروع میں اندر آنے والی گیندوں پر اسے مسئلہ ہوتا۔ وہ ایل بی ڈبلیو یا بولڈ ہوجاتا لیکن جب آپ کرکٹ کھیلتے ہیں تو اپنے مسائل کو خود سمجھنے کے قابل بھی ہوجاتے ہیں۔ انضمام میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ محنت اور ارتکاز کے ذریعے خامی دور کرلیتا۔'' کامران یونس، عاصم منیر بٹ، شاہد یوسف، منصور امجد اور کامران ساجد ایسے باصلاحیت کرکٹر تھے جن کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ پاکستان کی نمائندگی کریں گے لیکن یہ سب بوجوہ ان کی توقعات پر پورا نہ اتر سکے۔ ان کے خیال میں انڈر19 لڑکوں کو ٹوئنٹی سے دور رہنا چاہیے کہ اس سے بیٹنگ تکنیک برباد ہوجاتی ہے۔ پاکستان میں اسپورٹس کے زوال کا سبب ان کے خیال میں حکومت کا اس شعبے کو انڈسٹری کا درجہ نہ دینا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ہاں رویوں میں توازن نہیں۔ جیت پر ٹیم کو آسمان جبکہ ہار پر زمین پر دے مارتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کرکٹ کے زوال کو معاشرے کی مجموعی صورت حال سے جوڑ کر دیکھنا

چاہیے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ میں سردست ڈائریکٹر گیم ڈویلپمنٹ کے عہدے پر فائز ہارون رشید نے ڈومیسٹک کرکٹ کا نیا ڈھانچہ تیار کیا ہے، جس پر عمل درآمد کی صورت میں وہ کرکٹ میں بہتری کے آثار دیکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کوئی بھی منصوبہ ہو اس کے ثمرات کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے لیکن ہم فوراً نتائج چاہتے ہیں۔ کرکٹ کی تباہی کو وہ مختلف سطحوں پر پالیسیوں کے عدم تسلسل سے جوڑتے ہیں۔ کہتے ہیں، ایک برس کوچ رہے تو اس دوران چھ کپتان بدلے گئے تو ایسے میں بہتری کی توقع عبث ہے۔ ہارون رشید پاکستان کے ان معدودے چند کرکٹروں میں سے ہیں جو بڑے شفاف ذہن اور جچے تلے انداز میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں، جس کی وجہ وہ بچپن سے مطالعے کی عادت اور کمنٹیٹر کی حیثیت سے اپنے تجربے کو قرار دیتے ہیں۔ مطالعہ کا شوق اب بھی ہے اور حالات حاضرہ کے بارے میں ان کی معلومات نے ہم کو بھی حیرت میں ڈالا۔ جس بینک کو مختلف حیثیتوں میں چوبیس برس اپنی خدمات دیں اس نے گولڈن ہینڈ شیک کے نام پر ان کو نکال باہر کیا جس کا انھیں رنج ہے۔ 1983ء میں کزن سے شادی ہوئی۔ تین بیٹیاں ہیں، جو اپنے اپنے گھر خوش ہیں۔ سات برس سے لاہور میں ہیں۔ کراچی چھوڑنا آسان فیصلہ نہیں تھا لیکن کہتے ہیں کہ نوکری جہاں ہو وہاں ایڈجسٹ ہونا پڑتا ہے۔ مبصر اور کمنٹیٹر کی حیثیت سے تجربے کو خوشگوار قرار دیتے ہیں۔ زندگی سے مطمئن ہیں۔ زیادہ عرصہ قومی ٹیم سے وابستہ نہ رہنے کا دکھ نہیں۔ کہتے ہیں کہ قدرت نے اس کی تلافی دوسری حیثیتوں میں کرکٹ سے وابستگی کے ذریعے کرادی۔

www.pdfbooksfree.pk

فیصلہ کن معرکے میں پاکستان کی ناکامیاں، روائت کا خاتمہ کب ہوگا!

بیٹسمینوں کی ایک اور ناقص کارکردگی نے پاکستانی ٹیم کو سری لنکا میں اس کے کم ترین اسکور 102 پر آؤٹ ہونے کی خفت پر مجبور کر دیا۔ سات وکٹوں کی اس شکست کے ساتھ ہی ٹیسٹ کے بعد ون ڈے سیریز میں بھی دو۔ایک کی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور اس کا یہ مایوس کن دورہ بھی اختتام کو پہنچا جس میں اسے دونوں ٹیسٹ میچوں میں بھی شکست ہوئی۔ ایک روزہ سیریز کے تیسرے و فیصلہ کن مقابلے میں جتنی بری کارکردگی کی توقع کی جاسکتی تھی، پاکستانی بلے بازوں نے اس سے بھی بدتر مظاہرہ کیا اور پوری ٹیم صرف 102 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ سری لنکا نے ٹیسٹ مرحلے میں جامع کارکردگی کا مظاہرہ کر کے فیصلہ کن مراحل پر مقابلے پر گرفت قائم کی اور دونوں مرتبہ پاکستان پر غالب آیا۔ اسی طرح ایک روزہ سیریز میں اگر پہلے ون ڈے میں صہیب مقصود اور فواد عالم کی غیر معمولی اننگز کو ایک طرف رکھ دیا جائے تو پاکستان کی تیاریوں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ پہلے ایک روزہ میں 105 رنز پر آدھے کھلاڑیوں سے محروم ہو جانا خطرے کی علامت تھی، لیکن جیت نے اس خامی کو چھپا دیا۔ لیکن اگلے دونوں مقابلوں میں یہ کمزوری کھل کر سامنے آ گئی۔ یہاں تک کہ فیصلہ کن مقابلے میں پاکستان کی داستان 102 رنز پر ہی مکمل ہوگئی۔ ابتدائی دونوں مقابلوں میں، بادل نخواستہ، ہدف کے تعاقب کے بعد اب پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور سعید اجمل کی واپسی سے تحریک پا کر ایک اچھا مجموعہ سجانے کا خواب سجایا لیکن آغاز ہی سے اندازہ ہوگیا تھا کہ پاکستانی بلے بازوں کے ہاتھ پیر پھولے ہوئے ہیں۔ ابتدائی 5 اوورز میں ایک وکٹ گنوانے کے ساتھ صرف 6 رنز بنانا اس خوف و خطر کو ظاہر کر رہا تھا جو پاکستان کے بیٹسمینوں پر طاری تھا۔ یوں پاکستان کے لیے دورۂ سری لنکا بدترین ناکامی کے ساتھ مکمل ہوا۔ ایک ایسا دورہ جسے عالمی کپ کی تیاری میں پہلا قدم قرار دیا جا رہا تھا، دونوں طرز کی کرکٹ میں ناکامیوں پر منتج ہوا۔ ٹیسٹ سیریز میں کلین سوئپ اور ایک روزہ میں دو۔ایک سے ہارنے کے بعد اب پاکستان کے پاس بہت کم وقت رہ گیا ہے کہ وہ آسٹریلیا کے خلاف اگلی سیریز کے لیے تیاری کرے اور شاید ٹیم

انتظامیہ کو چند بہت سخت فیصلے لینا پڑیں۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ فیصلہ کن مقابلے میں اور اہم ترین مرحلے پر جنوبی افریقہ کے دماغ کی بتی بجھ جاتی ہے اور وہ شکست کا مقابلے کی دوڑ سے باہر ہو جاتا ہے۔ عالمی کپ 1992 سے لے کر 2011 تک، اور متعدد دیگر مراحل پر بھی، اس مایوس کن روایت کو برقرار رکھنے کی وجہ سے جنوبی افریقہ کو 'چوکرز' بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن کیا آپ کو یاد ہے کہ کسی قابل ذکر حریف کے خلاف سیریز کے فیصلہ کن مقابلے میں پاکستان نے آخری فتح کب حاصل کی تھی؟ نہیں یاد نا؟ وہ تم ہم آپ کو یاد دلا ہی دیں گے لیکن پاکستان نے بقول شاعر 'عادت ہی بنا لی ہے' کہ فیصلہ کن مقابلے میں شکست سے دوچار ہو اس لیے آئندہ جنوبی افریقہ کو چوکرز کا طعنہ دینے سے پہلے دس مرتبہ سوچئے گا۔ پاکستان کی یہ قبیح روایت اس لیے یاد آ رہی ہے کیونکہ سری لنکا کے خلاف ایک روزہ مقابلوں کی سیریز بھی جب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوگئی تھی۔ ہمبنٹوٹا میں ابتدائی دو مقابلوں میں فریقین کو ایک، ایک کامیابی نصیب ہوئی۔ دمبولا میں حتمی معرکہ تھا، جہاں جیتنے والا نہ صرف سیریز کا فاتح کہلاتا بلکہ عالمی کپ 2015 کی تیاریوں کا آغاز بھی شاندار فتح اور بلند حوصلوں کے ساتھ کرے گا۔ سری لنکا تو حال ہی میں کئی ایسی سیریز جیت چکا ہے جہاں سخت دباؤ میں ہونے کے باوجود اس نے مقابلے جیتے ہیں لیکن پاکستان گزشتہ 12 سالوں سے ایسے مقابلوں میں شکست کھاتا آ رہا ہے جن پر سیریز کے فیصلے کا انحصار ہوتا ہے۔ یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ پاکستان کے کھلاڑیوں میں دباؤ جھیلنے کا

فقدان ہے اور ان کے اعصاب جلد جواب دے جاتے ہیں۔ ویسے تو پاکستان نے حالیہ دورۂ زمبابوے میں، 2013 میں، پہلے میچ میں زمبابوے کے ہاتھوں شکست کے بعد اگلے دونوں مقابلے جیت کر سیریز اپنے نام کی تھی لیکن اس کے علاوہ وہ کسی قابل ذکر ٹیم کے خلاف پاکستان کو گزشتہ 12 سالوں میں کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ پاکستان نے آخری بار 2002 میں آسٹریلیا کے خلاف سیریز ایک۔ایک سے برابر ہو جانے کے بعد فیصلہ کن مقابلے میں فتح حاصل کی تھی۔ مذکورہ سیریز میں آسٹریلیا نے پہلا مقابلہ 7 وکٹوں سے باآسانی جیتا تھا جبکہ پاکستان نے ملبورن کے چھت کے حامل ڈاکلینڈز اسٹیڈیم میں ہونے والا دوسرا میچ یونس خان کی شاندار نصف سنچری کی بدولت محض دو وکٹوں سے جیت لیا تھا۔ یوں سیریز کا فیصلہ برسبین میں ہونے والے تیسرے میچ تک موخر ہوگیا۔ جہاں پاکستان نے عمران نذیر اور یوسف یوحنا کی نصف سنچریوں میں آخر میں وسیم اکرم کے 32 گیندوں پر قیمتی 49 رنز کی بدولت 256 رنز بنائے اور بعد ازاں شعیب اختر کی تباہ کن باؤلنگ کی بدولت آسٹریلیا کو صرف 165 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی پاکستان میچ کے ساتھ ساتھ سیریز بھی جیت گیا۔ لیکن اس کے بعد 'چراغوں میں روشنی نہ رہی'۔ وہ کہ جنہیں دنیا چوکرز کہتی ہے، سب سے بدترین کارکردگی تو پاکستان کی انہی کے خلاف رہی۔ 2007 میں اپنے ہی میدانوں پر پاکستان نے وہ شکست کھائی، جس کے زخم شاید آج بھی تازہ ہوں۔ لاہور میں ہونے والے اس میچ میں 243 رنز کے ہدف کے تعاقب میں پاکستان صرف تین وکٹوں کے نقصان پر 199 رنز تک پہنچ گیا تھا اور اسے باقی 58 گیندوں پر صرف 35 رنز کی ضرورت تھی اور چھ وکٹیں بھی

موجود تھیں لیکن پوری ٹیم 219 رنز پر آؤٹ ہوگئی اور یوں مقابلہ اور سیریز جنوبی افریقہ کی جھولی میں ڈال دی۔ معاملہ صرف یہیں نہیں رکا۔ جب 2010 میں پاکستان نے جنوبی افریقہ ہی کے خلاف متحدہ عرب امارات میں 'ہوم سیریز' کھیلی تو انتہائی سنسنی خیز دو فتوحات کے باوجود پاکستان پانچویں و فیصلہ کن مقابلے میں 57 رنز سے شکست کھا کر سیریز سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اس سے چند ماہ قبل ہی پاکستان دورِ انگلستان میں اسپاٹ فکسنگ اسکینڈل کی زد میں آیا تھا۔ ٹیسٹ سیریز میں بدترین ناکامی کے بعد ایک روزہ سیریز میں پاکستان کے کھلاڑیوں کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ وہ سیریز جیت کر ثابت کریں کہ تمام کھلاڑی سٹے باز اور بے ایمان نہیں ہیں۔ گرین شرٹس نے اس سیریز میں بہت جان لڑائی اور دو۔صفر کے خسارے میں جانے کے باوجود تیسرا اور چوتھا ون ڈے جیت کر سیریز کا فیصلہ آخری مقابلے تک کے لیے ٹال دیا۔ لیکن ساؤتھمپٹن میں دباؤ نہ جھیل سکے اور انگلستان باآسانی 121 رنز سے جیت کر سیریز لے اڑا۔ یہی نہیں بلکہ پاکستان 2009 میں متحدہ عرب امارات ہی میں نیوزی لینڈ جیسے حریف کے خلاف بھی آخری و فیصلہ کن مقابلہ ہار چکا ہے۔ تین ون ڈے میچز کی اس سیریز میں پاکستان کو پہلے مقابلے میں 138 رنز سے کامیابی ملی لیکن دوسرے میچ میں اسے 64 رنز کی شکست کا سامنا ہوا۔ تیسرے و فیصلہ کن مقابلے میں پاکستان 212 رنز کے ہدف کے تعاقب میں صرف صرف 101 رنز پر اپنی 9 وکٹوں سے محروم ہو چکا تھا اور میچ و سیریز میں شکست کے دہانے پر تھا کہ سعید اجمل اور محمد عامر کی دسویں وکٹ پر 103 رنز کی شراکت داری نے اسے ناقابل یقین انداز میں ہدف کے بہت قریب پہنچا دیا لیکن آخری اوور کی پہلی گیند ہی سعید اجمل کی روانگی کا پروانہ ثابت ہوئی اور یوں "ایک مرتبہ پھر" میچ کے ساتھ سیریز بھی ہاتھ سے نکل گئی۔ عامر کی 81 گیندوں پر 73 رنز کی ناقابل شکست اننگز رائیگاں گئی۔ ابھی حال ہی میں، 2012 میں، پاکستان نے آسٹریلیا کے خلاف متحدہ عرب امارات میں تین ایک روزہ مقابلوں کی سیریز کھیلی اور فیصلہ کن میچ میں 245 رنز کے تعاقب میں موجود آسٹریلیا کے 5 کھلاڑیوں کو 159 رنز پر ٹھکانے لگانے کے باوجود پاکستان گلین میکس ویل پر قابو نہ پا سکا جن کے 38 گیندوں پر 56 رنز سے سیریز کا فیصلہ کر دیا۔ (محارب نسیم)

www.pdfbooksfree.pk

ورلڈ کپ ٹرافی کی پاکستان آمد اور روانگی!

پاکستانی کرکٹ کے شائقین پانچ سال سے بین الاقوامی کرکٹ کو ترس رہے ہیں۔ اس دوران پاکستان سے 2011 کے عالمی کپ کی مشترکہ میزبانی بھی واپس لے لی گئی۔ یہ شائقین دوبارہ اپنے سامنے کب بین

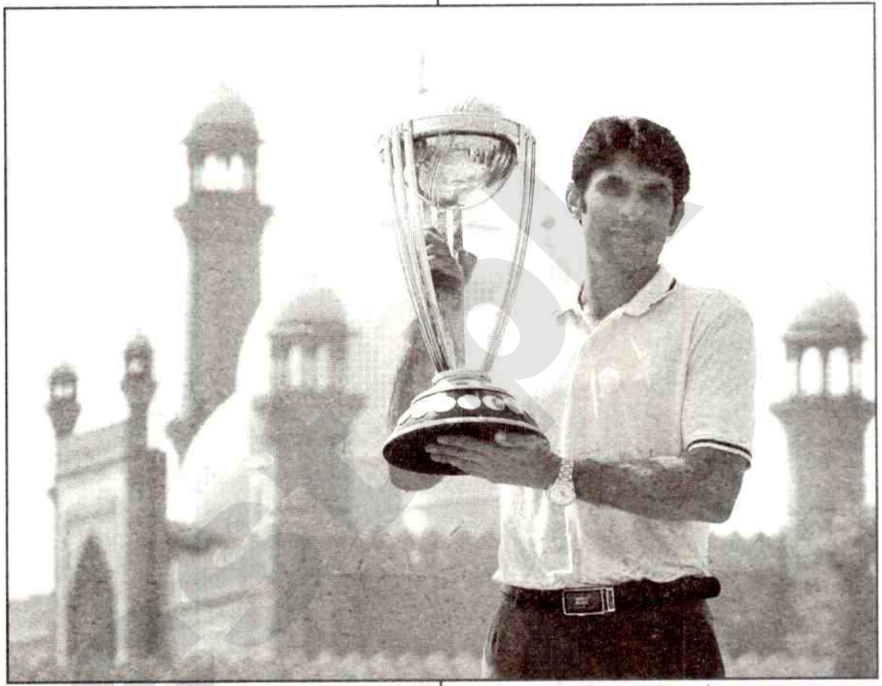

الاقوامی کرکٹ دوبارہ ہوتا دیکھ سکیں گے اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تاہم فی الوقت ان شائقین کو عالمی کپ کی چمکتی ٹرافی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ٹرافی کی لاہور میں مینار پاکستان پر رونمائی کے موقع پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسے دیکھنے کے لیے موجود تھی۔ عالمی ایونٹ کی ٹرافی مینار پاکستان سے پاکستان کرکٹ بورڈ کے ہیڈکوارٹر قذافی سٹیڈیم لائی گئی جہاں پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین شہریار خان نے اسے خوش آمدید کہا۔ پاکستانی کرکٹ کے شائقین پانچ سال سے بین الاقوامی کرکٹ کو ترس رہے ہیں۔ اس دوران پاکستان سے 2011 کے عالمی کپ کی مشترکہ میزبانی بھی واپس لے لی گئی۔ یہ شائقین دوبارہ اپنے سامنے کب بین الاقوامی کرکٹ دوبارہ ہوتا دیکھ سکیں گے اس کا جواب کسی کے پاس نہیں تاہم فی الوقت ان شائقین کو عالمی کپ کی چمکتی ٹرافی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ ٹرافی کی لاہور میں مینار پاکستان پر رونمائی کے موقع پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد اسے دیکھنے کے لیے موجود تھی۔ عالمی ایونٹ کی ٹرافی مینار پاکستان سے پاکستان کرکٹ بورڈ کے ہیڈکوارٹر قذافی سٹیڈیم لائی گئی جہاں پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین شہریار خان نے اسے خوش آمدید کہا۔ آئی سی سی کی جانب سے دنیا بھر میں کرکٹ کے شائقین میں ورلڈ کپ کی دلچسپی بڑھانے کے لیے ٹرافی کو عالمی سفر کرایا جا رہا ہے اور اسی سلسلے میں ٹرافی پاکستان پہنچی جس کی رونمائی کی تقریب لاہور میں منعقد ہوئی۔ ٹرافی کی رونمائی پاکستانی ٹیم کے کپتان مصباح الحق اور منیجر معین خان نے کی۔ اس موقع پر مصباح الحق کا کہنا تھا کہ وہ ورلڈ کپ جیت کر پاکستانیوں کو خوشیوں کا تحفہ دینا چاہتے ہیں کیوں کہ ایک طویل عرصے سے پاکستانی شائقین عالمی کرکٹ دیکھنے سے محروم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں 1992 کے ورلڈ کپ کے یادگار لمحے اب بھی یاد ہیں جب پاکستان نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے میدان میں کھیلے جانے والا ورلڈ کپ جیتا تھا اور ایک بار پھر وہی میدان ہیں۔ منیجر معین خان کا کہنا تھا کہ وہ ایک بار پھر 1992 کی یاد تازہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پاکستان ایک اچھی ٹیم ہے ٹرافی کے سفر سے لوگوں میں ورلڈ کپ سے دلچسپی بڑھی ہے۔ مینار پاکستان پر کپتان مصباح الحق نے اس کی رونمائی کروائی۔ پاکستان کے ایک روزہ دستے کے کپتان مصباح الحق کا کہنا ہے کہ عالمی کپ ایک مرتبہ پھر آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں منعقد ہونے جا رہا ہے اور اس اہم ٹورنامنٹ میں قوم کو ہم سے بہت توقعات ہیں۔ اس وقت پوری ٹیم کی توجہ عالمی کرکٹ کے مشکل ترین چیلنج یعنی ورلڈ کپ جیتنے پر ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ کروڑوں پاکستانی شائقین کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کے نتیجے میں پاکستان آسٹریلیا کی سرزمین پر ایک مرتبہ پھر چیمپئن بنے گا۔ لاہور کے بعد عالمی کپ کی ٹرافی کراچی پہنچی جہاں کے نیشنل اسٹیڈیم میں ہائیر کپ نیشنل ٹی ٹوئنٹی جاری تھا اور اسی ٹورنامنٹ کے دوران میدان میں ورلڈ کپ کی رونمائی کی گئی۔ کراچی میں ٹرافی کو بانی پاکستان کے مزار پر لے جایا گیا جہاں قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان جاوید میانداد نے اسے عوام کے سامنے پیش کیا۔ اس کے علاوہ ٹرافی کراچی کے ایک سکول میں بھی لے جائی گئی جہاں سینکڑوں بچوں نے قومی پرچم لہرا کر ٹرافی کا استقبال کیا۔ کراچی میں اس وقت قومی ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ بھی جاری تھا اور ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے کرکٹرز نے اس کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ''دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے'' یہ مثال پاکستان پر پوری طرح صادق آتی ہے، لاہور میں سری لنکن کرکٹرز پر حملے کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ سے محروم ملک میں ورلڈ کپ ٹرافی آئی تو اسے بھی غیر ملکی ٹیم جیسی سیکیورٹی فراہم کی گئی۔ پی سی بی نے ٹرافی کی آمد سے قبل ہی سخت ترین حفاظتی انتظامات کا منصوبہ بنا لیا تھا، اسے ویسی ہی سیکیورٹی فراہم کی گئی جو کسی غیر ملکی ٹیم کو ملتی، بڑے باکس میں کپڑے میں حفاظت سے لپیٹ کر رکھی ٹرافی کو کئی گاڑیوں کے ایک بڑے قافلے کے ساتھ مختلف مقامات پر لے جایا گیا، اس دوران ٹریفک پولیس، پولیس اور پی سی بی کی اپنی سیکیورٹی ٹیم ساتھ ہوتی۔ کراچی میں مزار قائد پر ٹرافی کو شائقین کا دیدار کرانے کیلئے رکھنے کا کہا گیا، مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر کئی روز سے مزار قائد عام افراد کیلئے بند تھا، سابق

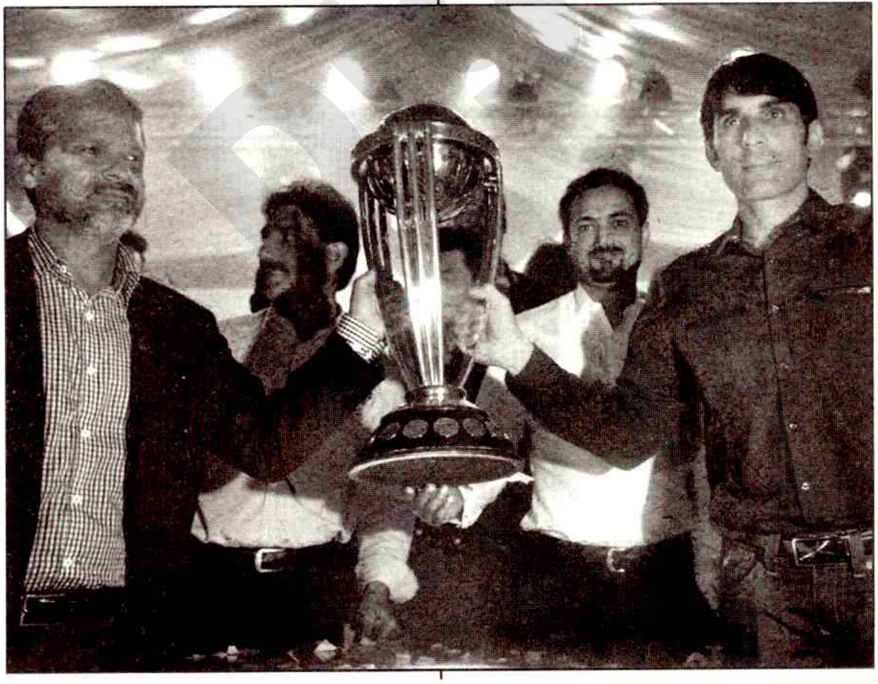

www.pdfbooksfree.pk

کپتان جاوید میانداد سمیت دیگر شخصیات کو خصوصی اجازت لے کر وہاں لے جایا گیا۔ اس سے قبل لاہور میں بھی سخت ترین انتظامات کیے گئے تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ گو کہ ٹرافی کے حوالے سے کسی خاص خطرے کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی مگر اس کے باوجود کوئی چانس نہ لینے کا فیصلہ کیا گیا۔ آل راؤنڈر اور ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان شاہد آفریدی نے کہا ہے کہ اگر ہم اگلے سال آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں کھیلے جانے والے ورلڈ کپ کو جیتنا چاہتے ہیں تو پاکستانی کھلاڑیوں کو ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا۔ شاہد آفریدی جنہیں قومی ٹی ٹوئنٹی کپتان نامزد کیا گیا تھا، کا کہنا تھا وہ اس وقت بارہ سال کے تھے جب پاکستان نے آخری بار 1992 میں ورلڈ چیمپئن کا تاج اپنے سر پر سجایا تھا۔ انہوں نے کہا "مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ وہ رمضان کا مہینہ تھا اور پوری قوم ٹیم کے ساتھ تھی، لوگوں نے ہر نماز کے موقع پر پاکستان کی کامیابی کی دعائیں مانگیں"۔ انہوں نے یہ باتیں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں آئندہ برس ہونے والے کرکٹ ورلڈ کپ کی ٹرافی کی لاہور کے بعد کراچی میں تقریب رونمائی کے دوران کیں۔ شاہد آفریدی نے کہا "اگلا ورلڈ کپ ممکنہ طور پر میرا پچاس اوورز کے سب سے بڑے ایونٹ میں شرکت کا آخری موقع ہوگا، ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہئے کیونکہ صرف ٹرافی کا حصول ہی اہم نہیں، ہم لوگوں کو ایک بار پھر خوش کرنا چاہتے ہیں جنہیں متعدد مایوسیوں کا سامنا ہے"۔ سری لنکا، انڈیا، بنگلہ دیش اور افغانستان کے بعد لاہور سے ہو کر آنے والے آئی سی سی کرکٹ ورلڈ کپ دو ہزار پندرہ کی ٹرافی کی نیشنل اسٹیڈیم کراچی میں تقریب رونمائی کے دوران آتش بازی کا زبردست مظاہرہ بھی کیا گیا۔ 1992 کے ورلڈ کپ کی فاتح پاکستانی ٹیم کے رکن وسیم حیدر نے کہا کہ خود پر یقین اس اسکواڈ کا کوڈ ورڈ تھا۔ وسیم حیدر جو اب ملتان ریجن کے ہیڈ کوچ ہیں، نے بائیس سال قبل ہونے والے عالمی ایونٹ میں تین میچز کھیلے تھے، انہوں نے بتایا کہ اگر پاکستان اسی جذبے کے ساتھ کھیلے تو وہ اگلے سال شیڈول ورلڈ کپ کا اہم امیدوار ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا "اگرچہ 1992 کے بعد سے اس کھیل میں بہت زیادہ تبدیلی آئی ہے مگر میرا خیال ہے کہ جو ٹیم اتحاد کا مظاہرہ کرے گی اس کے جیتنے کے زیادہ امکانات ہیں، 92 میں ہماری ٹیم کئی شعبوں میں پیچھے تھی مگر اس کے باوجود

ہم آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی سخت کنڈیشنز میں جیتنے میں کامیاب رہے تھے"۔ ان کا کہنا تھا "عمران خان زبردست کپتان تھے جو ابتدائی میچز میں شکست کے باوجود ہار ماننے کے لیے تیار نہیں ہوئے، ٹیم کے اندر یہ مضبوط خیال موجود تھا کہ ہم اس ٹائٹل کو حاصل کر سکتے ہیں اور ہم نے ایسا کر کے دکھایا"۔ وسیم حیدر نے کہا "میں مصباح الحق اور ان کی ٹیم کے لیے نیک خواہشات رکھتا ہوں، اگر انہوں نے اسی جذبے کا مظاہرہ کیا تو وہ اتنے طویل عرصے بعد پھر ورلڈ کپ کو اپنے نام کر سکتے ہیں"۔ انتخاب عالم جو 1992 میں پاکستان ٹیم کے منیجر تھے اور اب پی سی بی کے ڈائریکٹر ڈومیسٹک کرکٹ ہیں، کا کہنا تھا کہ کبھی ہار نہ ماننے کے رویے نے پاکستان کی عظیم ترین فتح میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا "ہم نے اپنا حوصلہ اس وقت بھی کم نہیں ہونے دیا جب پانچ میچز کے بعد ہمارے پوائنٹس کی تعداد تین تھی، مجھے یاد ہے کہ ہر بار ہم ٹیم میٹنگ کے لیے اکٹھے ہوتے تھے اور میں ہمیشہ انہیں کبھی ہار نہ ماننے کی ہمت دیتا تھا، یہ زندگی میں کامیابی کے لیے میرا طرز فکر ہے"۔ ورلڈ کپ 2015 کی ٹرافی لاہور سے کراچی پہنچنے پر اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر مزار قائد پر منعقدہ تقریب سے خطاب میں سابق پاکستانی لیجنڈ بیٹسمین جاوید میاں داد نے کہا کہ اگر سعید اجمل پر ورلڈ کپ کے آغاز تک پابندی برقرار رہتی ہے تب بھی پاکستان ورلڈ کپ جیتنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان ورلڈ کپ جیت چکا ہے جو تاریخ کا حصہ ہے۔ اگر پاکستانی کھلاڑی اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کھیلیں تو قومی ٹیم ایک بار پھر ورلڈ کپ جیتنے میں کامیاب ہوگی۔ جاوید میاں داد نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستانی ٹیم کو کسی ایک کھلاڑی پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ ایسے کھلاڑی کے بارے میں کیوں سوچا جائے جو ٹیم کا حصہ ہی نہیں ہے بلکہ دوسرے کھلاڑیوں کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا چاہئے۔ ٹرافی کی تقریب رونمائی میں کمشنر کراچی شعیب احمد صدیقی، آئی سی سی کے کمیونیکیشن و میڈیا کے سربراہ سمیع الحسن، پی سی بی ڈائریکٹر مارکیٹنگ بدر رافع، جنرل منیجر میڈیا آغا اکبر اور نیشنل اسٹیڈیم کے منیجر ارشد خان، شعیب احمد بھی شریک تھے۔ کرکٹ ورلڈ کپ کی ٹرافی 4 ماہ میں 12 ممالک کا سفر طے کر کے 6 نومبر کو ورلڈ کپ سے 100 دن قبل میلبورن پہنچ جائے گی جب کہ ورلڈ کپ 2015 نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے میدانوں میں 14 فروری سے 29 مارچ کے دوران کھیلا جائے گا اور پاکستان اپنا پہلا میچ 15 فروری کو روایتی حریف بھارت کے خلاف ایڈیلیڈ میں کھیلے گا۔ کرکٹ ورلڈ کپ ٹرافی اپنے عالمی دورے میں اب تک 10 ممالک کا سفر کر چکی ہے اور سری لنکا، بھارت، بنگلہ دیش، انگلستان، ویلز، اسکاٹ لینڈ، پاپوا نیوگنی، آئرلینڈ اور افغانستان سے ہوتی ہوئی پاکستان پہنچی ورلڈ کپ ٹرافی کے سفر کا اگلا پڑاؤ جنوبی افریقہ ہوگا جس کے بعد ٹرافی زمبابوے، متحدہ عرب امارات اور ویسٹ انڈیز سے ہوتے ہوئے نومبر کے پہلے ہفتے میں میزبان ممالک آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ پہنچے گی۔ اس ٹرافی کا سفر تین جولائی سے شروع ہوا تھا اور وہ نو ممالک سے ہوتے ہوئے پاکستان پہنچی عالمی کپ کی موجودہ ٹرافی 1999ء میں پہلی بار دی گئی جب پاکستان کو آسٹریلیا کے ہاتھوں فائنل میں شکست ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ہر مرتبہ ٹورنامنٹ منتظمین اپنی مرضی کی ٹرافیاں بناتے تھے لیکن 1999ء کے بعد سے اب تک سونے اور چاندی سے بنی یہ خوبصورت ٹرافی فاتح کو دی جاتی ہے۔ گو کہ اصل ٹرافی آئی سی سی کے پاس محفوظ رہتی ہے اور ورلڈ کپ جیتنے والے کو اس کی نقل ملتی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

پی سی بی کا ریورس گیئر، شاہد آفریدی کو پھر کپتانی سونپ دی گئی!

پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے ایک مرتبہ پھر آل راؤنڈر اور ٹیم کے سینئر ترین رکن شاہد آفریدی کو ٹی ٹوئنٹی قیادت سونپ دی ہے انہیں ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2016ء تک قیادت کے فرائض دینے کا اعلان کیا گیا ہے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی 2014ء میں شکست کے بعد رواں سال اپریل میں محمد حفیظ کی نے ٹی ٹوئنٹی قیادت سے استعفیٰ دے دیا تھا چھ ماہ تک پاکستان نے کوئی ٹی ٹوئنٹی مقابلہ نہیں کھیلنا تھا اس لیے نئے کپتان کے اعلان کو ٹالا جاتا رہا مئی 2011ء میں 'لالا' نے قیادت چھوڑنے کے ساتھ مختصر طرز کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا بھی فیصلہ کیا جس کی اہم وجہ مختلف مواقع کوچ وقار یونس اور اس وقت کے چیئرمین پی سی بی اعجاز بٹ سے ہونے والی چپقلش تھی۔ دونوں کے عہدے چھوڑنے کے بعد آفریدی نے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ واپس لیا اور ایک پھر قیادت کا ہما ان کے سر پر بیٹھ گیا ہے۔ بورڈ کے حالیہ فیصلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس وقت کسی بھی نوجوان کھلاڑی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہتا۔ ٹیسٹ اور ایک روزہ ٹیم کے کپتان مصباح الحق عرصہ قبل ٹی ٹوئنٹی سے ریٹائرمنٹ لے چکے ہیں اس لیے بورڈ کے پاس تجربہ کار کھلاڑیوں میں سوائے شاہد آفریدی کے کوئی دوسرا انتخاب نہیں تھا۔ لہٰذا بورڈ نے گیپ دیکھ کر چھکا لگانے والے کھلاڑی کو ہی ٹیم کی قیادت کی باگ ڈور تھمائی ہے۔ ٹی ٹوئنٹی میں شاہد آفریدی کی حالیہ فارم بھی قابل ذکر نہیں ہے۔ گزشتہ ایک سال میں شاہد نے 11 ٹی ٹوئنٹی مقابلے کھیلے اور صرف 10 وکٹیں حاصل کیں اور ان مقابلوں میں 150 کے اسٹرائیک ریٹ سے 173 رنز بھی بنائے۔ بطور قائد شاہد آفریدی کا پہلا امتحان 5 اکتوبر کو آسٹریلیا کے خلاف واحد ٹی ٹوئنٹی مقابلہ ہوگا اور عین ممکن ہے کہ اچھی کارکردگی مصباح الحق کے ڈولتے ہوئے سنگھاسن میں شاہد آفریدی کی شراکت کا سبب بن جائے اور وہ ایک روزہ ٹیم کے بھی کپتان بنا دیے جائیں۔ مختصر ترین طرز میں کپتانی کے لیے نوجوان احمد شہزاد، فواد عالم اور صہیب مقصود کے نام زیر گردش تھے مگر بورڈ نے نیا تجربہ کرنے کے بجائے 34 سالہ شاہد آفریدی کو قومی دستے کی باگ ڈور دینے کا فیصلہ کیا جو اگلے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی تک اپنی 36 ویں سالگرہ منا رہے ہوں گے۔ 1996ء سے قومی ٹیم میں شامل شاہد آفریدی تجربے کی دولت سے مالا مال ہیں اور جس دن وہ فارم میں آ جائیں، دنیا کے بڑے سے بڑے باؤلر کا بھی بھرکس نکال دیتے ہیں۔ اس لیے موجودہ صورتحال میں شاہد آفریدی کو قائد بنانے کا فیصلہ کافی حد تک درست دکھائی دیتا ہے لیکن اگلے دو سال تک کے لیے کپتان نامزد کر کے بورڈ نے شاید عجلت کا مظاہرہ کر دیا ہے یعنی مستقبل کی طرف دیکھنے کے بجائے ریورس گیئر! عالمی کپ 2015ء شاہد آفریدی اور مصباح الحق سمیت تمام سینئر کھلاڑیوں کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ممکنہ طور پر یہ ان کا آخری عالمی کپ ہوگا۔ پاکستان میں ہر عالمی کپ کے بعد تبدیلیوں کا ایک عمل شروع ہوتا ہے جس میں کپتانوں کو کپتانی اور کھلاڑیوں کو اپنے مقام سے ہاتھ دھونا پڑ جاتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی پاکستان کے سینئر کھلاڑیوں کا مستقبل عالمی کپ سے مشروط ہے میگا ایونٹ کے بعد مصباح الحق، شاہد آفریدی، یونس خان اور سعید اجمل، اگر وہ کھیل پائے تو، جیسے سینئر کھلاڑی ایک روزہ فارمیٹ میں دوبارہ دکھائی نہیں دیں گے۔ کیا ایسی صورتحال میں شاہد آفریدی کو ٹی ٹوئنٹی کا کپتان بنانا درست فیصلہ ہے؟ جو ٹیسٹ اور ایک روزہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد سال بھر میں گنتی کے چند ٹی ٹوئنٹی مقابلے کھیلیں گے؟ درحقیقت شاہد آفریدی کو کپتان مقرر کر کے قیادت کے سر اٹھاتے مسئلے کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے مگر اس فیصلے کے باوجود یہ بحران بدستور موجود ہے کہ آنے والے مہینوں میں مصباح الحق کے بین الاقوامی کرکٹ کو خیرباد کہہ جانے کے بعد آخر ٹیسٹ اور ایک روزہ ٹیم کی قیادت کا بوجھ کون اٹھائے گا؟ دیگر ممالک کی ٹیمیں ٹی ٹوئنٹی طرز سے اپنے کپتان کو گروم کرنا شروع کرتی ہیں اور اسے ٹیسٹ کرکٹ تک لاتی ہیں۔ اس ضمن میں مائیکل کلارک اور مہندر سنگھ دھونی دو واضح مثالیں ہیں مگر پی

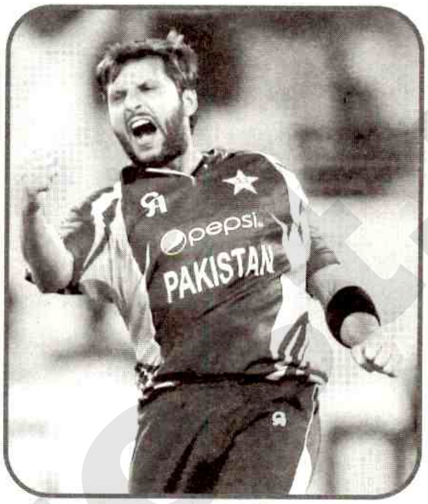

سی بی ایسی روایات ڈالنے کا متمنی نہیں ہے کیونکہ یہ سنہرا موقع تھا کہ احمد شہزاد، فواد عالم یا صہیب مقصود میں سے کسی نوجوان کو مختصر طرز کی کرکٹ میں کپتانی سونپ کر مستقبل کے لیے تیار کیا جاتا۔ خاص طور پر ڈومیسٹک کرکٹ میں کپتانی کا تجربہ رکھنے والے فواد عالم بہت اچھا انتخاب ہو سکتے تھے جو فرسٹ کلاس اور ٹی ٹوئنٹی طرز میں اپنی اہمیت ثابت کر چکے ہیں۔ فی الحال تو شاہد آفریدی کو کپتان بنانے کا فیصلہ بھلا معلوم ہو رہا ہے، مگر عالمی کپ کے بعد جب صورتحال تبدیلی ہوگی تو پھر کیا ہوگا؟ کیا عالمی کپ کے بعد شاہد آفریدی سال بھر میں تین چار ٹی ٹوئنٹی میچز میں قومی ٹیم کی قیادت کرنے کے لیے سبز یونیفارم پہنیں گے یا پی سی بی کا تھنک ٹینک ایک مرتبہ پھر نئے کپتان کے اعلان کے لیے سر جوڑ کر بیٹھے گا؟ چیئرمین پی سی بی شہریار خان کا کہنا ہے کہ دونوں فارمیٹ کے لئے کپتانوں کا فیصلہ مشاورت کے بعد کیا گیا ہے وہ شاہد آفریدی اور مصباح الحق کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ شاہد آفریدی اس سے پہلے بھی ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی 20 طرز کی کرکٹ میں قومی ٹیم کی قیادت کر چکے ہیں، قومی ٹیم 2011 کا ورلڈ کپ اور 2012 کا ٹی 20 ورلڈ کپ ان کی قیادت میں کھیل چکی ہے۔ قومی ٹی 20 کرکٹ ٹیم کے کپتان شاہد آفریدی کا کہنا ہے کہ وہ کپتان بنانے کے فیصلے پر پی سی بی کے شکر گزار ہیں، ٹی 20 کے لئے کھلاڑیوں میں دلیری پیدا کرنا ہوگی۔ شاہد آفریدی کا کہنا تھا کہ نوجوان کھلاڑیوں کے دل سے شکست کا خوف نکالنا ہوگا ورلڈ ٹی 20 تک ناقابل شکست ٹیم بنانے کی کوشش کروں گا۔ شاہد خان آفریدی کی کارکردگی زیرو فیصد ہو یا 100 فیصد پاکستانی شائقین ان سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اگر پاکستانی ٹیم کا کوئی دوسرا کھلاڑی خراب کارکردگی کا مظاہرہ کریں تو شائقین کرکٹ ان پر میچ فکسنگ الزام لگا دیتے ہے یا پھر کہتے ہے کہ ٹیم کی اندرونی اختلافات کے بنا پر کھلاڑیوں نے اچھا نہیں کھیلا لیکن جب بات آتی ہے آفریدی بھائی کی تو سب کہتے ہے یار آج نہیں چلا دوسرے میچ میں بہت چھکے مارے گا۔ شائقین کرکٹ شاہد آفریدی سے اس لیے خوش ہیں کہ وہ عوام کی طرح جارح مزاج ہے، آفریدی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں نا کریں لیکن اس کھلاڑی میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ جب میدان میں بطور کپتان اترتا ہے تو وہ تمام کھلاڑیوں کو متحد کر دیتا ہے، اس کی کپتانی میں لگتا بھی ہے کہ یہ تمام کھلاڑی ایک ہی ٹیم کے ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ بہر حال جنگ میں فاتح وہی ہوتا ہے جو زیادہ منظم ہوتا ہے۔ خوف ہے بس ایک بات کا۔ اور بات یہ ہے کہ اس سے قبل جب آفریدی کو کپتان بنایا گیا تو انھوں نے میچ کے دوران گیند کو ہضم کرنے کی ناکام کوشش کی تھی وہ تو آئی سی سی والے ہی بے وقوف تھے جنھوں نے اس حرکت کو بال ٹیمپرنگ کے زمرے میں ڈال دیا تھا مگر اندر کی خبر یہ ہے کہ اُس وقت خان صاحب کو شدید بھوک لگی تھی تو کچھ اور نہ ملا تو بال ہی ٹھیک۔ مگر اب کی بار ٹیم کے تمام کھلاڑیوں سے گزارش ہے کہ وہ شاہد خان آفریدی کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان کو ہر کھانے کی چیز میچ شروع ہونے سے پہلے ہی مہیا کر دیں ورنہ اگر اس بار آفریدی بھائی نے گیند کھا جانے کی کوشش کی تو سعید اجمل تو ورلڈ کپ 2015 سے باہر ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں لیکن کہی ایسا نہ ہو کہ شاہد خان آفریدی جیسے بہترین کھلاڑی کو بھی اس کی ایسی ویسی حرکت کی وجہ سے ورلڈ کپ سے باہر کر دیا جائے اور ویسے بھی آج کل آئی سی سی والوں کی خاص نظر پاکستانی کھلاڑیوں پر ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آفریدی میاں سے گزارش ہے کہ وہ اس بار احتیاط کریں اور پاکستانی قوم کو فتح کی صورت میں خوشیاں دیتے رہیں۔ ٹوئنٹی 20 میچز کیلئے پاکستانی ٹیم کے نئے نامزد کپتان شاہد آفریدی کی زیر قیادت قومی ٹیم 19 میں سے 8 میچ جیت سکی اسٹار آل راؤنڈر کی کپتانی میں کامیابی کی شرح 42.01 فیصد رہی جو 2006 سے اب تک کسی بھی کپتان کی کامیابی کی سب سے کم شرح ہے 2006 میں انضمام الحق کی قیادت میں محدود اوورز کی اس فارمیٹ کا صرف ایک میچ کھیلا جس میں اسے کامیابی حاصل ہوئی یونس خان کی قیادت میں 2007 سے 2009 کے دوران کھیلے گئے آٹھ میچز میں سے پانچ میں فتح نصیب ہوئی اور کامیابی کا تناسب 62.50 فیصد رہا، شعیب ملک 2007 سے 2010 کے دوران ٹوئنٹی 20 ٹیم کے کپتان رہے اس دوران کھیلے گئے 17 میچز میں سے پاکستان نے 12 میں کامیابی حاصل کی فتح کی شرح 73.52 فیصد رہی، مصباح الحق کی قیادت میں پاکستان نے 2009 سے 2012 کے دوران آٹھ میچز کھیلے جن میں سے قومی ٹیم چھ میں فتحیاب رہی کامیابی کی شرح 75 فیصد رہی، محمد حفیظ نے 2012 سے 2014 کے دوران 29 ٹوئنٹی میچز میں پاکستانی ٹیم کی قیادت کرتے ہوئے 17 میں کامیابی دلائی ان کی کپتانی میں پاکستان کی کامیابی کی شرح 60.34 فیصد رہی۔ (حسام نسیم)

www.pdfbooksfree.pk

مصباح الحق قیادت کیلئے موزوں کھلاڑی ہیں؟؟

دورہ سری لنکا میں شکست کے بعد مصباح الحق کو تبدیل کرنے کا مطالبہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے اور اس میں ایسی کوئی حیرت کی بات بھی نہیں۔ مصباح الحق صرف اور صرف اپنی عمدہ پرفارمنس اور ٹیم کی ملی جلی کارکردگی کے بل بوتے پر اپنی کپتانی بچاتا آ رہا تھا ورنہ بہت بڑا حلقہ مصباح الحق کی قیادت کو دیکھنے کا روادار ہی نہیں۔ اب ان لوگوں کو موقع مل گیا ہے کہ پورے زور وشور کے ساتھ مصباح الحق کو برطرف کرنے کی مہم چلائی۔ مصباح الحق کے سب سے بڑے ناقد سابق کپتان محمد یوسف نے حسب سابق مصباح کو ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے مگر ساتھ ہی ان کے منہ سے یہ بات بھی نکل گئی کہ کھلاڑیوں کے مزاج کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے جو صرف شاہد آفریدی کر سکتے ہیں۔ یعنی اصل مسئلہ کپتان کی تبدیلی نہیں بلکہ کھلاڑیوں کے مزاج کی تبدیلی ہے جنہیں کوچنگ عملہ جیت کی طرف لے جانے میں ناکام رہا ہے۔ حال ہی میں بھارت بھی ایسی ہی مشکلات سے دوچار رہا ہے۔ انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں بدترین شکست کے بعد جیسے ہی روی شاستری کو ایک روزہ سیریز کے لیے ذمہ داری سونپی گئی انہوں نے بھارتی ٹیم میں نئی جان ڈال دی ہے۔ ان کی بھاری بھرکم شخصیت، کھیلنے کا تجربہ اور حوصلہ افزائی کے چند الفاظ نے بھارتی کھلاڑیوں کو وہ اعتماد دیا ہے جو ٹیسٹ سیریز کی شکست کے ایک روزہ سیریز میں واپس آنے کے لیے اہم ثابت ہوا اور پھر بھارت نے تینوں مقابلوں میں انگلینڈ کو شکست دے ڈالی۔ وقار یونس بھی روی شاستری سے کسی طرح کم نہیں مگر پاکستانی ٹیم میں نئی روح پھونکنے میں ناکام رہے۔ مصباح الحق نے ناکامیوں کی تمام تر ذمہ داری اپنے سر لے کر کوچنگ عملے کی کوتاہیوں پر پردہ ڈال دیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ 275 ٹیسٹ مقابلوں کا مجموعی تجربہ رکھنے والا تین کوچز اور مینیجر رکھنے والا عملہ گرین شرٹس کو جیت کی راہ پر لانے میں ناکام رہا ہے۔ پھر یہ امر بھی سمجھ سے بالاتر ہے کہ ہر مرتبہ عالمی کپ سے پہلے کپتان تبدیل کرنے کی مہم چلانا آخر کیوں ضروری ہوتا ہے؟ پاکستان اس وقت اور بہت سے مسائل میں گھرا ہوا ہے جن کا خاتمہ تجربہ کار کوچز اور ٹیم انتظامیہ کا کام ہے مگر ان تمام خامیوں اور مسائل پر توجہ دینے کے لیے بجائے کپتانی کے مسئلے کو اٹھا کر ٹیم کا شیرازہ بکھیرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پاکستان کی کرکٹ میں ٹانگ کھینچنے کا رواج کوئی نیا تو ہرگز نہیں۔ جب جاوید میانداد کو کپتانی سونپی گئی تو ماجد خان کی راہنمائی میں عمران خان سمیت دس کھلاڑیوں نے انکے خلاف بغاوت کی- تاریخ نے خود کو دوہرایا ایک بار پھر دستبرداری کے شکنجے میں میانداد آئے اور 1992 کے ورلڈکپ کے بعد عمران خاں کی پشت پناہی پر وسیم اکرم سمیت کئی کھلاڑیوں نے اس کپتان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ہرلمحہ بدلتے وقت کے ساتھ تقدیر بھی عروج وزوال کے سفر میں رہتی ہے اگلے سال 1993 میں قسمت نے رنگ بدلے اور وسیم اکرم کپتان بن گئے تو میانداد نے وقار وغیرہ کے ہمراہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہوئے عہدے سے سبکدوش کر دیا 2007 میں یونس خان کو قسمت آزمائی کا موقع ملا تو 15 سال بعد ٹوئنٹی 20 ورلڈکپ میں فتح دلانے کے باوجود اس عظیم کھلاڑی کو کپتانی سے ہٹانے کے لیے سازشیں شروع ہوگئیں اور بالآخر شعیب ملک نے دیگر آٹھ کھلاڑیوں کے ساتھ مل کر یونس خان کو کپتانی سے ہٹوا دیا۔ لیکن کہتے ہیں نہ کہ جیسے کرو گے ویسا ہی بھرو گے تو ہوا بالکل ایسا ہی۔ یونس خان کو کپتانی سے نکالنے کے بعد یہی سازشیں شعیب ملک کے خلاف بھی شروع ہوگئی اور جلد ہی اُن کی جگہ محمد یوسف کو کپتان بنا دیا گیا۔ 2010ء میں کپتان سلمان بٹ اسپاٹ فکسنگ کا شکار ہوئے تو شاہد آفریدی کو کپتان بنایا گیا مگر تھوڑے عرصے بعد انہوں نے خود کپتانی چھوڑنے کا اعلان کر دیا جس کے بعد مصباح الحق کو کپتان بنایا گیا اور وہ ایک کامیاب کپتان بن کر ابھرے۔ مصباح نے 48 ٹیسٹ میچز میں 46 رنز کی وسط سے جبکہ 149 ون ڈے میچز میں 43 اور 39 ٹی 20 میچز میں 37 رنز کی اوسط سے رنز بنائے ہیں کھیلے ہیں جو کسی بھی کھلاڑی کا فخریہ اعزاز ہوسکتا ہے۔ بطور کپتان انہوں نے گیارہ میں سے چھ سیریز جیتیں- 21 ٹیسٹ میچز میں چار ہارے، 31 ون ڈے میں سے 19 جیتے، معین خان کے بعد دوسرا کپتان جس نے ایشیاء کپ جیتا- انگلینڈ، آسٹریلیا، افریقہ، انڈیا، سری لنکا، ویسٹ انڈیز سمیت ہر ٹیم کو ناکوں چنے چبوائے جو کوئی اور پاکستانی کپتان ابھی تک نہیں کر سکا- حالیہ دورہ سری لنکا میں قومی ٹیم بری طرح شکست سے دوچار ہوئی جسکی وجہ سے کپتان تبدیل کرنے کی افواہیں گردش کرنے لگی ہیں۔ کم وبیش چھ ماہ بعد ورلڈکپ ہے مصباح کی کپتانی میں فکسنگ جیسے مجروح کاروبار سے لیکر مذہبی منافقت اور عہدے کیلئے بغاوت کی بظاہر کوئی مثال سامنے نہیں آئی- ٹیم ایک جان ہوکر کھیلتی دکھائی دی یہی سب سے بڑی فتح ہے ہار جیت کھیل کا حصہ ہوتی ہے مگر اس وقت بھروسہ اٹھ جاتا ہے نفرت ابھرتی ہے جب محقق یہ عیاں کرتا ہے کہ شکست کا سبب سازش اور بغاوت تھا اس بات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کہ مصباح ٹک ٹک کے کھلاڑی ہیں اور انکی صلاحیتیں دفاعی ہیں مگر اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھا جائے کپتان کی تبدیلی آئندہ وقت میں شکست کے ساتھ سازشوں سے بھری تاریخ کو نہ دوہرائے۔

اگر مصباح کی ذاتی کارکردگی کو تنقید کا نشانہ بنا کر کپتان کی تبدیلی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو پھر موجودہ وقت میں کسی دوسرے کھلاڑی کی کارکردگی بھی ایسی نہیں ہے جو خود کو اپنی ذاتی کارکردگی کی بنیاد پر قیادت کا اہل ثابت کر سکے۔ کپتانی کی ''خواہش'' رکھنے والے سینئر کھلاڑیوں کو چاہیے کہ وہ مصباح کے ہاتھ مضبوط کرنے کی کوشش کریں کیونکہ عالمی کپ کی کامیابی ہی انہیں شایان شان انداز میں رخصت کر سکتی ہے ورنہ وہ 2003ء ورلڈکپ کے ''سپر اسٹارز'' سے ہرگز بھی بڑے کھلاڑی نہیں ہیں جنہیں مایوس کن انداز میں کرکٹ کو خیرباد کہنا پڑا تھا۔ مصباح الیون کی خوش قسمتی کہیے، یا پاکستان کرکٹ کی بدقسمتی، کہ بدترین کارکردگی کے بعد جب ٹیم وطن واپس آئی تو سیاسی بحران کی شدت کی وجہ سے اس کی کارکردگی کا ویسا محاسبہ نہیں ہو سکا جیسا کہ ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ سیاسی محاذ آرائی کے اس میدان میں کرکٹ کی شکست کو بھلا کون پوچھتا؟ اس وقت تو لوگوں کے بقول ملک داؤ پر لگا ہوا تھا۔ اب جبکہ سیاسی منظرنامے کی گرد آہستہ آہستہ بیٹھ رہی ہے اور سعید اجمل پر پابندی جیسی بڑی خبر نے سب کی توجہ دھرنوں سے ہٹا کر کرکٹ کی جانب کر دی ہے، ٹیم کے مسائل بہت نمایاں ہو کر سامنے آ رہے ہیں جن میں سب سے اہم قیادت کا مسئلہ ہے۔ ایک جانب جہاں وزیراعظم نواز شریف سے استعفے کے سخت مطالبات کیے جا رہے ہیں تو دوسری جانب پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین شہریار خان کہتے ہیں کہ صرف ایک سیریز کی کارکردگی پر مصباح الحق کو نہیں ہٹا سکتے۔ حالانکہ 2013ء میں بھارت اور جنوبی افریقہ کو انہی کے میدانوں پر سیریز میں شکست دینے کے علاوہ پاکستان ماضی قریب میں کسی قابل ذکر ٹیم کو ون ڈے سیریز نہیں ہرا پایا۔ رواں سال بھی 8 سے زیادہ مہینے گزر چکے ہیں اور سوائے ایشیا کپ میں بھارت کے خلاف ایک میچ جیتنے کے پاکستان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا، حتیٰ کہ ایشیا کپ بھی نہیں کہ جہاں فائنل میں سری لنکا کے ہاتھوں پاکستان کو شکست ہوئی۔ وجہ؟ دراصل پاکستان نے گزشتہ چند سالوں میں جو بھی مقابلے جیتے ہیں، یا پھر ہارے بھی ہیں، تو ان میں ایک بات یقینی ہوتی تھی کہ مصباح ضرور کارکردگی پیش کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سنجیدہ حلقے مصباح کو قیادت سے ہٹانے کی کوششوں کی مذمت کرتے آئے ہیں، گو کہ کپتان ٹیم کی اجتماعی کارکردگی اور نتائج کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے لیکن بیٹنگ میں مسلسل نمایاں کارکردگی دکھانے کی وجہ سے کپتان کو "اچھی لکھائی کے نمبر" تو ملتے ہی رہے۔ یہاں تک کہ ان کے بیٹ سے رنز اگلنا بند ہو گئے۔ یعنی مصباح کے ٹیم میں برقرار رہنے کا جو واحد جواز تھا، وہ بھی ختم ہو چکا اور اب ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ ٹی ٹوئنٹی کی طرح ون ڈے کرکٹ کو بھی خیرباد کہیں اور اپنی خدمات کو ٹیسٹ تک کے لیے وقف کر دیں۔ کیونکہ رواں سال کھیلے گئے 8 ون ڈے میچوں میں صرف 26 کے اوسط سے 210 رنز ظاہر کرتے ہیں کہ اب وہ تھک چکے ہیں۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال انہوں نے 34 ون ڈے میچز میں تقریباً 55 کے اوسط کے ساتھ 1373 رنز بنائے تھے۔ آسٹریلیا جیسی پائے کی ٹیم کے خلاف پاکستان کے جیتنے کے امکانات 30 فیصد بھی نہیں ہیں اور اس میں شکست کے بعد مصباح الحق کے پاس دنیائے کرکٹ سے شایان شان رخصتی کا آخری آپشن بھی ختم ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی مصباح کی عالمی کپ میں کپتانی کی خواہش کا احترام کیا گیا تو ورلڈکپ کے بعد "بہت بے آبرو ہوکر" نکالے جائیں گے بلکہ ان کے علاوہ دیگر کئی کھلاڑیوں کا مستقبل بھی تاریک ہو جائے گا جیسا کہ ہمیشہ عالمی کپ کے بعد ہوتا رہا ہے۔ دوسری صورت میں اگر آسٹریلیا کے خلاف سیریز ہارنے کے بعد بورڈ کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے نیا کپتان مقرر کرنے کی کوشش کی تو اس وقت انگریزی محاورے کے مصداق یہ "گرم آلو" کون تھامنے کو تیار ہو گا؟ (حسام نسیم)

www.pdfbooksfree.pk

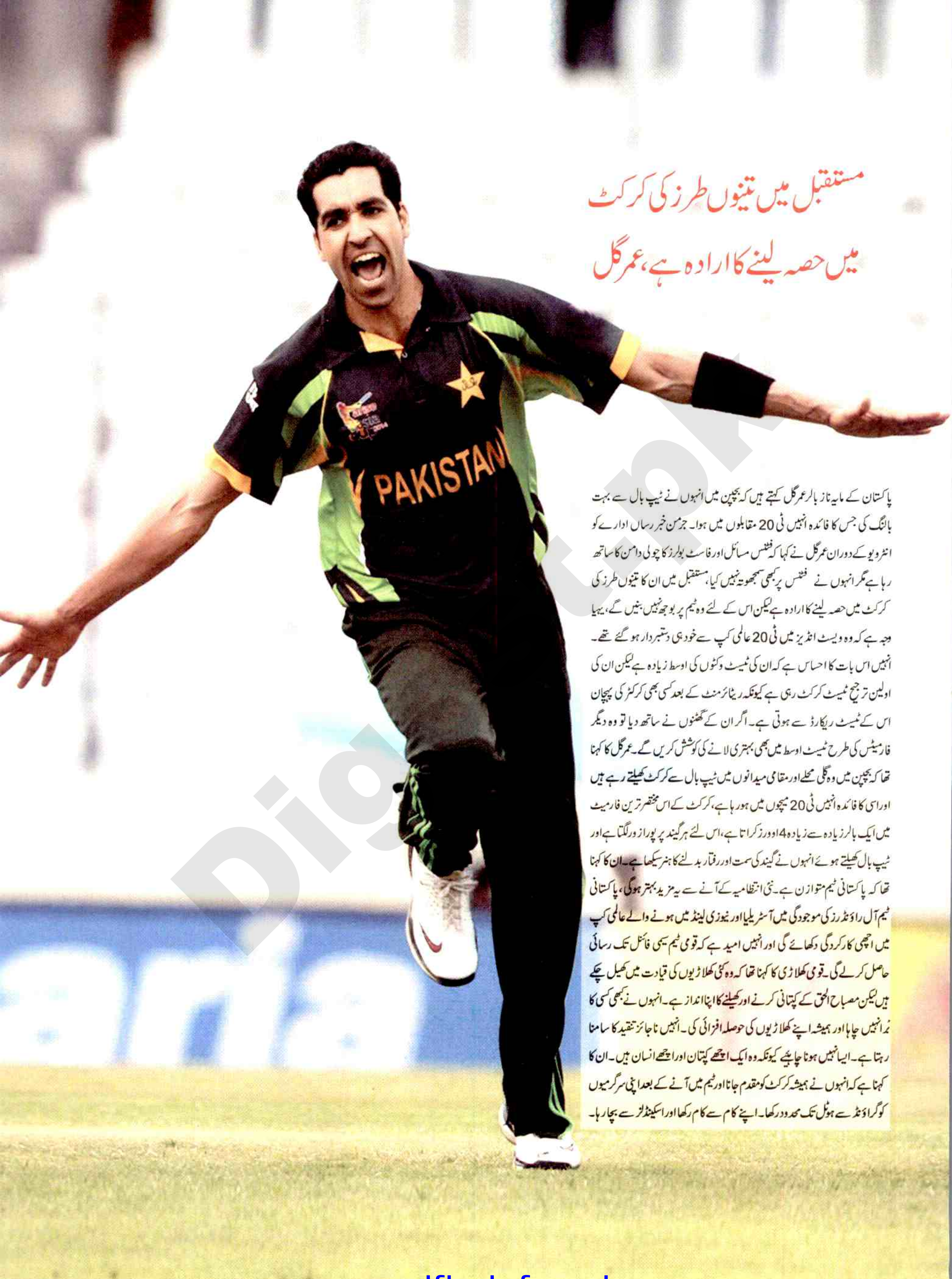

مستقبل میں تینوں طرز کی کرکٹ میں حصہ لینے کا ارادہ ہے، عمر گل

پاکستان کے مایہ ناز بالر عمر گل کہتے ہیں کہ بچپن میں انہوں نے ٹیپ بال سے بہت بالنگ کی جس کا فائدہ انہیں ٹی 20 مقابلوں میں ہوا۔ جرمن خبر رساں ادارے کو انٹرویو کے دوران عمر گل نے کہا کہ فٹنس مسائل اور فاسٹ بولرز کا چولی دامن کا ساتھ رہا ہے مگر انہوں نے فٹنس پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا، مستقبل میں ان کا تینوں طرز کی کرکٹ میں حصہ لینے کا ارادہ ہے لیکن اس کے لئے وہ ٹیم پر بوجھ نہیں بنیں گے، یہیا وجہ ہے کہ وہ ویسٹ انڈیز میں ٹی 20 عالمی کپ سے خود ہی دستبردار ہو گئے تھے۔ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ ان کی ٹیسٹ وکٹوں کی اوسط زیادہ ہے لیکن ان کی اولین ترجیح ٹیسٹ کرکٹ رہی ہے کیونکہ ریٹائرمنٹ کے بعد کسی بھی کرکٹر کی پہچان اس کے ٹیسٹ ریکارڈ سے ہوتی ہے۔ اگر ان کے گھٹنوں نے ساتھ دیا تو وہ دیگر فارمیٹس کی طرح ٹیسٹ اوسط میں بھی بہتری لانے کی کوشش کریں گے۔ عمر گل کا کہنا تھا کہ بچپن میں وہ گلی محلے اور مقامی میدانوں میں ٹیپ بال سے کرکٹ کھیلتے رہے ہیں اور اسی کا فائدہ انہیں ٹی 20 میچوں میں ہو رہا ہے، کرکٹ کے اس مختصر ترین فارمیٹ میں ایک بالرز زیادہ سے زیادہ 4 اوورز کراتا ہے، اس لئے ہر گیند پر پورا زور لگتا ہے اور ٹیپ بال کھیلتے ہوئے انہوں نے گیند کی سمت اور رفتار بدلنے کا ہنر سیکھا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستانی ٹیم متوازن ہے۔ نئی انتظامیہ کے آنے سے یہ مزید بہتر ہو گی، پاکستانی ٹیم آل راؤنڈرز کی موجودگی میں آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ہونے والے عالمی کپ میں اچھی کارکردگی دکھائے گی اور انہیں امید ہے کہ قومی ٹیم سیمی فائنل تک رسائی حاصل کر لے گی۔ قومی کھلاڑی کا کہنا تھا کہ وہ کئی کھلاڑیوں کی قیادت میں کھیل چکے ہیں لیکن مصباح الحق کے کپتانی کرنے اور کھیلنے کا اپنا انداز ہے۔ انہوں نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا اور ہمیشہ اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ انہیں ناجائز تنقید کا سامنا رہتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہ ایک اچھے کپتان اور اچھے انسان ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے ہمیشہ کرکٹ کو مقدم جانا اور ٹیم میں آنے کے بعد اپنی سرگرمیوں کو گراؤنڈ سے ہوٹل تک محدود رکھا۔ اپنے کام سے کام رکھا اور اسکینڈلز سے بچا رہا۔

www.pdfbooksfree.pk

ایلسٹرکک کے خلاف تنقید کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا!

انگلینڈ کو حال ہی میں ون ڈے سیریز میں بھارت کے ہاتھوں 1-3 سے شکست سے دوچار ہونا پڑا، یہ اس کی 6 ایک روزہ سیریز میں پانچویں شکست تھی، جس کے بعد سے کپتان ایلسٹر کک کے خلاف تنقید کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، ان کو نہ صرف قیادت سے ہٹانے بلکہ ٹیم میں ان کی جگہ بھی کسی اور کو دینے کا مطالبہ شدت پکڑنے لگا ہے جس سے ان کی کپتانی بہت زیادہ خطرے میں پڑ چکی ہے تاہم اس معاملے پر سلیکشن پینل میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں، کوچ پیٹر مورس کک کو ورلڈ کپ تک کپتان برقرار رکھنے کے حق میں ہیں جبکہ چیئرمین آف سلیکٹرز جیمز وائٹیکر اور دوسرے ممبران کی رائے برعکس ہے، اس وقت پینل مورس، وائٹیکر، انگس فریسر اور مائیک نیویل پر مشتمل ہے. انگلینڈ کے سابق بلے باز جیفری بائیکاٹ نے کہا ہے کہ ایلسٹر کک کو ایک روزہ ٹیم کے کپتان کی حیثیت سے ڈراپ کرنے میں ابھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ جیفری بائیکاٹ نے کہا کہ 'ابھی وقت ہے۔' انگلینڈ کے معروف بلے باز کے مطابق ایلسٹر کک ایک روزہ میچوں میں بیٹنگ کر سکتے ہیں، تاہم ان سے بہتر لوگ موجود ہیں۔ انھوں نے کہا کہ 'جدید دور کی کرکٹ بدل چکی ہے، موجودہ کرکٹ میں اب زیادہ رنز بنتے ہیں اور اس کے لیے ہمیں ایسا کھلاڑی چاہیے جو تیز رفتاری سے رنز بنا سکے اور اگر آپ اپنی بہترین ٹیم منتخب کرتے ہیں تو اس میں ایلسٹر کک کی جگہ نہیں بنتی۔' 73 سالہ جیفری بائیکاٹ نے کہا: 'موجود کرکٹ میں کچھ چیزیں بہت اہم ہوتی ہیں جن میں کپتان کا انتخاب، کون سا کھلاڑی کس نمبر پر بیٹنگ کر رہا ہے اور بولروں کا انتخاب، تاہم ہمارے پاس اب تک کوئی لیفٹ آرم سپنر بھی نہیں ہے۔' انگلینڈ کے معروف بلے باز کے مطابق 'ہمیں بہت سے مسائل کو حل کرنا ہے، اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ مسائل حل نہیں ہو سکتے، البتہ مجھے اس بات پر تشویش ہے کہ سیلکٹر ٹیم منتخب کرنے حوالے سے واضح نہیں ہیں۔' جیفری بائیکاٹ نے انگلینڈ کی جانب سے 18 سالہ ٹیسٹ کریئر میں 22 سنچریاں بنائی ہیں۔ ایلسٹر کک آئندہ برس فروری میں ہونے والے ایک روزہ عالمی کپ میں ٹیم کی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل انگلینڈ کے سابق سپنر گریم سوان اور سابق کپتان مائیکل وان بھی کہہ چکے ہیں کہ ایلسٹر کک کو ایک روزہ کرکٹ نہیں کھیلی چاہیے۔ انگلینڈ کے سابق کوچ ایشلی جائلز نے کہا کہ ایک روزہ میچوں کی قیادت کے لیے کپتان تبدیل کرنے کے لیے بہت دیر ہو چکی ہے۔ انگلینڈ کے کپتان ایلسٹر کک ایک روزہ میچوں میں 37.62 کی اوسط سے 3,085 رنز بنا چکے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

آسٹریلیا سعید اجمل کے بغیر پاکستان سے نمٹنے کے لیے تیار!

پاک-آسٹریلیا سیریز کے لیے تیاریاں حتمی مرحلے میں داخل ہوچکی ہیں۔ آسٹریلیا نے ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی تینوں طرز کے لیے اپنے اسکواڈز کا اعلان کردیا ہے جس میں اہم ترین شمولیت ٹیسٹ دستے میں اسٹیو او کیف کی ہے۔ بائیں ہاتھ سے دھیمی گیند بازی کرنے والے او کیف نے بین الاقوامی کرکٹ میں محض ایک سال آسٹریلیا کی نمائندگی کی ہے، وہ بھی صرف 7 ٹی ٹوئنٹی مقابلوں میں۔ آخری مرتبہ انہوں نے 2011ء میں جنوبی افریقہ کے خلاف کے ایک ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلا تھا اور اب دستے سے باہر ہیں۔ لیکن حالیہ دورہ سری لنکا میں پاکستان کے بلے بازوں کو رنگانا ہیراتھ کے مقابلے میں جدوجہد کرتا دیکھ کر آسٹریلیا نے اسٹیو او کیف کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو ویسے ہی گزشتہ سیزن میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے باؤلر رہے ہیں۔ ہیراتھ نے پاکستان کے خلاف محض دو ٹیسٹ مقابلوں کی سیریز میں 23 وکٹیں حاصل کرکے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ لیفٹ آرم اسپنر اسٹیو او کیف نے گذشتہ شیفلڈ شیلڈ سیزن میں 20.43 کی اوسط سے 41 وکٹیں لی تھیں، آسٹریلیا کے لیے زیادہ اہم خبر مائیکل کلارک کے حوالے سے ہوں گی، جنہیں ٹیسٹ ٹیم میں شامل تو رکھا گیا ہے لیکن ان کی شمولیت پر اب بھی سوالیہ نشان موجود ہے۔ کلارک حالیہ دورہ زمبابوے میں ران کے پٹھوں میں تکلیف کا شکار ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے انہیں فوری طور پر وطن واپس لوٹنا پڑا اور اگر وہ پاکستان کے خلاف سیریز سے قبل صحت یاب نہ ہوسکے تو انہیں اس اہم دورے سے خارج کردیا جائے گا۔ او کیف کے علاوہ ٹیسٹ دستے میں شامل کیے گئے کھلاڑیوں میں اہم نام مچل مارش، گلین میکس ویل اور فلپ ہیوز کے ہیں۔ ممکنہ طور پر اسپن باؤلنگ کے شعبے میں ناتھن لیون کا ساتھ نبھانے کے لیے او کیف اور میکس ویل میں سے کسی ایک کا انتخاب ہوگا۔ ایک روزہ مرحلے کے لیے اعلان کردہ دستے میں قابل ذکر شمولیت 22 سالہ سین ایبٹ کی ہے، جنہوں نے گزشتہ سیزن میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کی تھیں۔ ان کے علاوہ ذاتی مسائل کی وجہ سے دورہ زمبابوے سے دستبردار ہونے والے ڈیوڈ وارنر بھی ایک روزہ ٹیم اور ٹی ٹوئنٹی ٹیموں میں واپس آئے ہیں۔ آسٹریلیا نے جارج بیلی کے استعفے کے بعد ٹی ٹوئنٹی کی قیادت آرون فنچ کو سونپ دی ہے جو پاکستان کے خلاف واحد ٹی ٹوئنٹی کے ذریعے اپنے قائدانہ دور کا آغاز کریں گے۔ گو کہ سعید اجمل پر پابندی لگ جانے کے بعد پاکستان کی اسپن باؤلنگ صلاحیت تقریباً ختم ہوچکی ہے، اس کے باوجود آسٹریلیا پاکستان کے خلاف سیریز میں کوئی خطرہ مول نہیں لانا چاہتا۔ اس لیے برسبین میں ایک ایسی وکٹ تیار کی جہاں آسٹریلوی بلے باز اسپن باؤلنگ کے خلاف مشقیں کرکے آئیں گے۔ برسبین کے نیشنل کرکٹ سینٹر میں آسٹریلیا ایک ایسی مصنوعی پچ بنائی ہے، جو اسپنرز کے لیے مددگار ہے اور ایسی وکٹ سمجھی جارہی ہے جو برصغیر میں موجود وکٹوں سے ملتی جلتی ہے۔ ماضی میں آسٹریلیا کے بلے باز برصغیر میں سخت جدوجہد کرتے دکھائی دیے ہیں یہاں تک کہ گزشتہ سال دورہ بھارت میں آسٹریلیا کو چاروں ٹیسٹ مقابلوں میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اب اس مرتبہ پاکستان کے خلاف سیریز کے ذریعے وہ اس روایت کو بدلنا چاہتا ہے اور برسبین میں اس خاص وکٹ کی تیاری اعلان ہے کہ آسٹریلیا ہر قیمت پر پاکستان کے خلاف جیتنا چاہتا ہے۔ مصنوعی پچ کی بنیاد کنکریٹ ڈال کر بنائی گئی ہے جس پر مصنوعی گھاس، مٹی اور ٹرف شامل کی گئی ہے اور آسٹریلیا کے ہائی پرفارمنس مینیجر پیٹ ہاورڈ کہتے ہیں کہ یہ پچ آسٹریلیا میں موجود وکٹوں سے بہت مختلف ہے۔ گو کہ انہوں نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پچ کا رویہ بالکل برصغیر جیسی وکٹوں کا ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ ایک ذرا مختلف وکٹ پر کھیلنا بلے بازوں کو اچھی بنیاد فراہم کرسکتا ہے، یوں لگتا ہے کہ اب ہاکی کی طرح کرکٹ کے شائقین کو بھی اپنی ٹیم سے کوئی اچھی کارکردگی کی امید رکھنا چھوڑنا ہی ہوگا۔ دورہ سری لنکا نے خالی ہاتھ لوٹنے والے دستے کو پورے دورے میں صرف ایک میچ میں کامیابی ملی، جس کا ذمہ دار بھی ساتویں نمبر کا ایک بیٹسمین تھا! کوئی ایک بلے باز بھی سنچری نہ بنا سکا مگر پھر بھی دمبولا میں پوری ٹیم نے سنچری ضرور بنائی۔ ورلڈ کپ کا وقت جتنی جلدی سے قریب آرہا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ پاکستانی ٹیم ناکامیوں کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے۔ سعید اجمل کی عدم موجودگی نے پاکستان کی غیر معمولی بالنگ کا بھی بھانڈا پھوڑ دیا جبکہ بیٹنگ آرڈر کو الٹی گنتی کی مثال قرار دیا جاسکتا ہے جہاں سب سے عمدہ کارکردگی دکھانے والے دو بیٹسمینوں کو چھٹے اور ساتویں نمبر پر کھلایا گیا جبکہ بدترین کارکردگی کے حامل بیٹسمین ابتدائی نمبروں پر سری لنکن بالرز کے ہاتھوں رسوا ہوتے رہے۔ رواں سال مصباح کی خراب فارم پاکستانی ٹیم کی ناکامیوں کا سبب بن گئی جبکہ باصلاحیت نوجوان بیٹسمین شاید ابھی سن بلوغت تک پہنچنے کا انتظار کررہے ہیں جس کے بعد وہ یقیناً پاکستانی ٹیم کا بوجھ اٹھانے کے لیے تیار ہوجائیں گے۔ ٹیم وہی ہے جو ماضی میں فتوحات سمیٹتی رہی ہے، کو چز تجربے سے مالامال ہیں مگر اس کے باوجود ناکامیوں کا سبب کیا ہے؟ اور کیا ایسی کارکردگی کے ساتھ پاکستانی ٹیم سے ورلڈ کپ میں عمدہ کارکردگی کی توقع رکھی جاسکتی ہے جو ناکامیوں اور سیاست کے ملبے تلے دب چکی ہے! ہرارے میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے بلے بازوں کے "کرارے" اسٹروکس دیکھے تو حیرت ہوئی کہ دنیا کی سرفہرست ٹیمیں کس معیار کی کرکٹ کھیل رہی ہیں اور سبز وردیاں پہنے ہمارے کھلاڑی کہاں کھڑے ہیں؟

ٹیسٹ کرکٹ میں زوال کے شکار سعید اجمل ایک روزہ طرز میں پاکستان کا سب سے اچھے بالر ہیں لیکن سعید اجمل کے سر پر

معطلی کی تلوار لٹک رہی ہے مشکوک بالنگ ایکشن کو بنیاد بناتے ہوئے سعید اجمل پر پابندی عائد ہوگئی ہے عالمی کپ میں پاکستان کی بالنگ لائن جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، بھارت اور انگلینڈ کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کے سامنے کیا کارکردگی دکھائے گی، کہ جس سے سری لنکا کے نچلے آرڈر کے بیٹسمین بھی نہیں سنبھل رہے۔ درحقیقت پاکستان کرکٹ کے لیے موجودہ صورتحال بہت گمبھیر ہے اور اسے سدھارنے کے لیے بہت کم وقت باقی بچا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کو سوچنا ہوگا کہ اس وقت ہم دوسری ٹیموں کے مقابلے میں کہاں کھڑے ہیں۔ زمینی حقائق کو دیکھتے ہوئے فی الحال تو پاکستان کے عالمی کپ جیتنے کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا کیونکہ گرین شرٹس آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، بھارت، انگلینڈ اور سری لنکا سے بہت پیچھے ہیں۔ پی سی بی کو بہتر ٹیم بنانے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھانے ہوں گے ورنہ بورڈ کے اراکین اور عوام صرف منہ دیکھتے رہ جائیں گے!! (محارب نسیم)

Australia v Pakistan / Test matches

Result summary

Team	Span	Mat	Won	Lost	Draw	%W
Australia	1956-2010	57	28	12	17	49.12
Pakistan	1956-2010	57	12	28	17	21.05

Australia v Pakistan / Test matches

Series results

Series/Tournament	Season	Winner	Margin
Australia in Pakistan Test Match	1956/57	Pakistan	1-0 (1)
Australia in Pakistan Test Series	1959/60	Australia	2-0 (3)
Australia in Pakistan Test Match	1964/65	drawn	0-0 (1)
Pakistan in Australia Test Match	1964/65	drawn	0-0 (1)
Pakistan in Australia Test Series	1972/73	Australia	3-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1976/77	drawn	1-1 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1978/79	drawn	1-1 (2)
Australia in Pakistan Test Series	1979/80	Pakistan	1-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1981/82	Australia	2-1 (3)
Australia in Pakistan Test Series	1982/83	Pakistan	3-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1983/84	Australia	2-0 (5)
Australia in Pakistan Test Series	1988/89	Pakistan	1-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1989/90	Australia	1-0 (3)
Australia in Pakistan Test Series	1994/95	Pakistan	1-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1995/96	Australia	2-1 (3)
Australia in Pakistan Test Series	1998/99	Australia	1-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	1999/00	Australia	3-0 (3)
Australia v Pakistan Test Series (in Sri Lanka/United Arab Emirates)	2002/03	Australia	3-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	2004/05	Australia	3-0 (3)
Pakistan in Australia Test Series	2009/10	Australia	3-0 (3)
MCC Spirit of Cricket Test Series (Australia, Pakistan in England)	2010	drawn	1-1 (2)

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan Test matches

List of captains

Player	Span	Mat	Won	Lost	Draw	%W
IWG Johnson (Aus)	**1956-1956**	1	0	1	0	0.00
AH Kardar (Pak)	**1956-1956**	1	1	0	0	100.00
R Benaud (Aus)	**1959-1959**	3	2	0	1	66.66
Fazal Mahmood (Pak)	**1959-1959**	2	0	1	1	0.00
Imtiaz Ahmed (Pak)	**1959-1959**	1	0	1	0	0.00
Hanif Mohammad (Pak)	**1964-1964**	2	0	0	2	0.00
RB Simpson (Aus)	**1964-1964**	2	0	0	2	0.00
IM Chappell (Aus)	**1972-1973**	3	3	0	0	100.00
Intikhab Alam (Pak)	**1972-1973**	3	0	3	0	0.00
GS Chappell (Aus)	**1976-1981**	9	3	3	3	33.33
Mushtaq Mohammad (Pak)	**1976-1979**	5	2	2	1	40.00
GN Yallop (Aus)	**1979-1979**	1	0	1	0	0.00
KJ Hughes (Aus)	**1979-1984**	9	3	3	3	33.33
Javed Miandad (Pak)	**1980-1988**	9	3	2	4	33.33
Imran Khan (Pak)	**1982-1990**	8	3	2	3	37.50
Zaheer Abbas (Pak)	**1983-1983**	3	0	1	2	0.00
AR Border (Aus)	**1988-1990**	6	1	1	4	16.66
Saleem Malik (Pak)	**1994-1994**	3	1	0	2	33.33
MA Taylor (Aus)	**1994-1998**	9	3	2	4	33.33
Wasim Akram (Pak)	**1995-1999**	6	1	5	0	16.66
Aamer Sohail (Pak)	**1998-1998**	3	0	1	2	0.00
SR Waugh (Aus)	**1999-2002**	6	6	0	0	100.00
Waqar Younis (Pak)	**2002-2002**	3	0	3	0	0.00
Inzamam-ul-Haq (Pak)	**2004-2004**	1	0	1	0	0.00
RT Ponting (Aus)	**2004-2010**	8	7	1	0	87.50
Mohammad Yousuf (Pak)	**2004-2010**	5	0	5	0	0.00
Shahid Afridi (Pak)	**2010-2010**	1	0	1	0	0.00
Salman Butt (Pak)	**2010-2010**	1	1	0	0	100.00

Australia v Pakistan Test matches

Lowest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Pakistan	**53**	24.5	2.13	3	Sharjah	11 Oct 2002
Pakistan	**59**	31.5	1.85	1	Sharjah	11 Oct 2002
Pakistan	**62**	21.2	2.90	2	Perth	13 Nov 1981
Pakistan	**72**	31.3	2.28	4	Perth	16 Dec 2004
Australia	**80**	53.1	1.50	1	Karachi	11 Oct 1956
Australia	**88**	33.1	2.65	1	Leeds	21 Jul 2010
Pakistan	**97**	41.1	2.35	2	Brisbane	9 Nov 1995
Pakistan	**106**	46.0x8	1.72	4	Sydney	6 Jan 1973
Pakistan	**107**	65.5	1.62	2	Melbourne	12 Jan 1990
Australia	**116**	64.4	1.79	3	Karachi	15 Sep 1988
Australia	**125**	72.1	1.73	3	Melbourne	11 Dec 1981
Australia	**127**	44.2	2.86	1	Sydney	3 Jan 2010
Australia	**127**	39.5	3.18	3	Colombo (PSS)	3 Oct 2002
Pakistan	**129**	40.2	3.19	2	Perth	11 Nov 1983
Pakistan	**134**	100.3	1.33	3	Dhaka	13 Nov 1959
Pakistan	**139**	38.0	3.65	4	Sydney	3 Jan 2010
Australia	**140**	90.0	1.55	3	Karachi	27 Feb 1980
Pakistan	**145**	75.5	1.91	3	Rawalpindi	1 Oct 1998
Pakistan	**146**	66.0	2.21	1	Lahore	21 Nov 1959
Pakistan	**148**	40.5	3.62	2	Lord's	13 Jul 2010

Australia v Pakistan Test matches

Highest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Pakistan	**624**	191.2	3.26	2	Adelaide	9 Dec 1983
Australia	**617**	211.0	2.92	1	Faisalabad	6 Mar 1980
Australia	**599/4d**	174.0	3.44	1	Peshawar	15 Oct 1998
Australia	**585**	110.2x8	3.97	2	Adelaide	22 Dec 1972
Pakistan	**580/9d**	172.1	3.36	2	Peshawar	15 Oct 1998
Australia	**575**	139.1	4.13	2	Brisbane	5 Nov 1999
Pakistan	**574/8d**	124.6x8	3.45	2	Melbourne	29 Dec 1972
Australia	**568**	133.3	4.25	2	Sydney	2 Jan 2005
Australia	**555**	189.3	2.92	2	Melbourne	26 Dec 1983
Pakistan	**537**	152.1	3.52	3	Rawalpindi	5 Oct 1994
Australia	**521/9d**	144.5	3.59	1	Rawalpindi	5 Oct 1994
Australia	**519/8d**	142.5	3.63	1	Hobart	14 Jan 2010
Australia	**517/8d**	92.6x8	4.18	1	Melbourne	1 Jan 1977
Australia	**513**	173.5	2.95	2	Rawalpindi	1 Oct 1998
Australia	**512/9d**	152.0	3.36	2	Brisbane	27 Nov 1981
Australia	**509/7d**	155.0	3.28	2	Brisbane	25 Nov 1983
Pakistan	**501/6d**	144.0	3.47	1	Faisalabad	30 Sep 1982
Pakistan	**500/8d**	171.3	2.91	1	Melbourne	11 Dec 1981

Records Australia v Pakistan Test matches

Most runs

Player	Span	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	100	50	0	4s	6s
Javed Miandad (Pak)	1976-1990	25	40	2	**1797**	211	47.28	6	7	1	186	9
AR Border (Aus)	1979-1990	22	36	8	**1666**	153	59.50	6	8	0	165	8
GS Chappell (Aus)	1972-1984	17	27	2	**1581**	235	63.24	6	6	1	142	3
RT Ponting (Aus)	1998-2010	15	26	3	**1537**	209	66.82	5	6	5	182	5
Zaheer Abbas (Pak)	1972-1984	20	34	2	**1411**	126	44.09	2	12	3	158	7
MA Taylor (Aus)	1990-1998	12	20	3	**1347**	334*	79.23	4	8	2	138	2
JL Langer (Aus)	1994-2005	13	20	0	**1139**	191	56.95	4	6	1	115	6
Saleem Malik (Pak)	1983-1998	15	26	2	**1106**	237	46.08	2	5	4	141	1
Ijaz Ahmed (Pak)	1988-1999	14	25	2	**1085**	155	47.17	6	1	2	137	5
KJ Hughes (Aus)	1979-1984	16	25	0	**1016**	106	40.64	2	7	1	105	6
MJ Slater (Aus)	1994-1999	12	20	1	**946**	169	49.78	3	4	2	112	5
SR Waugh (Aus)	1988-2002	20	30	3	**934**	157	34.59	3	3	5	89	4
ME Waugh (Aus)	1994-2002	15	22	0	**933**	117	42.40	3	6	4	95	8
Majid Khan (Pak)	1964-1981	15	24	2	**915**	158	41.59	3	3	5	104	1
Mudassar Nazar (Pak)	1976-1988	19	30	2	**893**	95	31.89	0	5	2	75	0
Saeed Anwar (Pak)	1994-1999	8	15	0	**886**	145	59.06	3	5	1	115	6
GN Yallop (Aus)	1979-1984	10	15	0	**882**	268	58.80	3	1	0	89	0
Imran Khan (Pak)	1976-1990	18	28	5	**862**	136	37.47	1	5	2	73	8
Mohsin Khan (Pak)	1979-1984	11	19	1	**786**	152	43.66	3	2	0	86	2
Inzamam-ul-Haq (Pak)	1994-2004	13	25	2	**784**	118	34.08	1	6	3	100	0
Aamer Sohail (Pak)	1994-1998	9	17	0	**767**	133	45.11	2	4	0	108	3
Asif Iqbal (Pak)	1964-1979	10	19	2	**758**	152*	44.58	3	1	2	78+	4
RW Marsh (Aus)	1972-1984	20	33	3	**724**	118	24.13	1	2	3	77	8
Salman Butt (Pak)	2004-2010	8	16	0	**718**	108	44.87	2	4	1	105	0
Mohammad Yousuf (Pak)	1998-2010	11	21	0	**622**	111	29.61	1	3	1	85	6
AC Gilchrist (Aus)	1999-2005	9	12	3	**616**	149*	68.44	2	3	0	69	8
Saeed Ahmed (Pak)	1959-1973	7	14	0	**611**	166	43.64	1	3	0	26+	0
Wasim Akram (Pak)	1990-1999	13	24	2	**562**	123	25.54	1	2	1	76	5
GM Wood (Aus)	1979-1988	10	19	3	**550**	100	34.37	1	2	2	47	4

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan Test matches

Most wickets

Player	Span	Mat	Inns	Balls	Runs	Wkts	BBI	Ave	5	10
SK Warne (Aus)	1994-2005	15	27	4051	1816	**90**	7/23	20.17	6	2
GD McGrath (Aus)	1994-2005	17	33	3835	1736	**80**	8/24	21.70	3	0
DK Lillee (Aus)	1972-1984	17	30	4433	2161	**71**	6/82	30.43	5	1
Imran Khan (Pak)	1976-1990	18	29	3994	1598	**64**	6/63	24.96	3	1
Iqbal Qasim (Pak)	1976-1988	13	24	3957	1490	**57**	7/49	26.14	2	1
Sarfraz Nawaz (Pak)	1972-1984	15	27	4520	1828	**52**	9/86	35.15	1	1
Wasim Akram (Pak)	1990-1999	13	21	2990	1288	**50**	6/62	25.76	4	1
Abdul Qadir (Pak)	1982-1988	11	18	3402	1614	**45**	7/142	35.86	3	1
Mushtaq Ahmed (Pak)	1990-1999	9	16	2739	1481	**35**	5/95	42.31	2	0
Danish Kaneria (Pak)	2002-2010	9	16	2250	1424	**34**	7/188	41.88	3	0
GF Lawson (Aus)	1982-1984	8	13	1815	882	**33**	5/49	26.72	2	0
Shoaib Akhtar (Pak)	1998-2005	10	17	1751	1105	**31**	5/21	35.64	3	0
Saqlain Mushtaq (Pak)	1995-2002	8	11	2108	1014	**30**	6/46	33.80	1	0
Waqar Younis (Pak)	1990-2002	12	20	1883	1014	**30**	4/55	33.80	0	0
DW Fleming (Aus)	1994-1999	6	11	1535	742	**29**	5/59	25.58	1	0
Tauseef Ahmed (Pak)	1980-1990	9	16	2364	881	**28**	4/64	31.46	0	0
CG Rackemann (Aus)	1983-1990	5	9	1151	434	**26**	6/86	16.69	2	1

Australia v Pakistan Test matches

Best bowling figures in an innings

Player	Overs	Runs	Wkts	Ground	Match Date
Sarfraz Nawaz	35.4x8	86	**9**	Melbourne	10 Mar 1979
GD McGrath	16.0	24	**8**	Perth	16 Dec 2004
AA Mallett	23.6x8	59	**8**	Adelaide	22 Dec 1972
SK Warne	16.1	23	**7**	Brisbane	9 Nov 1995
Iqbal Qasim	42.0	49	**7**	Karachi	27 Feb 1980
LF Kline	44.0	75	**7**	Lahore	21 Nov 1959
Fazal Mahmood	48.0	80	**7**	Karachi	11 Oct 1956
RJ Bright	46.5	87	**7**	Karachi	27 Feb 1980
SK Warne	24.3	94	**7**	Colombo (PSS)	3 Oct 2002
Abdul Qadir	50.5	142	**7**	Faisalabad	30 Sep 1982
B Yardley	66.0	187	**7**	Melbourne	11 Dec 1981
Danish Kaneria	49.3	188	**7**	Sydney	2 Jan 2005

Australia v Pakistan Test matches

High scores

Player	Runs	Mins	Balls	4s	6s	Team	Ground	Match Date
MA Taylor	**334***	720	564	32	1	Australia	Peshawar	15 Oct 1998
GN Yallop	**268**	716	517	29	0	Australia	Melbourne	26 Dec 1983
Saleem Malik	**237**	443	328	34	0	Pakistan	Rawalpindi	5 Oct 1994
GS Chappell	**235**	441	363	21	0	Australia	Faisalabad	6 Mar 1980
Javed Miandad	**211**	636	441	29	1	Pakistan	Karachi	15 Sep 1988
Taslim Arif	**210***	435	379	20	0	Pakistan	Faisalabad	6 Mar 1980
RT Ponting	**209**	523	354	25	0	Australia	Hobart	14 Jan 2010
RT Ponting	**207**	491	332	30	0	Australia	Sydney	2 Jan 2005
GS Chappell	**201**	417	296	6	0	Australia	Brisbane	27 Nov 1981

Australia v Pakistan Test matches

Most wickets in a series

Player	Mat	Balls	Runs	Wkts	BBI	BBM	Ave	5	10
SK Warne (Aus)	3	744	342	**27**	7/94	11/188	12.66	2	1
Australia v Pakistan Test Series (in Sri Lanka/United Arab Emirates), 2002/03									
GF Lawson (Aus)	5	1131	580	**24**	5/49	9/107	24.16	2	0
Pakistan in Australia Test Series, 1983/84									
Abdul Qadir (Pak)	3	1275	562	**22**	7/142	11/218	25.54	2	1
Australia in Pakistan Test Series, 1982/83									
DK Lillee (Aus)	3	1042	540	**21**	6/82	10/135	25.71	2	1
Pakistan in Australia Test Series, 1976/77									
DK Lillee (Aus)	5	1383	633	**20**	6/171	8/153	31.65	1	0
Pakistan in Australia Test Series, 1983/84									
SK Warne (Aus)	3	690	198	**19**	7/23	11/77	10.42	1	1
Pakistan in Australia Test Series, 1995/96									
Azeem Hafeez (Pak)	5	1173	733	**19**	5/100	7/217	38.57	2	0
Pakistan in Australia Test Series, 1983/84									
GD McGrath (Aus)	3	642	260	**18**	8/24	9/68	14.44	1	0
Pakistan in Australia Test Series, 2004/05									
R Benaud (Aus)	3	1344	380	**18**	5/93	8/111	21.11	1	0
Australia in Pakistan Test Series, 1959/60									
Mushtaq Ahmed (Pak)	2	806	384	**18**	5/95	9/186	21.33	2	0
Pakistan in Australia Test Series, 1995/96									
B Yardley (Aus)	3	785	399	**18**	7/187	7/187	22.16	2	0
Pakistan in Australia Test Series, 1981/82									
DW Fleming (Aus)	3	826	401	**18**	5/59	9/124	22.27	1	0
Pakistan in Australia Test Series, 1999/00									
NM Hauritz (Aus)	3	736	415	**18**	5/53	6/126	23.05	2	0
Pakistan in Australia Test Series, 2009/10									
SK Warne (Aus)	3	1090	504	**18**	6/136	9/240	28.00	2	0
Australia in Pakistan Test Series, 1994/95									
Imran Khan (Pak)	3	964	519	**18**	6/63	12/165	28.83	3	1
Pakistan in Australia Test Series, 1976/77									
Wasim Akram (Pak)	3	814	318	**17**	6/62	11/160	18.70	3	1

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan Test matches

Best bowling figures in a match

Player	Overs	Mdns	Runs	Wkts	Ground	Match Date
Fazal Mahmood	75.0	28	114	**13**	Karachi	11 Oct 1956
Imran Khan	45.7x8	9	165	**12**	Sydney	14 Jan 1977
SK Warne	44.0	19	77	**11**	Brisbane	9 Nov 1995
Iqbal Qasim	72.0	34	118	**11**	Karachi	27 Feb 1980
CG Rackemann	34.0	6	118	**11**	Perth	11 Nov 1983
Sarfraz Nawaz	57.2x8	13	125	**11**	Melbourne	10 Mar 1979
Wasim Akram	71.4	21	160	**11**	Melbourne	12 Jan 1990
SK Warne	55.0	10	188	**11**	Colombo (PSS)	3 Oct 2002
Abdul Qadir	92.5	26	218	**11**	Faisalabad	30 Sep 1982
RJ Bright	57.5	22	111	**10**	Karachi	27 Feb 1980
DK Lillee	37.0x8	5	135	**10**	Melbourne	1 Jan 1977

Australia v Pakistan Test matches

Highest partnerships by wicket

Wkt	Runs	Partners	Team	Ground	Match Date
1st	269	MJ Slater, GS Blewett	Australia	Brisbane	5 Nov 1999
2nd	279	MA Taylor, JL Langer	Australia	Peshawar	15 Oct 1998
3rd	223*	Taslim Arif, Javed Miandad	Pakistan	Faisalabad	6 Mar 1980
4th	352	RT Ponting, MJ Clarke	Australia	Hobart	14 Jan 2010
5th	327	JL Langer, RT Ponting	Australia	Perth	26 Nov 1999
6th	238	JL Langer, AC Gilchrist	Australia	Hobart	18 Nov 1999
7th	185	GN Yallop, GRJ Matthews	Australia	Melbourne	26 Dec 1983
8th	117	GJ Cosier, KJ O'Keeffe	Australia	Melbourne	1 Jan 1977
9th	123	MEK Hussey, PM Siddle	Australia	Sydney	3 Jan 2010
10th	87	Asif Iqbal, Iqbal Qasim	Pakistan	Adelaide	24 Dec 1976

Australia v Pakistan Test matches

Most dismissals in an innings

Player	Dis	Ct	St	Inns	Team	Ground	Match Date
ATW Grout	5	5	0	1	Australia	Lahore	21 Nov 1959
Imtiaz Ahmed	5	4	1	2	Pakistan	Lahore	21 Nov 1959
KJ Wright	5	5	0	1	Australia	Melbourne	10 Mar 1979
RW Marsh	5	5	0	2	Australia	Perth	13 Nov 1981
RW Marsh	5	5	0	3	Australia	Perth	11 Nov 1983
RW Marsh	5	5	0	3	Australia	Sydney	2 Jan 1984
IA Healy	5	5	0	1	Australia	Adelaide	19 Jan 1990
IA Healy	5	5	0	3	Australia	Rawalpindi	5 Oct 1994
PA Emery	5	4	1	3	Australia	Lahore	1 Nov 1994
Rashid Latif	5	4	1	2	Pakistan	Sydney	30 Nov 1995
BJ Haddin	5	5	0	2	Australia	Sydney	3 Jan 2010
BN Jarman	4	3	1	3	Australia	Melbourne	4 Dec 1964
RW Marsh	4	4	0	1	Australia	Adelaide	22 Dec 1972
Wasim Bari	4	3	1	3	Pakistan	Melbourne	29 Dec 1972
RW Marsh	4	4	0	2	Australia	Sydney	6 Jan 1973
Wasim Bari	4	4	0	3	Pakistan	Sydney	14 Jan 1977
KJ Wright	4	4	0	1	Australia	Perth	24 Mar 1979
RW Marsh	4	3	1	2	Australia	Lahore	18 Mar 1980
Wasim Bari	4	4	0	1	Pakistan	Perth	13 Nov 1981
Wasim Bari	4	3	1	1	Pakistan	Karachi	22 Sep 1982
Wasim Bari	4	4	0	1	Pakistan	Adelaide	9 Dec 1983
IA Healy	4	4	0	2	Australia	Melbourne	12 Jan 1990
Moin Khan	4	4	0	2	Pakistan	Lahore	1 Nov 1994
IA Healy	4	4	0	2	Australia	Peshawar	15 Oct 1998
AC Gilchrist	4	2	2	1	Australia	Melbourne	26 Dec 2004
Kamran Akmal	4	3	1	3	Pakistan	Melbourne	26 Dec 2009
BJ Haddin	4	4	0	4	Australia	Sydney	3 Jan 2010
TD Paine	4	4	0	2	Australia	Lord's	13 Jul 2010

Australia v Pakistan Test matches

Most dismissals

Player	Span	Mat	Dis	Ct	St	Max Dis Inns
RW Marsh (Aus)	1972-1984	20	**68**	66	2	5 (5ct 0st)
Wasim Bari (Pak)	1972-1984	19	**66**	56	10	4 (4ct 0st)
IA Healy (Aus)	1988-1998	14	**45**	42	3	5 (5ct 0st)
AC Gilchrist (Aus)	1999-2005	9	**38**	34	4	4 (2ct 2st)
Moin Khan (Pak)	1994-1999	9	**22**	17	5	4 (4ct 0st)
Kamran Akmal (Pak)	2004-2010	7	**21**	16	5	4 (3ct 1st)

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan Test matches

Most dismissals in a series

Player	Mat	Inns	Dis	Ct	St	Max Dis Inns
RW Marsh (Aus)	5	9	**21**	21	0	5 (5ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1983/84						
BJ Haddin (Aus)	3	6	**18**	17	1	5 (5ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 2009/10						
RW Marsh (Aus)	3	6	**16**	16	0	4 (4ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1972/73						
Wasim Bari (Pak)	5	7	**15**	15	0	4 (4ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1983/84						
KJ Wright (Aus)	2	4	**14**	14	0	5 (5ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1978/79						
AC Gilchrist (Aus)	3	6	**14**	12	2	4 (2ct 2st)
Pakistan in Australia Test Series, 2004/05						
Wasim Bari (Pak)	3	6	**14**	10	4	4 (4ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1976/77						
AC Gilchrist (Aus)	3	6	**13**	12	1	3 (3ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1999/00						
TD Paine (Aus)	2	4	**12**	11	1	4 (4ct 0st)
MCC Spirit of Cricket Test Series (Australia, Pakistan in England), 2010						
IA Healy (Aus)	3	5	**12**	12	0	5 (5ct 0st)
Pakistan in Australia Test Series, 1989/90						
ATW Grout (Aus)	3	6	**12**	8	4	5 (5ct 0st)
Australia in Pakistan Test Series, 1959/60						

Australia v Pakistan Twenty20 Internationals

Result summary

Team	Span	Mat	Won	Lost	Tied	Tie+W	Tie+L	%
Australia	2007-2014	12	4	7	0	0	1	37.50
Pakistan	2007-2014	12	7	4	0	1	0	62.50

Australia v Pakistan Twenty20 Internationals

Match results

Team 1	Team 2	Winner	Margin	Ground	Match Date
Australia	Pakistan	Pakistan	6 wickets	Johannesburg	Sep 18, 2007
Australia	Pakistan	Pakistan	7 wickets	Dubai (DSC)	May 7, 2009
Australia	Pakistan	Australia	2 runs	Melbourne	Feb 5, 2010
Australia	Pakistan	Australia	34 runs	Gros Islet	May 2, 2010
Australia	Pakistan	Australia	3 wickets	Gros Islet	May 14, 2010
Australia	Pakistan	Pakistan	23 runs	Birmingham	Jul 5, 2010
Australia	Pakistan	Pakistan	11 runs	Birmingham	Jul 6, 2010
Australia	Pakistan	Pakistan	7 wickets	Dubai (DSC)	Sep 5, 2012
Australia	Pakistan	tied		Dubai (DSC)	Sep 7, 2012
Australia	Pakistan	Australia	94 runs	Dubai (DSC)	Sep 10, 2012
Australia	Pakistan	Pakistan	32 runs	Colombo (RPS)	Oct 2, 2012
Australia	Pakistan	Pakistan	16 runs	Dhaka	Mar 23, 2014

Twenty20 Internationals

List of captains

Player	Mat	Won	Lost	Tied	NR	%
RT Ponting (Aus)	1	0	1	0	0	0.00
Shoaib Malik (Pak)	2	1	1	0	0	50.00
BJ Haddin (Aus)	1	0	1	0	0	0.00
Misbah-ul-Haq (Pak)	1	1	0	0	0	100.00
MJ Clarke (Aus)	5	3	2	0	0	60.00
Shahid Afridi (Pak)	4	2	2	0	0	50.00
GJ Bailey (Aus)	5	1	3	1	0	30.00
Mohammad Hafeez (Pak)	5	3	1	1	0	70.00

www.pdfbooksfree.pk

Twenty20 Internationals

Highest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Australia	197/7	19.5	9.93	2	Gros Islet	14 May 2010
Australia	191	20.0	9.55	1	Gros Islet	2 May 2010
Pakistan	191/6	20.0	9.55	1	Gros Islet	14 May 2010
Pakistan	191/5	20.0	9.55	1	Dhaka	23 Mar 2014
Australia	175	20.0	8.75	2	Dhaka	23 Mar 2014
Australia	168/7	20.0	8.40	1	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
Pakistan	167/8	20.0	8.35	1	Birmingham	5 Jul 2010
Pakistan	165/4	19.1	8.60	2	Johannesburg	18 Sep 2007
Australia	164/7	20.0	8.20	1	Johannesburg	18 Sep 2007
Pakistan	162/9	20.0	8.10	1	Birmingham	6 Jul 2010
Pakistan	157	20.0	7.85	2	Gros Islet	2 May 2010
Australia	151	19.4	7.67	2	Birmingham	6 Jul 2010
Pakistan	151/4	20.0	7.55	1	Dubai (DSC)	7 Sep 2012
Australia	151/8	20.0	7.55	2	Dubai (DSC)	7 Sep 2012

Twenty20 Internationals

Lowest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Pakistan	74	19.1	3.86	2	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
Australia	89	19.3	4.56	1	Dubai (DSC)	5 Sep 2012
Australia	108	19.5	5.44	1	Dubai (DSC)	7 May 2009
Australia	117/7	20.0	5.85	2	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
Pakistan	125/9	20.0	6.25	2	Melbourne	5 Feb 2010
Australia	127	18.4	6.80	1	Melbourne	5 Feb 2010
Australia	144	18.4	7.71	2	Birmingham	5 Jul 2010
Pakistan	149/6	20.0	7.45	1	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
Pakistan	151/4	20.0	7.55	1	Dubai (DSC)	7 Sep 2012
Australia	151/8	20.0	7.55	2	Dubai (DSC)	7 Sep 2012
Australia	151	19.4	7.67	2	Birmingham	6 Jul 2010

Twenty20 Internationals

Most runs

Player	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	50
Kamran Akmal (Pak)	12	11	3	366	64	45.75	265	3
Umar Akmal (Pak)	10	9	2	302	94	43.14	206	3
MEK Hussey (Aus)	9	9	2	247	60*	35.28	177	2
SR Watson (Aus)	10	10	0	238	81	23.80	171	1
DA Warner (Aus)	10	10	0	216	59	21.60	161	1
DJ Hussey (Aus)	8	8	1	181	53	25.85	141	1
Misbah-ul-Haq (Pak)	4	4	1	131	66*	43.66	105	1
Nasir Jamshed (Pak)	4	4	0	127	55	31.75	115	1
Salman Butt (Pak)	6	6	0	118	32	19.66	106	0
Mohammad Hafeez (Pak)	8	7	0	115	45	16.42	102	0
CL White (Aus)	9	9	0	112	43	12.44	109	0
GJ Maxwell (Aus)	4	4	0	109	74	27.25	65	1
Shoaib Malik (Pak)	10	9	5	107	52*	26.75	107	1

Twenty20 Internationals

Most wickets

Player	Mat	Overs	Mdns	Runs	Wkts	BBI	Ave	Econ	4
Saeed Ajmal (Pak)	11	42.2	0	271	19	3/17	14.26	6.40	0
Umar Gul (Pak)	10	36.2	0	225	16	4/8	14.06	6.19	1
Mohammad Amir (Pak)	4	16.0	1	112	12	3/23	9.33	7.00	0
DP Nannes (Aus)	5	20.0	2	171	10	3/30	17.10	8.55	0
Shahid Afridi (Pak)	8	32.0	2	235	10	3/14	23.50	7.34	0
MA Starc (Aus)	4	15.1	0	83	8	3/11	10.37	5.47	0
SW Tait (Aus)	5	20.0	0	120	8	3/13	15.00	6.00	0
Sohail Tanvir (Pak)	4	13.3	0	106	7	3/13	15.14	7.85	0
SR Watson (Aus)	10	26.5	1	186	7	2/24	26.57	6.93	0
PJ Cummins (Aus)	4	15.0	0	108	6	3/15	18.00	7.20	0
Mohammad Hafeez (Pak)	8	26.0	0	207	6	2/22	34.50	7.96	0
Raza Hasan (Pak)	4	15.0	0	94	5	2/14	18.80	6.26	0
SPD Smith (Aus)	4	12.0	0	115	5	2/34	23.00	9.58	0
MG Johnson (Aus)	6	24.0	1	182	5	2/21	36.40	7.58	0

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Twenty20 Internationals

High scores

Player	Runs	Balls	4s	6s	Ground	Match Date
Umar Akmal	94	54	9	4	Dhaka	23 Mar 2014
SR Watson	81	49	7	4	Gros Islet	2 May 2010
GJ Maxwell	74	33	7	6	Dhaka	23 Mar 2014
Misbah-ul-Haq	66*	42	7	1	Johannesburg	18 Sep 2007
AJ Finch	65	54	7	2	Dhaka	23 Mar 2014
Kamran Akmal	64	33	7	2	Melbourne	5 Feb 2010
Umar Akmal	64	31	7	3	Birmingham	5 Jul 2010
MEK Hussey	60*	24	3	6	Gros Islet	14 May 2010
Kamran Akmal	59*	42	5	3	Dubai (DSC)	7 May 2009
DA Warner	59	34	1	6	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
Umar Akmal	56*	35	2	4	Gros Islet	14 May 2010
Nasir Jamshed	55	46	4	2	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
MEK Hussey	54*	47	4	1	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
DJ Hussey	53	29	2	5	Gros Islet	2 May 2010
Shoaib Malik	52*	38	4	2	Johannesburg	18 Sep 2007
Kamran Akmal	50	34	6	2	Gros Islet	14 May 2010

Twenty20 Internationals

Most sixes

Player	Mat	Runs	HS	Ave	BF	4s	6s
Umar Akmal (Pak)	10	302	94	43.14	206	24	12
SR Watson (Aus)	10	238	81	23.80	171	21	12
Kamran Akmal (Pak)	12	366	64	45.75	265	38	11
MEK Hussey (Aus)	9	247	60*	35.28	177	20	10
DA Warner (Aus)	10	216	59	21.60	161	19	10
DJ Hussey (Aus)	8	181	53	25.85	141	10	9
GJ Maxwell (Aus)	4	109	74	27.25	65	10	7
CL White (Aus)	9	112	43	12.44	109	2	7

Twenty20 Internationals

Best bowling figures in an innings

Player	Overs	Mdns	Runs	Wkts	Econ	Ground	Match Date
Umar Gul	4.0	0	8	4	2.00	Dubai (DSC)	7 May 2009
MA Starc	3.1	0	11	3	3.47	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
SW Tait	4.0	0	13	3	3.25	Melbourne	5 Feb 2010
Sohail Tanvir	2.3	0	13	3	5.20	Dubai (DSC)	5 Sep 2012
Shahid Afridi	4.0	1	14	3	3.50	Dubai (DSC)	7 May 2009
PJ Cummins	4.0	0	15	3	3.75	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
Saeed Ajmal	4.0	0	17	3	4.25	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
Umar Gul	3.4	0	20	3	5.45	Melbourne	5 Feb 2010
SW Tait	4.0	0	20	3	5.00	Gros Islet	2 May 2010
MA Starc	4.0	0	20	3	5.00	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
Mohammad Amir	4.0	1	23	3	5.75	Gros Islet	2 May 2010
Saeed Ajmal	3.4	0	26	3	7.09	Birmingham	5 Jul 2010
SR Clark	4.0	0	27	3	6.75	Johannesburg	18 Sep 2007
Mohammad Amir	4.0	0	27	3	6.75	Birmingham	5 Jul 2010
Mohammad Amir	4.0	0	27	3	6.75	Birmingham	6 Jul 2010
SNJ O'Keefe	4.0	0	29	3	7.25	Birmingham	6 Jul 2010
DP Nannes	4.0	0	30	3	7.50	Birmingham	6 Jul 2010
Sohail Tanvir	4.0	0	31	3	7.75	Johannesburg	18 Sep 2007
Saeed Ajmal	4.0	0	34	3	8.50	Gros Islet	2 May 2010
Mohammad Amir	4.0	0	35	3	8.75	Gros Islet	14 May 2010
DP Nannes	4.0	0	41	3	10.25	Gros Islet	2 May 2010
Abdul Razzaq	1.0	0	9	2	9.00	Dubai (DSC)	7 Sep 2012
Umar Gul	3.0	0	13	2	4.33	Birmingham	5 Jul 2010
Saeed Ajmal	4.0	0	13	2	3.25	Dubai (DSC)	5 Sep 2012
Shoaib Malik	3.0	0	14	2	4.66	Dubai (DSC)	7 May 2009
Raza Hasan	4.0	0	14	2	3.50	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
Raza Hasan	4.0	0	15	2	3.75	Dubai (DSC)	5 Sep 2012
Saeed Ajmal	4.0	0	19	2	4.75	Dubai (DSC)	10 Sep 2012

Australia v Pakistan Twenty20 Internationals

Highest partnerships by wicket

Wkt	Runs	Partners	Team	Ground	Match Date
1st	111	DA Warner, SR Watson	Australia	Dubai (DSC)	10 Sep 2012
2nd	76	Mohammad Hafeez, Nasir Jamshed	Pakistan	Dubai (DSC)	7 Sep 2012
3rd	118	AJ Finch, GJ Maxwell	Australia	Dhaka	23 Mar 2014
4th	50	JR Hopes, DJ Hussey	Australia	Birmingham	6 Jul 2010
5th	119*	Shoaib Malik, Misbah-ul-Haq	Pakistan	Johannesburg	18 Sep 2007
6th	45	MEK Hussey, MS Wade	Australia	Colombo (RPS)	2 Oct 2012
7th	21	DJ Hussey, SPD Smith	Australia	Melbourne	5 Feb 2010
8th	53*	MEK Hussey, MG Johnson	Australia	Gros Islet	14 May 2010
9th	13	DJ Hussey, DP Nannes	Australia	Melbourne	5 Feb 2010
10th	12	DP Nannes, SW Tait	Australia	Birmingham	6 Jul 2010

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan / One-Day

Result summary

Team	Span	Mat	Won	Lost	Tied	NR	%
Australia	1975-2012	89	54	31	1	3	63.37
Pakistan	1975-2012	89	31	54	1	3	36.62

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

List of captains

Player	Span	Mat	Won	Lost	Tied	NR	%
Asif Iqbal (Pak)	1975-1979	2	1	1	0	0	50.00
IM Chappell (Aus)	1975-1975	1	1	0	0	0	100.00
KJ Hughes (Aus)	1979-1984	9	4	3	0	2	57.14
GS Chappell (Aus)	1981-1982	5	2	3	0	0	40.00
Javed Miandad (Pak)	1981-1993	14	7	6	1	0	53.57
Zaheer Abbas (Pak)	1982-1982	1	1	0	0	0	100.00
Imran Khan (Pak)	1982-1992	21	8	11	0	2	42.10
AR Border (Aus)	1985-1993	20	10	10	0	0	50.00
RJ Bright (Aus)	1986-1986	1	0	1	0	0	0.00
MA Taylor (Aus)	1992-1997	10	5	4	1	0	55.00
Saleem Malik (Pak)	1994-1994	4	1	3	0	0	25.00
Wasim Akram (Pak)	1996-2000	12	5	7	0	0	41.66
Aamer Sohail (Pak)	1998-1998	3	0	3	0	0	0.00
SR Waugh (Aus)	1998-2001	14	11	3	0	0	78.57
Waqar Younis (Pak)	2001-2003	10	3	6	0	1	33.33
RT Ponting (Aus)	2002-2011	21	16	4	0	1	80.00
Inzamam-ul-Haq (Pak)	2004-2005	7	1	6	0	0	14.28
MJ Clarke (Aus)	2009-2012	8	5	3	0	0	62.50
Younis Khan (Pak)	2009-2009	6	2	4	0	0	33.33
Mohammad Yousuf (Pak)	2010-2010	4	0	4	0	0	0.00
Shahid Afridi (Pak)	2010-2011	2	1	1	0	0	50.00
Misbah-ul-Haq (Pak)	2012-2012	3	1	2	0	0	33.33

One-Day Internationals

Australia v Pakistan

Highest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Australia	337/7	50.0	6.74	1	Sydney	4 Feb 2000
Australia	332/5	50.0	6.64	1	Nairobi (Gym)	30 Aug 2002
Australia	324/8	50.0	6.48	1	Karachi	6 Nov 1998
Australia	316/4	48.5	6.47	2	Lahore	10 Nov 1998
Pakistan	315/8	50.0	6.30	1	Lahore	10 Nov 1998
Australia	310/8	50.0	6.20	1	Johannesburg	11 Feb 2003
Australia	300/5	50.0	6.00	1	Brisbane	11 Feb 1990
Pakistan	290/9	50.0	5.80	1	Nottingham	19 Jun 2001
Australia	286	49.4	5.75	1	Sydney	19 Jan 2000
Australia	286/6	50.0	5.72	1	Adelaide	26 Jan 2010
Pakistan	286/7	60.0	4.76	1	Nottingham	13 Jun 1979
Australia	278/7	60.0	4.63	1	Leeds	7 Jun 1975
Australia	277/8	50.0	5.54	1	Perth	29 Jan 2010
Australia	275/5	48.3	5.67	2	Brisbane	22 Jan 2010
Pakistan	275/8	50.0	5.50	1	Leeds	23 May 1999

Australia v Pakistan / One-Day

Lowest totals

Team	Score	Overs	RR	Inns	Ground	Match Date
Pakistan	108	36.0	3.00	2	Nairobi (Gym)	30 Aug 2002
Pakistan	117	32.3	3.60	1	Nairobi (Gym)	4 Sep 2002
Australia	120	41.3	2.89	2	Hobart	7 Jan 1997
Pakistan	127	37.3	3.38	2	Sydney	24 Jan 2010
Pakistan	132	39.0	3.38	1	Lord's	20 Jun 1999
Australia	139	43.2	3.20	2	Mumbai (BS)	23 Oct 1989
Australia	139	39.0	3.56	2	Brisbane	9 Jan 2000
Pakistan	140	45.2	3.08	2	Adelaide	30 Jan 1984
Pakistan	142	37.5	3.75	2	Perth	29 Jan 2010
Pakistan	149	45.2	3.28	1	Hobart	7 Jan 1997
Pakistan	151/9	50.0	3.02	2	Colombo (SSC)	7 Sep 1994

Digest.pk
www.pdfbooksfree.pk

کپتان بنا تو کئی لوگوں کا بوریا بستر گول ہو سکتا ہے، یونس خان

پاکستان کرکٹ ٹیم سابق کپتان یونس خان نے کہا ہے کہ تمام کھلاڑیوں کو پلان دینے کی ضرورت ہے اور ہر کھلاڑی کو اس کی صلاحیت کے مطابق استعمال کرنا ہوگا، میں عمر اکمل کی طرح نہیں کھیل سکتا اور نہ ہی عمر اکمل یا احمد شہزاد میرے یا مصباح کی طرح کھیل سکتے ہیں، ورلڈ کپ میں ہر پاکستانی کرکٹر کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ نجی ٹی وی کو انٹرویو میں یونس خان نے مزید کہا کہ اگر میں کپتان بنا تو بہت سارے لوگوں کا بوریا بستر گول ہو سکتا ہے، مشکل مرحلے پر ہم سب کو سعید اجمل کو سپورٹ کرنا چاہئے، میری فٹنس برقرار رہی تو ورلڈ کپ 2015 میں ضرور پاکستان کی نمائندگی کروں گا، میگا ایونٹ میں سعید اجمل کی عدم موجودگی مشکلات پیدا کرے گی، فاسٹ بولر محمد سمیع اور محمد طلحہ اگر عمدہ کارکردگی دے رہے ہیں تو انہیں ورلڈ کپ کیلئے شامل کیا جا سکتا ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

ڈبل سنچری بنا کر بار یتھ ویٹ تیسرے نوعمر ویسٹ انڈین بن گئے!

کریگ بار یتھ ویٹ ڈبل سنچری داغنے والے تیسرے نوعمر ویسٹ انڈین کرکٹر بن گئے، ان سے قبل گیری سوبرز اور جارج ہیڈلی بھی کم عمری میں یہ سنگ میل عبور کر چکے ہیں۔ انھوں نے اپنی اس کاوش کا کریڈٹ تجربہ کار شیونرائن چندر پال کو دیتے ہوئے کہا کہ میں یہاں ڈبل سنچری داغنے پر بہت خوش ہوں، اس کیلئے کئی ماہ سے محنت کر رہا تھا، مجھے خوشی ہے کہ اس اننگز کے بعد میرا نام بھی ماضی کے عظیم پلیئرز کے ساتھ لیا جا رہا ہے، ویسٹ انڈین اوپنر نے یہ کارنامہ بنگلہ دیش کیخلاف ہوم سیریز کے پہلے ٹیسٹ کے دوسرے دن انجام دیا، 21 سالہ بار یتھ ویٹ نے 190 کے ہندسے میں انفرادی اسکور آ جانے کے بعد 38 نروس گیندوں کا سامنا قدرے پراعتماد انداز میں کرتے ہوئے ڈبل سنچری کے منفرد اعزاز کو حاصل کیا۔ انھوں نے بنگلہ اسپنر محمود اللہ کی گیند پر سوئپ شاٹ کھیلتے ہوئے اپنی اننگز کے 200 رنز مکمل کیے، بار یتھ ویٹ نے کہا کہ میرے لیے سب سے پہلی چیز اپنی ڈبل سنچری کو مکمل کرنا تھا، وکٹ پر گیند اوپر اٹھ رہی تھی اور اس پر رنز اسکور کرنا آسان نہیں تھا لیکن ایسے میں وکٹ کے دوسرے اینڈ پر میرے ہمراہ موجود شیونرائن چندر پال نے مجھے پرسکون رہنے کی ہدایت کی۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ میں اس مرحلے پر کچھ نیا کرنے کی کوشش نہیں کروں، انھوں نے مجھے باور کرایا کہ تم نے سخت محنت کر کے اپنے انفرادی اسکور کو 190 کے ہندسے تک پہنچایا ہے لہذا ذمے داری کا مظاہرہ کرو، انھوں نے مجھے کہا کہ پریشان ہوئے بغیر فائٹ کرتے رہو، بار یتھ ویٹ نے مزید کہا کہ تجربہ کار چندر پال کی ان باتوں سے وکٹ پر رہتے ہوئے مجھے بڑا حوصلہ ملا۔

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most runs

Player	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	0
RT Ponting (Aus)	35	35	5	**1107**	124*	36.90	1455	76.08	1	8	4
Javed Miandad (Pak)	35	33	3	**1019**	74*	33.96	1586	64.24	0	7	0
Mohammad Yousuf (Pak)	29	29	2	**1016**	100	37.62	1421	71.49	1	7	2
SR Waugh (Aus)	43	40	8	**1003**	82	31.34	1375	72.94	0	8	4
Inzamam-ul-Haq (Pak)	34	34	3	**991**	91*	31.96	1432	69.20	0	9	4
MJ Clarke (Aus)	20	20	4	**931**	103*	58.18	1189	78.30	2	6	0
MG Bevan (Aus)	28	22	7	**851**	83	56.73	1307	65.11	0	9	0
DM Jones (Aus)	21	21	4	**832**	121	48.94	1176	70.74	1	6	1
Wasim Akram (Pak)	49	45	5	**806**	86	20.15	898	89.75	0	1	4
AC Gilchrist (Aus)	24	24	1	**761**	103	33.08	780	97.56	1	5	3
Imran Khan (Pak)	29	27	6	**748**	82	35.61	1112	67.26	0	4	0
DC Boon (Aus)	19	19	1	**698**	84*	38.77	1152	60.59	0	5	1
Saeed Anwar (Pak)	30	30	1	**683**	104*	23.55	921	74.15	1	0	3
Shahid Afridi (Pak)	39	38	1	**683**	56*	18.45	580	117.75	0	1	6
ME Waugh (Aus)	29	27	2	**671**	121*	26.84	919	73.01	1	1	2
AR Border (Aus)	34	31	7	**647**	75*	26.95	959	67.46	0	4	2
A Symonds (Aus)	21	15	2	**641**	143*	49.30	682	93.98	2	2	2
Ijaz Ahmed (Pak)	34	33	0	**629**	111	19.06	889	70.75	1	2	6
Saleem Malik (Pak)	26	24	0	**625**	87	26.04	893	69.98	0	3	3
MA Taylor (Aus)	18	18	0	**622**	78	34.55	1037	59.98	0	6	0
Mudassar Nazar (Pak)	19	19	1	**540**	95	30.00	988	54.65	0	5	1
Abdul Razzaq (Pak)	22	22	3	**538**	63*	28.31	749	71.82	0	4	1
SR Watson (Aus)	20	16	5	**505**	116*	45.90	693	72.87	1	2	1
GR Marsh (Aus)	12	12	2	**501**	125*	50.10	816	61.39	1	2	0

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most wickets

Player	Mat	Inns	Overs	Mdns	Runs	Wkts	BBI	Ave	4	5
Wasim Akram (Pak)	49	49	435.2	30	1838	**67**	5/21	27.43	3	1
GD McGrath (Aus)	32	32	289.3	50	1089	**57**	5/27	19.10	0	3
Shahid Afridi (Pak)	39	37	320.3	6	1434	**44**	6/38	32.59	0	1
B Lee (Aus)	21	21	190.4	12	881	**38**	4/28	23.18	2	0
SK Warne (Aus)	22	22	208.1	20	879	**37**	4/33	23.75	3	0
Shoaib Akhtar (Pak)	24	24	177.4	10	1003	**32**	5/25	31.34	0	1
Waqar Younis (Pak)	30	30	237.5	14	1182	**29**	6/59	40.75	0	1
TM Alderman (Aus)	20	20	168.5	24	619	**28**	4/22	22.10	1	0
Imran Khan (Pak)	29	24	216.1	18	801	**28**	3/13	28.60	0	0
Saqlain Mushtaq (Pak)	17	17	148.2	7	630	**27**	5/29	23.33	0	1
Abdul Razzaq (Pak)	22	21	149.3	7	721	**25**	4/23	28.84	2	0
CJ McDermott (Aus)	17	17	160.0	16	661	**23**	5/44	28.73	1	1
CG Rackemann (Aus)	12	12	108.3	18	370	**21**	5/16	17.61	1	1
JN Gillespie (Aus)	13	13	119.0	10	478	**21**	5/22	22.76	0	2
Mudassar Nazar (Pak)	19	15	135.0	9	552	**21**	3/20	26.28	0	0
SR Waugh (Aus)	43	24	168.5	4	774	**20**	4/48	38.70	1	0

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

High scores

Player	Runs	Balls	4s	6s	SR	Ground	Match Date
ML Hayden	**146**	128	12	6	114.06	Nairobi (Gym)	30 Aug 2002
A Symonds	**143***	125	18	2	114.40	Johannesburg	11 Feb 2003
GR Marsh	**125***	121	9	0	103.30	Melbourne	10 Jan 1989
RT Ponting	**124***	129	10	0	96.12	Lahore	10 Nov 1998
ME Waugh	**121***	134	9	0	90.29	Rawalpindi	22 Oct 1994
DM Jones	**121**	113	9	2	107.07	Perth	2 Jan 1987
SR Watson	**116***	146	6	2	79.45	Abu Dhabi	3 May 2009
Kamran Akmal	**116***	115	13	0	100.86	Abu Dhabi	3 May 2009
Ijaz Ahmed	**111**	109	12	1	101.83	Lahore	10 Nov 1998
Zaheer Abbas	**109**	95	12	2	114.73	Lahore	8 Oct 1982
Zaheer Abbas	**108**	110	12	0	98.18	Sydney	17 Dec 1981
SB Smith	**106**	129	12	0	82.17	Sydney	25 Jan 1984
CL White	**105**	88	8	4	119.31	Brisbane	22 Jan 2010
Saeed Anwar	**104***	119	13	1	87.39	Rawalpindi	22 Oct 1994
A Symonds	**104***	103	9	1	100.97	Lord's	4 Sep 2004
Mohsin Khan	**104**	101	15	0	102.97	Hyderabad (Sind)	20 Sep 1982
MJ Clarke	**103***	107	14	1	96.26	Sydney	23 Jan 2005
DS Lehmann	**103**	101	8	0	101.98	Karachi	6 Nov 1998
AC Gilchrist	**103**	104	12	0	99.03	Lahore	10 Nov 1998
MJ Clarke	**100***	122	14	0	81.96	Abu Dhabi	1 May 2009
Yousuf Youhana	**100**	111	14	0	90.09	Lahore	10 Nov 1998
MJ Clarke	**97**	99	12	1	97.97	Hobart	16 Jan 2005
Nasir Jamshed	**97**	98	11	2	98.97	Abu Dhabi	31 Aug 2012
Mudassar Nazar	**95**	140	5	0	67.85	Sharjah	11 Apr 1986
KC Wessels	**92**	123	9	0	74.79	Sydney	10 Jan 1984
Yousuf Youhana	**92**	110	9	1	83.63	Karachi	6 Nov 1998
BM Laird	**91***	120	8	0	75.83	Lahore	8 Oct 1982
Inzamam-ul-Haq	**91***	80	11	3	113.75	Rawalpindi	22 Oct 1994
Yousuf Youhana	**91***	103	8	0	88.34	Cardiff	9 Jun 2001

Records / Australia v Pakistan One-Day Internationals

Best bowling figures in an innings

Player	Overs	Mdns	Runs	Wkts	Ground	Match Date
Shahid Afridi	10.0	0	38	**6**	Dubai (DSC)	22 Apr 2009
Waqar Younis	8.0	0	59	**6**	Nottingham	19 Jun 2001
CG Rackemann	8.2	2	16	**5**	Adelaide	30 Jan 1984
RJ Harris	9.5	3	19	**5**	Perth	29 Jan 2010
Wasim Akram	8.0	1	21	**5**	Melbourne	24 Feb 1985
JN Gillespie	10.0	2	22	**5**	Nairobi (Gym)	30 Aug 2002
Shoaib Akhtar	8.0	1	25	**5**	Brisbane	19 Jun 2002
AM Stuart	10.0	1	26	**5**	Melbourne	16 Jan 1997
GD McGrath	7.4	0	27	**5**	Sydney	6 Feb 2005
Saqlain Mushtaq	8.5	0	29	**5**	Adelaide	15 Dec 1996
DK Lillee	12.0	2	34	**5**	Leeds	7 Jun 1975
DE Bollinger	7.4	0	35	**5**	Abu Dhabi	1 May 2009
MA Starc	10.0	2	42	**5**	Sharjah	28 Aug 2012
RJ Harris	10.0	0	43	**5**	Adelaide	26 Jan 2010
CJ McDermott	10.0	0	44	**5**	Lahore	4 Nov 1987
MS Kasprowicz	9.2	1	47	**5**	Lord's	4 Sep 2004
GD McGrath	9.3	2	49	**5**	Sydney	4 Feb 2000
GD McGrath	10.0	0	52	**5**	Lahore	30 Oct 1994
Abdul Qadir	10.0	1	53	**5**	Melbourne	21 Jan 1984
JN Gillespie	10.0	1	70	**5**	Nairobi (Gym)	7 Sep 2002

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most fifties (and over)

Player	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100	50	50+
MG Bevan (Aus)	28	22	7	851	83	56.73	1307	65.11	0	9	9
Inzamam-ul-Haq (Pak)	34	34	3	991	91*	31.96	1432	69.20	0	9	9
RT Ponting (Aus)	35	35	5	1107	124*	36.90	1455	76.08	1	8	9
MJ Clarke (Aus)	20	20	4	931	103*	58.18	1189	78.30	2	6	8
Mohammad Yousuf (Pak)	29	29	2	1016	100	37.62	1421	71.49	1	7	8
SR Waugh (Aus)	43	40	8	1003	82	31.34	1375	72.94	0	8	8
DM Jones (Aus)	21	21	4	832	121	48.94	1176	70.74	1	6	7
Javed Miandad (Pak)	35	33	3	1019	74*	33.96	1586	64.24	0	7	7
MA Taylor (Aus)	18	18	0	622	78	34.55	1037	59.98	0	6	6
AC Gilchrist (Aus)	24	24	1	761	103	33.08	780	97.56	1	5	6
DC Boon (Aus)	19	19	1	698	84*	38.77	1152	60.59	0	5	5
Mudassar Nazar (Pak)	19	19	1	540	95	30.00	988	54.65	0	5	5
MEK Hussey (Aus)	10	10	2	427	67	53.37	485	88.04	0	4	4
ML Hayden (Aus)	11	11	2	446	146	49.55	602	74.08	1	3	4
A Symonds (Aus)	21	15	2	641	143*	49.30	682	93.98	2	2	4
Abdul Razzaq (Pak)	22	22	3	538	63*	28.31	749	71.82	0	4	4
Imran Khan (Pak)	29	27	6	748	82	35.61	1112	67.26	0	4	4
AR Border (Aus)	34	31	7	647	75*	26.95	959	67.46	0	4	4

Australia v Pakistan One-Day Internationals

Most hundreds

Player	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	BF	SR	100
Zaheer Abbas (Pak)	11	11	1	411	109	41.10	475	86.52	2
A Symonds (Aus)	21	15	2	641	143*	49.30	682	93.98	2
MJ Clarke (Aus)	20	20	4	931	103*	58.18	1189	78.30	2
SB Smith (Aus)	3	3	0	142	106	47.33	220	64.54	1
CL White (Aus)	7	7	0	258	105	36.85	294	87.75	1
ML Hayden (Aus)	11	11	2	446	146	49.55	602	74.08	1
GR Marsh (Aus)	12	12	2	501	125*	50.10	816	61.39	1
Mohsin Khan (Pak)	12	12	1	367	104	33.36	600	61.16	1
DS Lehmann (Aus)	15	14	4	328	103	32.80	418	78.46	1
SR Watson (Aus)	20	16	5	505	116*	45.90	693	72.87	1
Kamran Akmal (Pak)	18	17	1	356	116*	22.25	463	76.88	1
DM Jones (Aus)	21	21	4	832	121	48.94	1176	70.74	1
AC Gilchrist (Aus)	24	24	1	761	103	33.08	780	97.56	1
ME Waugh (Aus)	29	27	2	671	121*	26.84	919	73.01	1
Mohammad Yousuf (Pak)	29	29	2	1016	100	37.62	1421	71.49	1
Saeed Anwar (Pak)	30	30	1	683	104*	23.55	921	74.15	1
Ijaz Ahmed (Pak)	34	33	0	629	111	19.06	889	70.75	1
RT Ponting (Aus)	35	35	5	1107	124*	36.90	1455	76.08	1

Australia v Pakistan / One-Day

Highest partnerships by wicket

Wkt	Runs	Partners	Ground	Match Date
1st	154	MA Taylor, TM Moody	Brisbane	11 Feb 1990
2nd	193	AC Gilchrist, RT Ponting	Lahore	10 Nov 1998
3rd	197*	SR Watson, MJ Clarke	Abu Dhabi	1 May 2009
4th	198*	Kamran Akmal, Misbah-ul-Haq	Abu Dhabi	3 May 2009
5th	162	Inzamam-ul-Haq, Yousuf Youhana	Lord's	4 Sep 2004
6th	90	DM Wellham, RW Marsh	Sydney	17 Dec 1981
7th	124	Yousuf Youhana, Rashid Latif	Cardiff	9 Jun 2001
8th	92	Yousuf Youhana, Shoaib Akhtar	Karachi	6 Nov 1998
9th	57*	Saqlain Mushtaq, Waqar Younis	Brisbane	9 Jan 2000
10th	46	JR Hopes, BW Hilfenhaus	Dubai (DSC)	22 Apr 2009

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most four-wickets-in-an-innings (and over)

Player	Mat	Overs	Mdns	Runs	Wkts	BBI	Ave	4	5	4+
Wasim Akram (Pak)	49	435.2	30	1838	67	5/21	27.43	3	1	4
SK Warne (Aus)	22	208.1	20	879	37	4/33	23.75	3	0	3
GD McGrath (Aus)	32	289.3	50	1089	57	5/27	19.10	0	3	3
MA Starc (Aus)	3	27.5	2	136	9	5/42	15.11	1	1	2
RJ Harris (Aus)	3	29.5	4	106	13	5/19	8.15	0	2	2
RM Hogg (Aus)	5	46.0	4	168	14	4/33	12.00	2	0	2
CG Rackemann (Aus)	12	108.3	18	370	21	5/16	17.61	1	1	2
JN Gillespie (Aus)	13	119.0	10	478	21	5/22	22.76	0	2	2
Abdul Razzaq (Pak)	22	149.3	7	721	25	4/23	28.84	2	0	2
CJ McDermott (Aus)	17	160.0	16	661	23	5/44	28.73	1	1	2
B Lee (Aus)	21	190.4	12	881	38	4/28	23.18	2	0	2

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most dismissals in an innings

Player	Dis	Ct	St	Inns	Team	Ground	Match Date
Moin Khan	5	3	2	1	Pakistan	Melbourne	23 Jan 2000
AC Gilchrist	5	4	1	1	Australia	Melbourne (Docklands)	12 Jun 2002
BJ Haddin	5	5	0	2	Australia	Perth	29 Jan 2010
RW Marsh	4	3	1	2	Australia	Sydney	25 Jan 1984
GC Dyer	4	4	0	2	Australia	Lahore	4 Nov 1987
IA Healy	4	4	0	1	Australia	Sharjah	4 May 1990
AC Gilchrist	4	4	0	1	Australia	Brisbane	9 Jan 2000
Rashid Latif	4	4	0	1	Pakistan	Melbourne (Docklands)	15 Jun 2002
AC Gilchrist	4	4	0	2	Australia	Nairobi (Gym)	30 Aug 2002
BJ Haddin	4	4	0	2	Australia	Amstelveen	28 Aug 2004
BJ Haddin	4	4	0	1	Australia	Brisbane	22 Jan 2010
BJ Haddin	4	4	0	2	Australia	Adelaide	26 Jan 2010

Australia v Pakistan / One-Day Internationals

Most dismissals

Player	Span	Mat	Inns	Dis	Ct	St	Max Dis Inns	Dis/Inn
AC Gilchrist (Aus)	1998-2005	24	24	44	39	5	5 (4ct 1st)	1.833
IA Healy (Aus)	1988-1997	25	25	39	32	7	4 (4ct 0st)	1.560
BJ Haddin (Aus)	2004-2011	15	15	31	29	2	5 (5ct 0st)	2.066
Moin Khan (Pak)	1992-2004	18	18	25	20	5	5 (3ct 2st)	1.388
RW Marsh (Aus)	1975-1984	13	13	20	18	2	4 (3ct 1st)	1.538
Kamran Akmal (Pak)	2005-2012	18	18	19	14	5	3 (3ct 0st)	1.055
Rashid Latif (Pak)	1992-2003	18	18	16	14	2	4 (4ct 0st)	0.888
Wasim Bari (Pak)	1975-1984	11	10	12	10	2	3 (3ct 0st)	1.200
Saleem Yousuf (Pak)	1987-1990	13	13	12	9	3	3 (1ct 2st)	0.923
Ashraf Ali (Pak)	1981-1984	4	4	6	4	2	3 (1ct 2st)	1.500
GC Dyer (Aus)	1987-1987	1	1	4	4	0	4 (4ct 0st)	4.000
Younis Khan (Pak)	2001-2011	23	1	4	4	0	3 (3ct 0st)	4.000
PA Emery (Aus)	1994-1994	1	1	3	3	0	3 (3ct 0st)	3.000
Aamer Malik (Pak)	1989-1994	6	2	2	2	0	1 (1ct 0st)	1.000
WB Phillips (Aus)	1982-1985	5	2	2	2	0	2 (2ct 0st)	1.000
MS Wade (Aus)	2012-2012	3	3	2	2	0	1 (1ct 0st)	0.666
Javed Miandad (Pak)	1979-1993	35	0	1	0	1	1 (0ct 1st)	-
Saleem Malik (Pak)	1984-1998	26	1	1	1	0	1 (1ct 0st)	1.000
Sarfraz Ahmed (Pak)	2010-2010	1	1	1	1	0	1 (1ct 0st)	1.000
KJ Wright (Aus)	1979-1979	1	1	1	1	0	1 (1ct 0st)	1.000
Zulqarnain (Pak)	1986-1986	1	1	1	1	0	1 (1ct 0st)	1.000
TJ Zoehrer (Aus)	1986-1987	3	3	1	1	0	1 (1ct 0st)	0.333
Anil Dalpat (Pak)	1985-1985	1	1	0	0	0	0	0.000
TD Paine (Aus)	2009-2009	1	1	0	0	0	0	0.000

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

جنوبی افریقا نے آسٹریلیا کو شکست دیکر 3 ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ اپنے نام کرلیا!

جنوبی افریقا نے فائنل میں آسٹریلیا کو شکست دے کر 3 ملکی کرکٹ ٹورنامنٹ اپنے نام کرلیا۔ ہرارے میں کھیلے گئے میچ میں جنوبی افریقا نے ٹاس جیت کر آسٹریلیا کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی، جنوبی افریقن فاسٹ بولرز نے یہ فیصلہ درست ثابت کردکھایا اور میدان میں کینگروز بلے بازوں کی ایک نہ چلنے دی اور وہ ایک کے بعد اپنی وکٹیں گنواتے رہیں، ایک وقت پر آسٹریلیا کے 8 بلے باز صرف 144 پر پویلین لوٹ گئے تھے اور یوں لگتا تھا کہ کینگروز 200 کا ہندسہ بھی عبور نہ کرسکیں گے تاہم فنچ کے 54، فالکنر کے 39 اور اسٹارک کے 29 رنز کی بدولت آسٹریلیا کا اسکور 217 تک پہنچ گیا، ڈیل اسٹین نے 35 رنز دے کر 4 شکار کئے جبکہ مورکل اور سر پارنل نے 2،2 وکٹیں حاصل کیں۔ جنوبی افریقا کا آغاز بھی کچھ اچھا نہ تھا اور اس کی پہلی وکٹ صرف 14 رنز پر گرگئی لیکن اس کے بعد ہاشم آملہ اور ڈوپلیسس نے شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹیم کی کامیابی کی راہ ہموار کردی۔ ڈوپلیسس 96 اور ہاشم آملہ نے 51 رنز بنائے، رہی سہی کسر ڈیویلیئرز نے تیز رفتار 57 رنز بنا کر پوری کردی، ڈیل اسٹین کو ان کی شاندار بولنگ کے باعث میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ ٹورنامنٹ کی تیسری ٹیم زمبابوے تھی جو فائنل میں تو جگہ نہ بنا سکی تاہم اس نے لیگ میچ کے دوران 31 سال بعد آسٹریلیا کو شکست دے کر اپنی موجودگی کا احساس ضرور دلایا۔

پہلا میچ ،آسٹریلیا نے ناتواں زمبابوے کو کچل کر رکھ دیا

ٹرائنگولر سیریز کے پہلے میچ میں آسٹریلیا نے ناتواں زمبابوے کو کچل کر رکھ دیا۔ میزبان سائیڈ کو 198 رنز کے بھاری مارجن سے شکست دے دی،

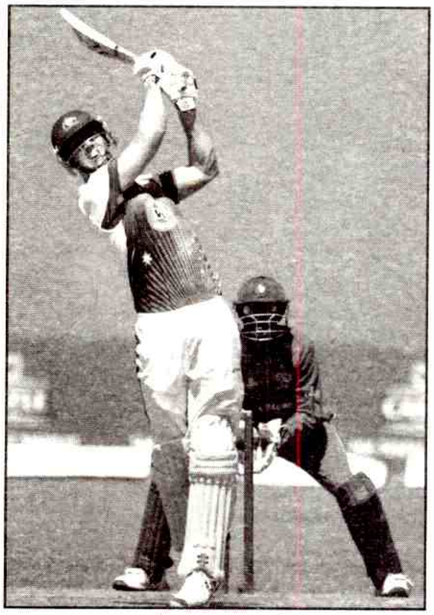

351 رنز ہدف کا تعاقب کرنے والی زمبابوین ٹیم 40 ویں اوور میں 152 رنز پر غش کھا کر گر پڑی، ہیملٹن مساکیڈزا نے 70 رنز بنائے، اسٹیون اسمتھ نے 3 جبکہ مچل اسٹارک اور ناتھن لیون نے دو دو وکٹیں لیں۔ آسٹریلیا نے 6 وکٹ پر 350 رنز بنائے جو کہ اس وینیو پر سب سے بڑا ون ڈے اسکور ہے، یہاں تک کینگروز کو پہنچانے میں مچل مارش اور گلین میکسویل کا اہم کردار رہا جنھوں نے 9 اوورز میں 109 رنز کی شراکت کی۔ کپتان مائیکل کلارک کے انجرڈ ہونے کی وجہ سے مارش ون ڈاؤن پر کھیلنے کے لیے آئے، میکسویل نے 93 رنز اسکور کیے جو کہ اس فارمیٹ میں ان کا سب سے بڑا اسکور ہے، مارش نے 89 رنز بنائے۔ ٹینڈائی چیتارا نے دو وکٹیں لیں۔ گلین میکس ویل اور مچل مارش نے صرف 54 گیندوں پر 109 رنز بنائے اور آسٹریلیا کو 350 رنز کے بڑے مجموعے تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بدقسمتی سے دونوں بلے باز تہرے ہندسے کی اننگز تک نہ پہنچ پائے حالانکہ دونوں اس کے پورے پورے حقدار تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنے کیریئر کی بہترین اننگز کھیلیں اور اسی سے تحریک پاتے ہوئے آسٹریلیا آخری 10 اوورز میں 147 رنز لوٹنے میں کامیاب رہا اور زمبابوے کو 351 رنز کا ایسا ہدف دینے میں بھی، جو اس کے لیے ناممکنات میں سے تھا۔ زمبابوے نے سیریز کے پہلے مقابلے میں ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ آسٹریلیا کے اوپنرز آرون فنچ اور بریڈ ہیڈن نے سستی سے آغاز لیا اور 19 اوورز میں 98 رنز کا آغاز فراہم کیا۔ ہیڈن 58 گیندوں پر 46 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوئے۔ جس کے بعد فنچ مزید دھیمے ہوگئے۔ رنز کی رفتار بڑھانے کے لیے آسٹریلیا نے 29 ویں اوور ہی میں پاور پلے لے لیا لیکن یہاں فنچ کی وکٹ گرنے کی وجہ سے صرف 25 رنز ہی بڑھ پائے۔ فنچ 79 گیندوں پر 67 رنز بنانے میں کامیاب رہے۔ پراسپر اتسیا کے ایک شاندار کیچ نے آسٹریلیا کو کپتان جارج بیلی سے بھی محروم کردیا۔ اس وقت آسٹریلیا کا اسکور 178 رنز تھا اور 13 اوورز سے زیادہ کا کھیل ہی باقی بچا تھا۔ اس مرحلے پر جارح مزاج میکس ویل میدان میں آئے اور مارش کے ساتھ مل کر آسٹریلیا کی اننگز کو پر لگا دیے۔ آخری 10 اوورز کے آغاز سے قبل ہی آسٹریلیا 200 کا ہندسہ عبور کر چکا تھا اور پھر کوئی قوت دونوں کو رنز لوٹنے سے روکتی نہ دکھائی دی۔ ہرارے اسپورٹس کلب میں دونوں نے چھکے لگانے کی بھرپور مشقیں کیں اور کل 9 مرتبہ گیند کو میدان سے باہر کی راہ دکھائی۔ مچل مارش تیزی سے سنچری کی جانب بڑھتے دکھائی دے رہے تھے کہ 89 کے انفرادی اسکور پر لانگ آن کے فیلڈر کے ہاتھوں دھر لیے گئے۔ ان کی اننگز میں 4 چھکے اور 7 چوکے شامل تھے۔ کچھ ہی دیر بعد میکس ویل 93 رنز پر پہنچ کر ہمت ہار بیٹھے یوں دونوں بیٹسمین سنچری سے محروم رہ گئے۔ میکس ویل کی اننگز صرف 46 گیندوں پر کھیلی گئی جس میں 5 چھکے اور 9 چوکے شامل تھے۔ آخر میں مچن جانسن کی 10 گیندوں پر 20 رنز کی اننگز نے آسٹریلیا کو 350 کے سنگ میل تک پہنچا دیا۔ میکس ویل کی اننگز کا واحد چھکا ہرارے اسپورٹس کلب کے کنٹری بکس میں جا گھسا جس کے شیشوں کے ساتھ گیند پوری قوت سے ٹکرائی اور اسے توڑ دیا۔ زمبابوے کے تینوں اہم باؤلرز کا حال خاصا برا رہا۔ تناشی پنیانگرا نے 7 اوورز میں 68 رنز دیے جبکہ ٹینڈائی چتارا نے 9 میں 77 اور جان نیومبو نے 8 اوورز میں 64 رنز کھائے۔ وکٹیں صرف چتارا اور نیومبو کو ملیں جو بالترتیب دو اور ایک رہیں۔ ایک کھلاڑی کو شان ولیمز نے بھی آؤٹ کیا جن کے 10 اوور میں 59 رنز بنائے گئے۔ زمبابوے کے لیے 50 اوورز میں 351 رنز کا ہدف تقریباً ناممکنات میں سے تھا۔ ہیملٹن ماساکازا کے 70 رنز کے علاوہ کوئی بلے باز ایسی قابل ذکر اننگز نہ کھیل سکا۔ انہوں نے سکندر رضا کے ساتھ دوسری وکٹ پر 63 رنز کی شراکت داری قائم کی لیکن اس کے علاوہ کوئی بیٹسمین آسٹریلیا کے باؤلرز کے سامنے نہ جم سکا۔ قیادت کے فرائض انجام دینے والے ایلٹن چگمبورا تو 11 گیندوں پر صفر کی ہزیمت لیے لوٹے اور پوری ٹیم چالیسویں اوور میں 152 رنز پر آؤٹ ہو کر مقابلہ 198 رنز کے بھاری بھرکم فرق سے ہار گئی۔

دوسرا میچ ،پروٹیز نے کینگروز کو ٹھکانے لگادیا

ٹرائنگولر سیریز کے دوسرے میچ میں پروٹیز نے ہنستے کھیلتے رنز کا پہاڑ عبور کرلیا، ٹیم نے 328 رنز کا ہدف 3 وکٹ پر حاصل کیا۔ ابراہم ڈی ویلیئرز اور فاف

ڈوپلیسس نے سنچریاں جڑ کر آسٹریلیا پر 7 وکٹ سے فتح دلائی، اس سے قبل کینگروز نے 7 وکٹ پر 327 رنز بنائے۔ فنچ نے تھری فیگر سجائی، جارج بیلی نے 66 رنز بنائے۔ جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا نے 2006ء میں تاریخ کے بہترین ون ڈے مقابلوں میں سے ایک کھیلا، جہاں جنوبی افریقہ نے 434 رنز کے ہدف کا کامیابی سے تعاقب کرکے تاریخ رقم کردی تھی۔ آج ہرارے میں جو کچھ ہوا، وہ اس پائے کا تو نہیں تھا لیکن جنوبی افریقہ نے 328 رنز کے ہدف کو جس آسانی کے ساتھ صرف تین وکٹوں کے نقصان پر 47 ویں اوور میں حاصل کیا، اس سے پروٹیز کی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سیریز کے دوسرے مقابلے میں جنوبی افریقہ نے جیسے ہی ٹاس جیت کر آسٹریلیا کو کھیلنے کی دعوت دی، کچھ ہی دیر میں اس کا فیصلہ غلط ثابت ہونے لگا۔ آسٹریلیا کے اوپنرز آرون فنچ اور فلپ ہیوز نے 92 رنز کا آغاز فراہم کرکے وہ بنیاد دے دی، جس پر بعد ازاں آسٹریلیا نے ایک بڑے مجموعے کی تعمیر کی۔ فنچ نے اپنے ایک روزہ کیریئر کی چوتھی، اور رواں سال تیسری، سنچری مکمل کی اور 102 رنز بنانے کے بعد اس وقت آؤٹ ہوئے جب آسٹریلیا آخری 10

www.pdfbooksfree.pk

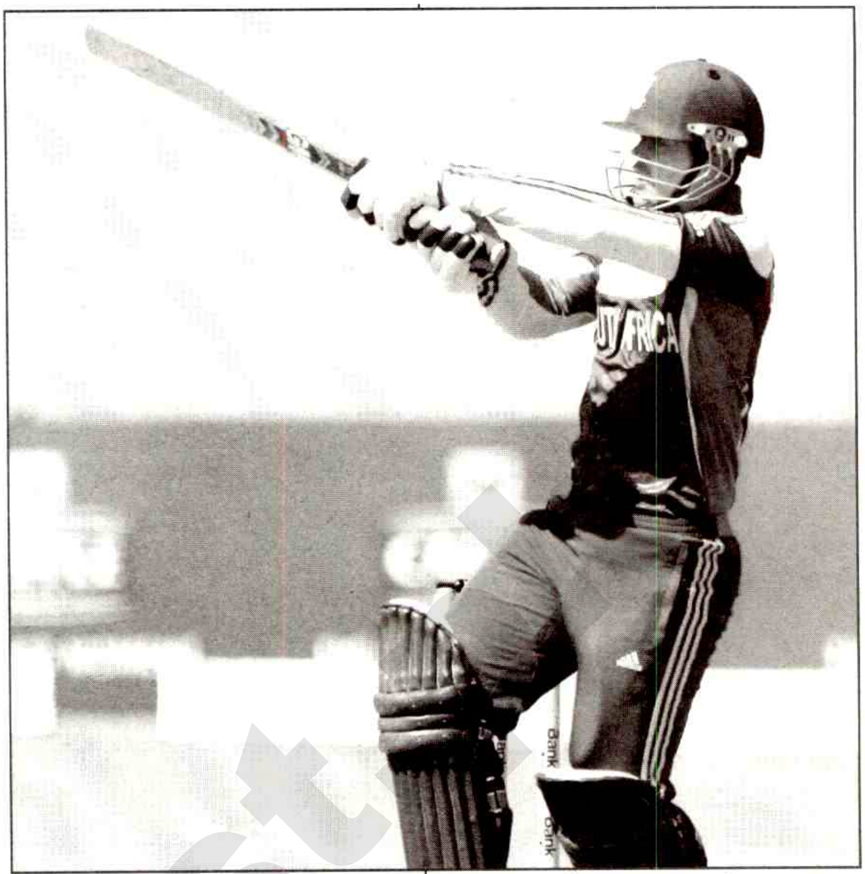

اوورز کے مرحلے میں داخل ہونے والا تھا۔ان کی اننگز میں ایک چھکا اور 9 چوکے بھی شامل تھے۔ابتدائی چالیس اوورز میں فلپ ہیوز 51 رنز کے ساتھ دوسرے قابل ذکر بیٹسمین رہے۔جب آسٹریلیا کپتان جارج بیلی کی موجودگی میں آخری 10 اوورز کا فائدہ اٹھانے کے لیے پر تولنے لگا تو عین اسی وقت جارج بیلی، گلین میکس ویل اور بریڈ ہیڈن کی قیمتی وکٹیں گر گئیں۔ اس کے باوجود اسٹیون اسمتھ کے 19 گیندوں پر 31 اور مچل جانسن کے 8 گیندوں پر 23 رنز نے آسٹریلیا کو 7 وکٹوں پر 327 رنز تک پہنچا دیا۔ آخری 10 اوورز میں آسٹریلیا 93 رنز حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ جارج بیلی نے 54 گیندوں پر 66 رنز بنائے جس میں تین چھکے بھی شامل تھے جبکہ مچل جانسن نے بھی دو چھکے رسید کیے، لیکن اس مرتبہ ان کا کوئی چھکا کمنٹری بکس کے شیشے توڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ باؤلنگ میں سوائے عمران طاہر کے جنوبی افریقہ کا کوئی گیند باز قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھا سکا۔ عمران طاہر نے اپنے حصے کے 10 اوورز میں صرف 45 رنز دیے اور 2 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو، دو وکٹیں حاصل کرنے والے مورنے مورکل اور راین میک لارن نے بالترتیب 10 اور 9 اوورز میں 63 اور 64 رنز دیے۔ اسٹرائیک باؤلر ڈیل اسٹین تک کو 54 رنز کی مار سہنا پڑی لیکن سب سے زیادہ عبرتناک مثال وین پارنیل کو بنایا گیا، جن کے 7 اوورز میں آسٹریلیا کے بلے بازوں نے 66 رنز لوٹے۔اس کے بعد جنوبی افریقہ نے جس طرح ہدف کا تعاقب کیا، اس نے جوہانسبرگ سے وابستہ 8 سالہ پرانی یادیں تازہ کردیں۔صرف 51 رنز پر کوئنٹن ڈی کوک اور ہاشم آملہ کی قیمتی وکٹیں گرنے کے بعد فف دو پلیسس اور کپتان ابراہم ڈی ویلیئرز کے درمیان 206 رنز کی شراکت داری نے تمام خدشات کا خاتمہ کردیا۔ دونوں نے 9 اوورز کے اختتام پر جس اننگز کو سنبھالا، اسے 38 ویں اوور میں اس مقام تک پہنچادیا کہ جنوبی افریقہ میچ پر مکمل طور پر غالب تھا۔ دو پلیسی اپنے ایک روزہ کیریئر کی پہلی سنچری مکمل کرنے کے کچھ ہی دیر بعد مچل اسٹارک کی دوسری وکٹ بن گئے۔ انہوں نے 98 گیندوں کا سامنا کیا اور ایک چھکے اور 11 چوکوں کی بدولت 106 رنز بنائے۔فف-اے بی رفاقت آسٹریلیا کے خلاف کسی بھی وکٹ پر تیسری سب سے بڑی شراکت داری تھی جس کے بعد ژاں-پال دومنی کپتان کا ساتھ دینے کے لیے میدان میں آئے۔ دونوں نے درکار بقیہ 71 رنز باآسانی 47 ویں اوور میں مکمل کرلیے۔ دومنی 29 گیندوں پر 33 رنز بنانے میں کامیاب رہے جبکہ ڈی ویلیئرز 106 گیندوں پر دو چھکوں اور 11 چوکوں سے مزین 136 رنز کی شاندار اننگز کے ساتھ ناقابل شکست میدان سے لوٹے۔ یہ بحیثیت کپتان ڈی ویلیئرز کی ساتویں سنچری تھی۔آسٹریلیا نے 7 باؤلرز آزمائے لیکن کوئی بھی نہ چلا۔ مچل جانسن 10 اوورز میں 63 رنز کھانے کے باوجود کسی کھلاڑی کو آؤٹ نہ کرسکے جبکہ مچل اسٹارک نے دو وکٹیں ضرور حاصل کی لیکن 8 اوورز میں 62 رنز کی مار کھائی۔ باقی باؤلرز کا حال بھی برا رہا۔ کین رچرڈسن کے 10 اوورز میں 68 رنز پڑے۔ مچل مارش نے 5 اوورز میں 36 رنز دیے جبکہ جیمز فاکنر کے 8.4 اوورز میں پروٹیز بلے بازوں نے 59 رنز لوٹے۔ڈی ویلیئرز کو شاندار اننگز کھیلنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

تیسرا میچ، جنوبی افریقہ کیخلاف اتسیاکی ہیٹ ٹرک بھی زمبابوین قسمت نہ بدل پائی

ٹرائنگولر سیریز میں پراسپر اتسیا کی ہیٹ ٹرک بھی زمبابوین قسمت نہ بدل پائی، جنوبی افریقہ نے 61 رنز سے کامیابی حاصل کرلی۔ڈی کاک اور ہاشم آملا نے نصف سنچریاں بنائیں، فتح کیلئے 232 رنز کا تعاقب کرنے والی میزبان ٹیم 170 پر ہمت ہار گئی، ریان میکلیرین اور ڈیل اسٹین نے 3،3 وکٹیں لیں۔ زمبابوے نے ٹاس جیت کر پہلے بالنگ کا فیصلہ کیا، پروٹیز 49.5 اوورز میں 231 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے، مہمان ٹیم نے ابتدائی 25 اوورز میں بغیر کسی نقصان کے 142 رنز بنائے، تاہم اس کے بعد آف اسپنر پراسپر اتسیا کا جادو چل گیا، انھوں نے ہاشم آملا (66) کو وکٹ کیپر ٹیلر کی مدد سے پویلین چلتا کردیا۔اتسیا نے اپنے اگلے اوور میں کوئنٹن ڈی کاک (76) کے بعد ریلی روسیو اور ڈیوڈ ملر کو ٹھکانے لگا کر ہیٹ ٹرک مکمل کی، جین پال ڈومنی (2) کو اتسیا نے اپنا پانچواں شکار بنایا، اس مرحلے پر جنوبی افریقہ کی پانچ وکٹیں 39 بالز پر 13 رنز کے اضافے سے گر چکی تھیں، دوسرے اسپنر جون این یامبو نے فاف ڈوپلیسی (15)، ریان میکلیرین (6) اور ڈیل اسٹین (10) کو زیر کیا، آرون فانگیسو 13 اور عمران طاہر 23 ناٹ آؤٹ کے درمیان اختتامی وکٹ کیلئے 36 رنز کی شراکت بنی۔اتسیا نے 36 رنز کے عوض 5 وکٹوں کی کیریئر بیسٹ پرفارمنس دکھائی، این یامبو نے 3 اور ٹینڈائی چتارا نے 2 کھلاڑیوں کو پویلین چلتا کیا۔ زمبابوے کی ٹیم 38.3 اوورز میں 170 رنز پر ہمت ہار گئی، سین ولیمز 46، سکندر رضا 35، ہیملٹن مساکیڈزا 25، ایلٹن چگمبرا 22 اور میلکولم ویلر 20 رنز بنا کر میدان بدر ہوئے، سین ولیمز اور میلکولم کے درمیان پانچویں وکٹ کیلئے 46 رنز کی پارٹنرشپ بنی، میزبان ٹیم کی اختتامی 4 وکٹیں 17 رنز کے اضافے سے گریں، ڈیل اسٹین اور ریان میکلیرین نے 3، 3 جبکہ فانگیسو نے 2 وکٹیں لیں۔

چوتھا میچ، کمزور ترین زمبابوے نے آسٹریلیا کو زیر کر کے تہلکہ مچادیا

سیریز کے چوتھے میچ میں ون ڈے رینکنگ میں دسویں نمبر کی ٹیم زمبابوے نے 31 سال بعد اپ سیٹ کرتے ہوئے ون ڈے رینکنگ میں پہلی پوزیشن رکھنے والی سابق عالمی چیمپئن آسٹریلیا کی ٹیم کو سنسنی خیز مقابلے کے

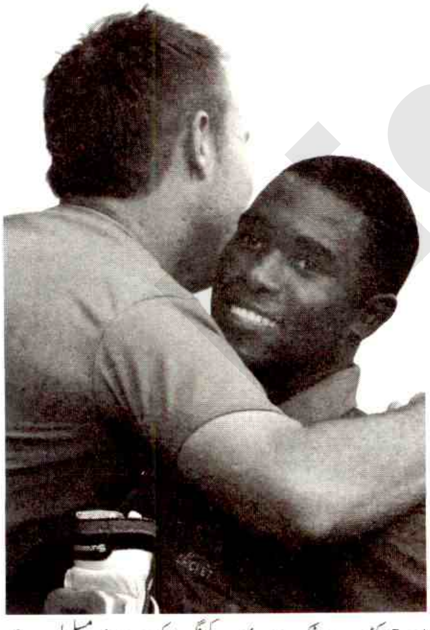

بعد 3 وکٹوں سے شکست دیدی۔ یہ کینگروز کی سیریز میں مسلسل دوسری ناکامی تھی۔ ہرارے اسپورٹس کلب میں سہ فریقی سیریز کے میچ میں آسٹریلیا کے کپتان مائیکل کلارک نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا تاہم آسٹریلیا کی مضبوط بیٹنگ لائن ناتجربہ کار زمبابوین بولرز کے سامنے ڈھیر ہوگئی،

www.pdfbooksfree.pk

آسٹریلیا کی ٹیم 50 اوورز میں 209 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی، زمبابوے نے آسٹریلیا کی طرف سے کامیابی کیلئے دیا گیا، 210 رنز کا ہدف 48 اوورز میں حاصل کرلیا، آسٹریلیا کی طرف سے کپتان مائیکل کلارک نے 68 اور وکٹ کیپر ہیڈن نے 49 رنز بنائے اس کے علاوہ کوئی اور بیٹسمین زمبابوے کے بولرز کے سامنے کھڑا نہ ہوسکا، زمبابوے کی طرف سے پراسپر اتسیا، ٹریپانو اور ویلمز نے 2-2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ زمبابوے کی طرف سے اوپنرز مووویوا اور سکندر رضا نے ٹیم کو 42 رنز کا اچھا آغاز فراہم کیا تاہم اس کے بعد یکے بعد دیگرے وکٹیں گرنا شروع ہوگئیں، 5 وکٹیں 106 رنز پر گر گئیں تاہم اس کے بعد ایلٹن چگمبرا اور اتسیا نے 8 ویں وکٹ کی شراکت میں 55 رنز بنا کر ٹیم کو کامیابی سے ہمکنار کردیا، زمبابوے کو 31 سال بعد آسٹریلیا کے خلاف ایک روزہ میچوں میں کامیابی حاصل ہوئی آل راؤنڈر اتسیا کو بولنگ اور بیٹنگ میں شاندار کارکردگی پر مین آف دی میچ کا اعزاز دیا گیا۔ ہرارے اسپورٹس کلب میں ہزاروں زمبابوین یہ میچ دیکھنے کیلئے موجود تھے اور انہوں نے اپنی ٹیم کی شاندار کامیابی پر بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ زمبابوے نے ایک مرتبہ پھر ثابت کردیا کہ اگر اسے بڑی ٹیموں کے خلاف کھیلنے کے مستقل مواقع دیے جائیں تو وہ بہتر نتائج نکال سکتا ہے زمبابوے کے لیے یہ نتیجہ بہت اہمیت کا حامل تھا کیونکہ جنوبی افریقہ کے خلاف گزشتہ میچ میں عمدہ باؤلنگ کے باوجود فتح حاصل نہیں کرپایا تھا لیکن آج کپتان ایلٹن چگمبرا کے شاندار 52 رنز اور آٹھویں وکٹ پر پراسپر اتسیا کے ساتھ 55 رنز کی ناقابل شکست رفاقت نے نتیجہ زمبابوے کے حق میں جھکادیا۔ جون 1983ء میں ناٹنگھم میں آسٹریلیا کو 13 رنز کی تاریخی شکست دی تھی۔ یہ عالمی کپ کا مقابلہ تو تھا ہی بلکہ تاریخ کا پہلا آسٹریلیا-زمبابوے ون ڈے بھی تھا۔ اس کے بعد سے اب تک زمبابوے کبھی آسٹریلیا کو شکست نہیں دے سکا تھا ہرارے میں کھیلے گئے مقابلے میں آسٹریلیا بھرپور قوت کے ساتھ کھیلا یہاں تک کہ کپتان مائیکل کلارک تک مکمل صحت یاب نہ ہونے کے باوجود قیادت کے لیے میدان میں موجود تھے۔ انہوں نے ٹاس جیتنے کے بعد پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا لیکن اس کے بعد سوائے زخمی کپتان اور وکٹ کیپر بریڈ ہیڈن کے کوئی بلے باز زمبابوے کی اسپن باؤلنگ کے سامنے وہ کارکردگی پیش نہ کرسکا، جس کے لیے وہ شہرت رکھتے ہیں۔ ابھی سیریز کے افتتاحی مقابلے میں انہی بلے بازوں نے اسی میدان پر زمبابوے کے گیند بازوں سے 350 رنز لوٹے تھے۔ لیکن آج داستان بالکل مختلف دکھائی دی۔ صرف 11 رنز پر شعلہ فشاں آرون فنچ کی وکٹ گری جبکہ 100 رنز سے پہلے پہلے فلپ ہیوز، جارج بیلی، گلین میکس ویل اور مچل مارش ڈریسنگ روم میں بیٹھے ناخن چباتے دکھائی دے۔ 97 رنز پر آدھی ٹیم سے محرومی کے بعد آسٹریلیا کے لیے خطرے کی حقیقی گھنٹی اس وقت بجی جب کلارک-ہیڈن کی نصف سنچری رفاقت کپتان کے زخمی ہونے کی وجہ سے مزید آگے نہ بڑھ پائی اور اگلے دونوں اوورز میں آل راؤنڈر جیمز فاکنر اور مچل اسٹارک بھی وکٹیں تھما کر چلتے بنے یعنی 150 رنز، سات آؤٹ اور کپتان زخمی۔ اس مرحلے پر بین کٹنگ اور بریڈ ہیڈن کی 51 رنز کی شراکت داری نے آسٹریلیا کی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو بحال کیا۔ کٹنگ نے 22 گیندوں پر 26 رنز کی بہت اچھی اننگز کھیلی، یہاں تک کہ پچاسویں اور آخری اوور میں کٹنگ کے ساتھ ساتھ 49 رنز بنانے والے ہیڈن بھی آؤٹ ہوگئے۔ کپتان مائیکل کلارک آخری دو گیندیں کھیلنے کے لیے آئے اور پھر 68 ناقابل شکست رنز کے ساتھ میدان سے واپس آئے۔ شاید یہ باری اس لیے فیصلہ کن ثابت نہیں ہوئی کیونکہ یہ 102 گیندوں پر صرف دو چوکوں کی مدد سے کھیلی گئی تھی۔ 209 رنز کا مجموعہ ہرگز آسٹریلیا کے شایان شان نہیں تھا۔ جنوبی افریقہ کے عالمی معیار کے باؤلنگ اٹیک کے خلاف 327 رنز جوڑنے والے بلے بازوں کو زمبابوے جیسے کمزور حریف کے سامنے بمشکل 200 رنز کا ہندسہ عبور کرتے دیکھا گیا۔ ویسے اس مقام تک پہنچنے میں بھی زمبابوے کے فیلڈرز کی سخاوت شامل تھی کہ جنہوں نے خاص طور پر بریڈ ہیڈن کو کئی نئی زندگیاں عطا کیں۔ اگر زمبابوے کی یہ نااہلی نہ ہوتی تو آسٹریلیا کا کیا حال ہوتا، اس کا تصور کرنا مشکل نہیں ہے۔ صرف 210 رنز کے تعاقب میں زمبابوے کے لیے سب سے ضروری یہ تھا کہ وہ جنوبی افریقہ کے خلاف گزشتہ مقابلے کی غلطیاں نہ دہرائے کہ جہاں پراسپر اتسیا کی ہیٹ ٹرک اور پروٹیز کو محض 231 رنز تک محدود کرنے کے باوجود اسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ پہلی وکٹ پر ٹینو ماوویوا اور سکندر رضا کی جانب سے دیے گئے 42 رنز کے آغاز نے اچھی بنیاد فراہم کی اور دونوں کے ناتھن لیون

کے ہاتھوں پے در پے اوورز میں آؤٹ ہوجانے کے بعد تجربہ کار ہملٹن ماساکادزا اور برینڈن ٹیلر کے 56 رنز نے اسکور کو تہرے ہندسے تک پہنچادیا۔ مقابلہ واضح طور پر زمبابوے کے حق میں جھکا ہوا تھا کہ جسے 8 وکٹوں کے ساتھ صرف 110 رنز کی ضرورت تھی لیکن ماساکادزا مچل اسٹارک کے ہاتھوں بولڈ ہوئے اور اس کے فوراً بعد مسلسل دو اوورز میں ناتھن لیون نے ٹیلر اور شان ولیمز کو آؤٹ کردیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ زمبابوے پر کاری ضرب لگ چکی ہے۔ صرف 6 رنز کے اضافے سے اس کی تین قیمتی وکٹیں گر چکی تھیں اور اسکور بورڈ 106 رنز پانچ آؤٹ کا ہندسہ دکھا رہا تھا۔ مزید دو وکٹوں کے نقصان پر زمبابوے کو 50 رنز تو مل گئے لیکن جیت اب بھی 54 رنز کے فاصلے پر کھڑی تھی اور اس فاصلے کو پورا کرنے کے لیے زمبابوے کے پاس صرف تین وکٹیں تھیں۔ یہاں ایلٹن چگمبورا اور پراسپر اتسیا نے میچ کا سب سے مشکل مرحلہ عبور کیا۔ دونوں نے آٹھویں وکٹ پر 58 گیندوں پر 55 رنز کی ناقابل شکست رفاقت قائم کی اور یوں تین دہائی سے زیادہ عرصے کے بعد زمبابوے کو آسٹریلیا کے خلاف کسی ون ڈے میں پہلی کامیابی عطا کی۔ میچ کا فیصلہ پراسپر اتسیا کے مچل اسٹارک کو لگائے گئے ایک شاندار چھکے کے ساتھ ہوا۔ جس کے بعد میدان میں زبردست جشن منایا گیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے ناتھن لیون نے 44 رنز دے کر 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا لیکن ان کے کیریئر کی بہترین باؤلنگ بھی آسٹریلیا کو شکست سے نہ بچا سکی۔ ایلٹن چگمبورا کو 52 رنز کی ناقابل شکست و فاتحانہ اننگز کھیلنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

پانچواں میچ، ڈوپلیسی آسٹریلیا کے خلاف جنوبی افریقہ کی ڈولتی کشتی کو پار نہ لگا سکے

آسٹریلیا زمبابوے کے ہاتھوں شرمناک شکست کے بعد سنبھل گیا اور پروٹیز کو 62 رنز سے ہرا کر سہ ملکی ون ڈے کرکٹ سیریز کے فائنل کیلئے کوالیفائی کرلیا۔ مچل مارش کی دھواں دھار 86 رنز کی ناقابل شکست اننگز کی بدولت کینگروز نے پروٹیز کو فتح کیلئے 282 رنز کا ہدف دیا تھا جس کے تعاقب میں پروٹیز ٹیم 44 اوورز میں 220 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ فاف ڈوپلیسی 126 رنز بنا کر نمایاں کھلاڑی رہے۔ جنوبی افریقہ کا کوئی اور پلیئر ڈبلز فیگر کو عبور کرنے میں ناکام رہا۔ زمبابوے کے ہاتھوں تاریخی شکست کھانے کے بعد آسٹریلیا کو سہ فریقی سیریز میں اپنے امکانات زندہ رکھنے کے لیے جادوئی کارکردگی کی ضرورت تھی اور پھر آج جو کچھ ہرارے میں دیکھا گیا، ایسا نظارہ آپ نے ایک روزہ کرکٹ میں کبھی نہیں دیکھا ہوگا محض اپنا آٹھواں ایک روزہ کھیلنے والے مچل مارش نے ڈیل اسٹین کو مسلسل تین چھکے رسید کرکے جنوبی افریقہ کو ایسا دھچکا پہنچایا، جس سے وہ آخر تک باہر نہ آسکا اور آسٹریلیا نے بونس پوائنٹ کے ساتھ فتح حاصل کرکے فائنل میں جگہ پالی۔ بلاشبہ یہ مچل مارش کا دن تھا جنہوں نے صرف 51 گیندوں پر 86 رنز کی شاندار اننگز بھی کھیلی اور ہاشم آملہ اور ژاں-پال ڈومنی کی قیمتی ترین وکٹیں حاصل کرکے جنوبی افریقہ کی پیشرفت کو بھی زبردست نقصان پہنچایا۔ جنوبی افریقہ کی دعوت پر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آسٹریلیا نے آغاز تو بہت مستحکم لیا۔ تیسویں اوور میں صرف ایک وکٹ کے نقصان پر اس کے 131 رنز تھے لیکن اس کے بعد جیسے جیسے اننگز آگے بڑھتی رہی، وکٹیں گرنے کے ساتھ ساتھ اننگز دبتی چلی گئی۔ رنز بمشکل آنے لگے یہاں تک کہ جب 42 ویں اوور میں کپتان جارج بیلی کی وکٹ گری تو صرف 187 رنز ہی موجود تھے اور ساتھ میں پانچ کھلاڑی بھی آؤٹ ہوچکے تھے۔ اس مرحلے پر شاید ہی کسی کو توقع ہوگی کہ آسٹریلیا 250 رنز کا ہندسہ بھی عبور کرے گا۔ لیکن مچل مارش پھٹ پڑے ڈیل اسٹین جب اننگز کا 47 واں اوور پھینکنے کے لیے آئے تو پہلی تین گیندوں پر نوجوان مارش نے تین شاندار چھکے رسید کردیے۔ پہلا باؤلر کے اوپر سے، دوسرا لانگ آن پر اور تیسرا لانگ آف پر، ان تین گیندوں نے میچ کا رخ ہی بدل کر رکھ دیا۔ یہ ایک روزہ کرکٹ میں پہلا موقع تھا کہ اسٹین کو مسلسل تین گیندوں پر تین چھکے پڑے ہوں۔ انہوں نے اننگز کے ایک اہم اوور میں 21 رنز کھائے اور اس کے بعد آخری تین اوورز میں راین میک لارن اور مورنے مورکل سے 41 رنز لوٹ کر اسکور کو 282 رنز تک پہنچادیا۔ مارش صرف 51 گیندوں پر 7 چھکوں اور 5 چوکوں کی مدد سے 86 رنز کے ساتھ ناقابل شکست میدان سے لوٹے جبکہ ان کے بعد فلپ ہیوز دوسرے نمایاں بلے باز رہے جنہوں نے 92 گیندوں پر 85 رنز بنائے جبکہ 36 رنز اسٹیون اسمتھ نے اور 32 جارج بیلی نے بنائے۔ چھٹی وکٹ پر مارش اور ہیڈن کی 71 رنز کی شراکت داری بہت اہم رہی لیکن اس میں ہیڈن کا حصہ صرف 11 رنز کا تھا۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے آرون فانگیسو نے 39 رنز دے کر دو وکٹیں حاصل کیں جبکہ اسٹین، مورکل، میک لارن اور عمران طاہر نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ جواب میں جنوبی افریقہ ابتداء ہی میں

www.pdfbooksfree.pk

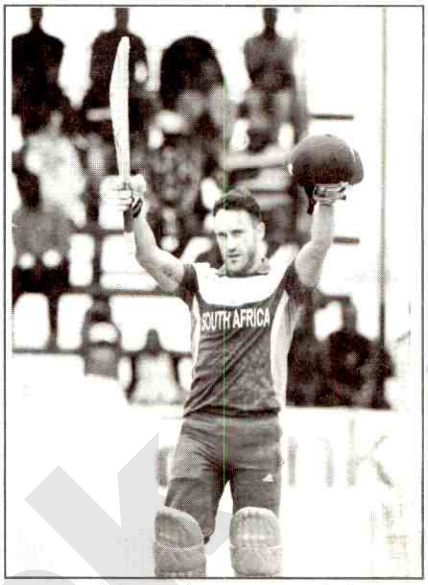

جدوجہد کرتا دکھائی دیا اور سوائے فف ڈوپلیسس کے کوئی بلے باز حالات کے تقاضوں کے مطابق نہ کھیل سکا۔ جن بلے بازوں نے ابھی چند روز قبل اسی آسٹریلیا کے خلاف 328 رنز کا ہدف با آسانی حاصل کرلیا تھا۔ لیکن فف ڈوپلیسس کے علاوہ کوئی نہ چل سکا یہاں تک کہ ان کے 126 رنز کے بعد کوئی کھلاڑی 24 رنز سے آگے بھی نہ بڑھ پایا۔ فف نے اپنے ایک روزہ کیریئر کی دوسری سنچری 94 گیندوں پر مکمل کی اور جب تک وہ موجود تھے، جنوبی افریقہ کو کچھ نہ کچھ امید ضرور تھی۔ لیکن جب جنوبی افریقہ 69 رنز کے فاصلے پر تھا تو فف ہٹ وکٹ ہوگئے۔ کین رچرڈسن کی گیند پر پچھلے قدموں پر کھیلنے کی کوشش میں ان کا پچھلا پیر آف اسٹمپ کے نچلے حصے سے ٹکرا گیا اور یوں 109 گیندوں پر 126 رنز کی اننگز تمام ہوئی اور ساتھ ہی جنوبی افریقہ کی امیدیں بھی۔ کچھ ہی دیر میں پوری ٹیم 220 رنز پر آؤٹ ہوگئی اور یوں آسٹریلیا 62 رنز کے واضح فرق سے، اور بونس پوائنٹ کے ساتھ، مقابلہ جیت گیا۔ آسٹریلیا کی جانب سے مچل جانسن، گلین میکس ویل، کین رچرڈسن اور مچل مارش نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں جبکہ ایک وکٹ ناتھن لیون کو ملی، مچل مارش کو شاندار آل راؤنڈ کارکردگی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

چھٹا میچ ۔ جنوبی افریقا نے زمبابوے کو 63 رنز سے ہرادیا

ڈوپلیسس کی شاندار سنچری کی بدولت جنوبی افریقا نے زمبابوے کو 63 رنز سے ہرا دیا۔ برینڈن ٹیلر کے 79 رنز بھی ٹیم کو شکست سے نہ بچا سکے۔ زمبابوے ٹیم 208 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ پروٹیز فتح کے بعد ٹرائینگولر سیریز کے فیصلہ کن معرکہ میں پہنچ گیا۔ ڈوپلیسس کو ٹورنامنٹ میں تیسری شاندار سنچری پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ آسٹریلیا کے خلاف 106 اور 126 رنز کی شاندار اننگز کھیلنے کے بعد فف ڈوپلیسی نے زمبابوے کے خلاف اہم مقابلے میں بھی 121 رنز بنا کر جنوبی افریقہ کو فائنل میں پہنچا دیا۔ آسٹریلیا گزشتہ مقابلے میں جنوبی افریقہ کو شکست دے کر پہلے ہی فائنل میں جگہ پا چکا تھا، اس لیے جنوبی افریقہ اور زمبابوے دونوں کے لیے یہ مقابلہ سیمی فائنل کی حیثیت رکھتا تھا۔ گو کہ زمبابوے کی حالت زیادہ نازک تھی کیونکہ اسے مقابلہ بونس پوائنٹ کے ساتھ اور اتنے واضح فرق سے جیتنا تھا کہ اس کا نیٹ رن ریٹ جنوبی افریقہ سے بہتر ہو جائے۔ ایسا کم از کم جنوبی افریقہ کی بیٹنگ کے بعد تو ناممکنات میں سے تھا اور بالآخر جنوبی افریقہ کی 63 رنز سے جیت نے اس پر مہر تصدیق بھی ثبت کردی۔ ہرارے میں ہونے والے مقابلے میں زمبابوے کے کپتان ایلٹن چگمبورا نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا اور صرف 26 کے مجموعے تک ہاشم آملہ اور کوئنٹن ڈی کوک کی قیمتی وکٹیں حاصل کر کے سنسنی پھیلا دی۔ مڈل آرڈر میں ریلی راسو کی صورت میں کمزور کڑی بھی موجود تھی البتہ انہوں نے تیسری وکٹ پر فف کے ساتھ 70 رنز کی شراکت داری کے ذریعے کسی حد تک گزشتہ کارکردگی کا ازالہ کردیا۔ جنوبی افریقہ کو ابراہم ڈی ولیئرز کے رن آؤٹ سے بہت سخت دھچکا پہنچا جو اس وقت آؤٹ ہوئے جب 28 ویں اوور میں اسکور 120 رنز تھا۔ چوتھی وکٹ گرنے کے بعد اب بڑے مجموعے تک پہنچنے کی امیدیں فف ڈوپلیسس اور ژاں۔پال ڈومنی کی جوڑی سے وابستہ ہوگئیں۔ جنہوں نے بالکل بھی مایوس نہیں کیا۔ پانچویں وکٹ پر دونوں بلے بازوں نے 103 رنز جوڑ کر مقابلے کو زمبابوے کی پہنچ سے کہیں باہر کردیا۔ آخری پانچ اوورز میں جنوبی افریقہ نے فف کی دھواں دار بیٹنگ کی بدولت 61 رنز لوٹے اور مجموعے کو 271 رنز تک پہنچا دیا۔ فف 140 گیندوں پر 121 رنز بنانے کے بعد 48 ویں اوور میں آؤٹ ہوئے جبکہ ڈومنی 51 رنز کے ساتھ دوسرے قابل ذکر بلے باز رہے۔ زمبابوے کو بونس پوائنٹ حاصل کرنے اور اپنے رن ریٹ کو بہتر بنانے کے لیے 272 رنز کا ہدف 25.2 اوورز میں حاصل کرنا تھا جو ایسی ٹیم کے لیے تقریباً ناممکنات میں سے تھے گزشتہ پانچ ایک روزہ مقابلوں میں صرف ایک بار 200 کا ہندسہ عبور کر پائی ہو۔ بہرحال، زمبابوے نے توقعات کے عین مطابق ہی کارکردگی دکھائی۔ البتہ خوش آئند بات یہ رہی کہ برینڈن ٹیلر بڑے عرصے بعد نصف سنچری بنانے میں کامیاب رہے لیکن ان کے علاوہ کوئی بلے باز 29 رنز سے آگے نہیں بڑھ پایا اور ٹیم 48 ویں اوور میں 208 رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ ٹیلر کی اننگز 96 گیندوں پر مشتمل تھی جس میں 2 چھکے اور 5 چوکے بھی شامل تھے۔ جنوبی افریقہ کی جانب سے ڈومنی سب سے کامیاب گیند باز رہے جنہوں نے 35 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔ فف کو شاندار بیٹنگ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

فائنل۔ جنوبی افریقہ نے آسٹریلیا کو چھ وکٹ سے ہرا کر سہ ملکی کرکٹ سیریز جیت لی

فائنل میں آسٹریلیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 217 رنز بنائے، پروٹیز نے سکور 41 ویں اوور میں پورا کرلیا ہرارے میں سہ ملکی سیریز کے فیصلہ کن معرکے میں آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کی ٹیمیں مد مقابل ہوئیں۔ جنوبی افریقہ نے آسٹریلیا کا 218 رنز کا ہدف 41 ویں اوور میں چار وکٹوں کے نقصان پر حاصل کیا۔ فاف ڈوپلیسس نے 96 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر ٹیم کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اے بی ڈی ویلیئرز نے 57 اور ہاشم آملہ نے 51 رنز بنائے۔ اس سے پہلے آسٹریلوی ٹیم نے مقررہ پچاس اوورز میں 9 وکٹ پر 217 رنز بنائے تھے۔ آرون فنچ 54 اور جیمز فالکنر 39 رنز کے ساتھ ٹاپ سکورر رہے، پروٹیز بولرز میں ڈیل سٹین نے چار، مورکل اور پارنیل نے دو دو شکار کیے۔

www.pdfbooksfree.pk

Zimbabwe Triangular Series - 1st match

ODI no. 3513 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
25 August 2014 (50-over match)

Zimbabwe v Australia

Australia won by 198 runs

Australia innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AJ Finch	c sub (V Sibanda) b Nyumbu	67	118	79	5	3
BJ Haddin†	b Chigumbura	46	74	58	2	2
MR Marsh	c Sikandar Raza b Chatara	89	108	83	7	4
GJ Bailey*	c Utseya b Williams	14	26	21	1	0
GJ Maxwell	c Mawoyo b Chatara	93	50	46	9	5
SPD Smith	run out (Sikandar Raza)	1	7	1	0	0
JP Faulkner	not out	5	18	5	1	0
MG Johnson	not out	20	13	10	2	1
Extras	(b 1, lb 4, w 7, nb 3)	15				
Total	(6 wickets; 50 overs; 210 mins)	350	(7.00 runs per over)			

Did not bat MA Starc, KW Richardson, NM Lyon

Bowling	O	M	R	W	Econ	
T Panyangara	7	1	68	0	9.71	(1nb, 1w)
TL Chatara	9	0	77	2	8.55	(2nb, 3w)
J Nyumbu	8	0	64	1	8.00	
SC Williams	10	1	59	1	5.90	(1w)
E Chigumbura	6	0	33	1	5.50	
P Utseya	10	1	44	0	4.40	(1w)

Zimbabwe innings		R	M	B	4s	6s
TMK Mawoyo	lbw b Starc	1	5	6	0	0
Sikandar Raza	c Marsh b Lyon	33	60	40	5	0
H Masakadza	st †Haddin b Smith	70	142	91	6	1
BRM Taylor	c Finch b Johnson	10	21	14	2	0
E Chigumbura*	c †Haddin b Faulkner	0	13	11	0	0
SC Williams	c Maxwell b Marsh	1	5	4	0	0
R Mutumbami†	lbw b Lyon	11	27	24	1	0
P Utseya	c Starc b Smith	9	36	27	0	0
T Panyangara	b Starc	1	14	9	0	0
J Nyumbu	c Faulkner b Smith	1	10	6	0	0
TL Chatara	not out	6	7	5	1	0
Extras	(lb 2, w 7)	9				
Total	(all out; 39.3 overs; 175 mins)	152	(3.84 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
MG Johnson	6	2	7	1	1.16	
MA Starc	6	1	23	2	3.83	(4w)
KW Richardson	5	2	28	0	5.60	(2w)
MR Marsh	5	0	15	1	3.00	
NM Lyon	7	1	42	2	6.00	
JP Faulkner	6	0	19	1	3.16	
SPD Smith	4.3	0	16	3	3.55	

Zimbabwe Triangular Series - 2nd match

ODI no. 3516 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
27 August 2014 (50-over match)

Australia v South Africa

South Africa won by 7 wickets (with 20 balls remaining)

Australia innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AJ Finch	c Duminy b McLaren	102	173	116	9	1
PJ Hughes	c de Villiers b Imran Tahir	51	81	63	8	0
MR Marsh	lbw b Imran Tahir	5	19	13	0	0
GJ Bailey*	c †de Kock b Morkel	66	81	54	3	3
GJ Maxwell	c de Villiers b Morkel	7	18	8	1	0
SPD Smith	b McLaren	31	36	19	4	0
BJ Haddin†	c Amla b Steyn	9	8	7	0	1
JP Faulkner	not out	10	29	13	0	0
MG Johnson	not out	23	10	8	1	2
Extras	(lb 12, w 10, nb 1)	23				
Total	(7 wickets; 50 overs; 231 mins)	327	(6.54 runs per over)			

Did not bat MA Starc, KW Richardson

Bowling	O	M	R	W	Econ	
DW Steyn	10	0	54	1	5.40	(1w)
WD Parnell	7	0	66	0	9.42	(2w)
M Morkel	10	1	63	2	6.30	(1nb, 6w)
R McLaren	9	0	64	2	7.11	(1w)
Imran Tahir	10	0	45	2	4.50	
JP Duminy	4	0	23	0	5.75	

South Africa innings		R	M	B	4s	6s
Q de Kock†	c Faulkner b Starc	19	47	18	2	0
HM Amla	c Smith b Richardson	24	36	29	4	0
F du Plessis	c Smith b Starc	106	141	98	11	1
AB de Villiers*	not out	136	173	106	11	2
JP Duminy	not out	33	42	29	1	1
Extras	(w 10)	10				
Total	(3 wickets; 46.4 overs; 221 mins)	328	(7.02 runs per over)			

Did not bat DA Miller, R McLaren, WD Parnell, DW Steyn, M Morkel, Imran Tahir

Bowling	O	M	R	W	Econ	
MG Johnson	10	0	63	0	6.30	(2w)
MA Starc	8	0	62	2	7.75	(2w)
KW Richardson	10	0	68	1	6.80	(2w)
MR Marsh	5	0	36	0	7.20	
JP Faulkner	8.4	0	59	0	6.80	(4w)
SPD Smith	2	0	20	0	10.00	
GJ Maxwell	3	0	20	0	6.66	

Zimbabwe Triangular Series - 3rd match

ODI no. 3518 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
29 August 2014 (50-over match)

Zimbabwe v South Africa

South Africa won by 61 runs

South Africa innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
HM Amla*	st †Taylor b Utseya	66	102	80	5	1
Q de Kock†	c Chatara b Utseya	76	111	76	7	1
F du Plessis	c Sikandar Raza b Nyumbu	15	39	25	0	0
RR Rossouw	c Nyumbu b Utseya	0	1	1	0	0
DA Miller	lbw b Utseya	0	1	1	0	0
JP Duminy	lbw b Utseya	2	14	12	0	0
R McLaren	b Nyumbu	6	34	20	0	0
DW Steyn	b Nyumbu	10	40	32	0	0
KJ Abbott	c Chigumbura b Chatara	6	25	13	0	0
AM Phangiso	c †Taylor b Chatara	13	32	19	0	0
Imran Tahir	not out	23	24	20	3	0
Extras	(lb 2, w 12)	14				
Total	(all out; 49.5 overs; 216 mins)	231	(4.63 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
J Nyumbu	10	2	42	3	4.20	(2w)
TL Chatara	8.5	1	28	2	3.16	(1w)
BV Vitori	6	0	50	0	8.33	
E Chigumbura	2	0	19	0	9.50	
SC Williams	10	0	37	0	3.70	(2w)
P Utseya	10	0	36	5	3.60	
Sikandar Raza	1	0	9	0	9.00	(3w)
MN Waller	2	0	8	0	4.00	

Zimbabwe innings		R	M	B	4s	6s
TMK Mawoyo	run out (Miller/†de Kock)	0	11	10	0	0
Sikandar Raza	c Miller b Imran Tahir	35	81	50	3	1
H Masakadza	b Phangiso	25	32	33	3	1
BRM Taylor†	b Phangiso	0	9	4	0	0
SC Williams	c Amla b McLaren	46	79	57	3	1
MN Waller	c Rossouw b Steyn	20	32	23	3	0
E Chigumbura*	c Rossouw b Steyn	22	45	29	3	0
P Utseya	c †de Kock b McLaren	5	17	9	0	0
J Nyumbu	c †de Kock b McLaren	0	1	1	0	0
TL Chatara	not out	6	14	10	1	0
BV Vitori	c †de Kock b Steyn	3	8	5	0	0
Extras	(lb 2, w 6)	8				
Total	(all out; 38.3 overs; 169 mins)	170	(4.41 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
DW Steyn	8.3	2	36	3	4.23	
KJ Abbott	6	0	36	0	6.00	(3w)
AM Phangiso	8	0	33	2	4.12	
R McLaren	7	0	24	3	3.42	(3w)
Imran Tahir	8	0	32	1	4.00	
P Duminy	1	0	7	0	7.00	

Zimbabwe Triangular Series - 4th match

ODI no. 3521 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
31 August 2014 (50-over match)

Zimbabwe v Australia

Zimbabwe won by 3 wickets (with 12 balls remaining)

Australia innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AJ Finch	b Nyumbu	11	22	12	2	0
PJ Hughes	c Nyumbu b Utseya	10	43	30	0	0
MJ Clarke*	not out	68	142	102	2	0
GJ Bailey	b Williams	1	4	5	0	0
GJ Maxwell	b Waller	13	14	17	1	1
MR Marsh	c Utseya b Tiripano	15	44	37	1	0
BJ Haddin†	c Waller b Tiripano	49	91	66	2	3
JP Faulkner	c Nyumbu b Utseya	0	1	1	0	0
MA Starc	b Williams	3	4	5	0	0
BCJ Cutting	run out (†Taylor/Waller)	26	26	22	2	1
NM Lyon	not out	8	5	3	0	1
Extras	(lb 2, w 3)	5				
Total	(9 wickets; 50 overs; 203 mins)	209	(4.18 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
TL Chatara	8	0	56	0	7.00	
J Nyumbu	10	1	30	1	3.00	(2w)
P Utseya	10	0	45	2	4.50	(1w)
DT Tiripano	6	1	34	2	5.66	
SC Williams	10	2	21	2	2.10	
MN Waller	6	0	21	1	3.50	

Zimbabwe innings		R	M	B	4s	6s
TMK Mawoyo	b Lyon	15	60	44	1	0
Sikandar Raza	c sub (SPD Smith) b Lyon	22	50	32	4	0
H Masakadza	b Starc	18	43	35	1	1
BRM Taylor†	b Lyon	32	38	26	5	0
MN Waller	c & b Maxwell	11	46	39	1	0
SC Williams	c Clarke b Lyon	4	8	5	1	0
E Chigumbura*	not out	52	96	68	4	0
DT Tiripano	b Starc	3	19	12	0	0
P Utseya	not out	30	43	28	2	1
Extras	(b 2, lb 3, w 18, nb 1)	24				
Total	(7 wickets; 48 overs; 205 mins)	211	(4.39 runs per over)			

Did not bat J Nyumbu, TL Chatara

Bowling	O	M	R	W	Econ	
MA Starc	10	3	41	2	4.10	(4w)
MR Marsh	4	1	13	0	3.25	(1w)
BCJ Cutting	6	0	18	0	3.00	(1w)
JP Faulkner	7	0	28	0	4.00	(1nb, 2w)
NM Lyon	10	1	44	4	4.40	(2w)
AJ Finch	2	0	19	0	9.50	
GJ Maxwell	8	0	41	1	5.12	(2w)
MJ Clarke	1	0	2	0	2.00	

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

Zimbabwe Triangular Series - 5th match

ODI no. 3522 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
2 September 2014 (50-over match)

Australia v South Africa

Australia won by 62 runs

Australia innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AJ Finch	c Duminy b McLaren	16	42	36	1	0
PJ Hughes	c Miller b Phangiso	85	144	92	7	1
SPD Smith	c †de Kock b Imran Tahir	36	72	62	2	0
GJ Maxwell	c †de Kock b Steyn	2	9	6	0	0
GJ Bailey*	st †de Kock b Phangiso	32	44	35	3	1
MR Marsh	not out	86	69	51	5	7
BJ Haddin†	c Phangiso b Morkel	11	32	17	1	0
MG Johnson	run out (Phangiso)	2	8	2	0	0
MA Starc	not out	1	1	1	0	0
Extras	(lb 6, w 3, nb 2)	11				
Total	(7 wickets; 50 overs; 214 mins)	282	(5.64 runs per over)			

Did not bat KW Richardson, NM Lyon

Bowling	O	M	R	W	Econ	
DW Steyn	9	0	64	1	7.11	
JP Duminy	4	0	24	0	6.00	
M Morkel	9	1	51	1	5.66	(2nb, 1w)
R McLaren	8	0	56	1	7.00	(2w)
Imran Tahir	10	0	42	1	4.20	
AM Phangiso	10	0	39	2	3.90	

South Africa innings		R	M	B	4s	6s
HM Amla	c †Haddin b Marsh	17	42	28	2	0
Q de Kock†	c Smith b Maxwell	1	8	5	0	0
F du Plessis	hit wicket b Richardson	126	177	109	8	6
AB de Villiers*	c Bailey b Lyon	6	23	19	0	0
JP Duminy	c sub (BCJ Cutting) b Marsh	16	27	32	1	0
DA Miller	b Johnson	3	9	5	0	0
R McLaren	c Smith b Richardson	24	53	41	2	0
DW Steyn	run out (Smith)	5	18	10	1	0
AM Phangiso	not out	3	19	9	0	0
M Morkel	b Johnson	0	5	2	0	0
Imran Tahir	c Marsh b Maxwell	2	4	4	0	0
Extras	(lb 7, w 10)	17				
Total	(all out; 44 overs; 197 mins)	220	(5.00 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
MG Johnson	9	1	30	2	3.33	(4w)
GJ Maxwell	4	0	22	2	5.50	(2w)
KW Richardson	8	0	38	2	4.75	
MA Starc	8	1	47	0	5.87	
MR Marsh	5	0	23	2	4.60	
NM Lyon	10	0	53	1	5.30	

Zimbabwe Triangular Series - 6th match

ODI no. 3524 | 2014 season
Played at Harare Sports Club
4 September 2014 (50-over match)

Zimbabwe v South Africa

South Africa won by 63 runs

South Africa innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
Q de Kock†	c †Taylor b Chatara	2	4	4	0	0
HM Amla	c Chigumbura b Madziva	14	32	22	2	0
F du Plessis	c Chigumbura b Nyumbu	121	189	140	5	4
RR Rossouw	b Williams	36	54	39	5	0
AB de Villiers*	run out (Nyumbu)	16	23	18	2	0
JP Duminy	c & b Madziva	51	73	62	3	0
DA Miller	not out	10	19	9	1	0
WD Parnell	not out	10	11	6	0	1
Extras	(lb 2, w 9)	11				
Total	(6 wickets; 50 overs; 205 mins)	271	(5.42 runs per over)			

Did not bat DW Steyn, AM Phangiso, M Morkel

Bowling	O	M	R	W	Econ	
TL Chatara	6	0	31	1	5.16	(1w)
N Madziva	6	0	53	2	8.83	(4w)
J Nyumbu	8	0	53	1	6.62	
SC Williams	10	1	38	1	3.80	
P Utseya	10	0	55	0	5.50	
MN Waller	10	0	39	0	3.90	(1w)

Zimbabwe innings		R	M	B	4s	6s
V Sibanda	run out (de Villiers)	11	31	15	1	0
Sikandar Raza	c Miller b Parnell	29	41	32	4	0
H Masakadza	c de Villiers b Morkel	26	38	33	0	1
BRM Taylor†	b Duminy	79	156	96	5	2
SC Williams	c Amla b Duminy	3	15	14	0	0
E Chigumbura*	c Miller b Rossouw	13	32	32	0	0
MN Waller	c †de Kock b Phangiso	17	32	22	2	0
P Utseya	c Amla b Steyn	0	6	3	0	0
N Madziva	run out (Miller/†de Kock)	3	10	11	0	0
TL Chatara	not out	10	35	20	1	0
J Nyumbu	lbw b Duminy	4	9	7	0	0
Extras	(lb 1, w 11, nb 1)	13				
Total	(all out; 47.2 overs; 207 mins)	208	(4.39 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
DW Steyn	8	1	24	1	3.00	(1w)
JP Duminy	8.2	0	35	3	4.20	(1w)
M Morkel	8	0	41	1	5.12	(1nb, 3w)
WD Parnell	8	0	39	1	4.87	(1w)
AM Phangiso	10	0	38	1	3.80	
RR Rossouw	3	0	17	1	5.66	
AB de Villiers	2	0	13	0	6.50	(4w)

Zimbabwe Triangular Series - Final

ODI no. 3526 | 2014 season
Played at Harare Sports Club (neutral venu
6 September 2014 (50-over match)

Australia v South Africa

South Africa won by 6 wickets

Australia innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AJ Finch	b Steyn	54	115	87	5	0
PJ Hughes	c de Villiers b Steyn	15	18	16	2	0
SPD Smith	c Miller b Parnell	10	20	15	2	0
GJ Bailey*	b Imran Tahir	12	38	28	0	0
MR Marsh	b Parnell	27	67	46	1	1
GJ Maxwell	lbw b Steyn	0	1	1	0	0
BJ Haddin†	lbw b Steyn	6	37	19	0	0
JP Faulkner	c Miller b Morkel	39	75	37	4	0
MG Johnson	c Phangiso b Morkel	6	9	6	1	0
MA Starc	not out	29	59	46	0	2
NM Lyon	not out	0	1	0	0	0
Extras	(b 4, lb 5, w 9, nb 1)	19				
Total	(9 wickets; 50 overs; 225 mins)	217	(4.34 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
DW Steyn	10	1	34	4	3.40	(2w)
M Morkel	10	0	58	2	5.80	(1nb, 2w)
WD Parnell	10	1	40	2	4.00	(1w)
AM Phangiso	10	0	36	0	3.60	
Imran Tahir	10	0	40	1	4.00	

South Africa innings		R	M	B	4s	6s
HM Amla	c Bailey b Smith	51	95	75	2	0
Q de Kock†	c Bailey b Maxwell	7	12	7	1	0
F du Plessis	c Faulkner b Johnson	96	172	99	8	1
WD Parnell	b Faulkner	6	23	24	1	0
AB de Villiers*	not out	57	70	41	6	2
JP Duminy	not out	0	1	0	0	0
Extras	(b 1, w 2, nb 1)	4				
Total	(4 wickets; 40.5 overs; 188 mins)	221	(5.41 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
MG Johnson	9.5	0	52	1	5.28	(1nb)
GJ Maxwell	2	0	12	1	6.00	
MR Marsh	5	0	25	0	5.00	(1w)
MA Starc	4	0	27	0	6.75	(1w)
JP Faulkner	8	0	54	1	6.75	
NM Lyon	10	1	41	0	4.10	
SPD Smith	2	0	9	1	4.50	

Match details

Toss South Africa, who chose to field
Series South Africa won the 2014 Zimbabwe Triangular Series

Player of the match DW Steyn (South Africa)
Player of the series F du Plessis (South Africa)

Umpires Aleem Dar (Pakistan) and RB Tiffin
TV umpire TJ Matibiri
Match referee J Srinath (India)
Reserve umpire O Chirombe

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

زمبابوے ٹرائنگولر سیریز کی تصویری جھلکیاں

www.pdfbooksfree.pk

آسٹریلین ٹی ٹوئنٹی قائد جارج بیلی قیادت سے دستبردار!

آسٹریلیا کی ٹی ٹوئنٹی ٹیم کے کپتان جارج بیلی ٹیسٹ اورایک روزہ کرکٹ پر بھرپور انداز میں توجہ دینے کے لیے ٹیم کی قیادت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ مائیکل کلارک کی غیر موجودگی میں زمبابوے میں ہونے والی سہ ملکی سیریز میں آسٹریلیا کی ایک روزہ ٹیم کی قیادت کے فرائض انجام دینے والے 32 سالہ بیلی نے کہا کہ انہیں بیک وقت کھیل کے مختلف فارمیٹس پر ایک ساتھ توجہ مرکوز رکھنے میں شدید مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے کرکٹ آسٹریلیا کی ویب سائٹ کو بتایا کہ میں نے اس حوالے سے بہت وقت لیا اور کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا، میں ٹیسٹ اور ایک روزہ کرکٹ میں اپنا بہترین کھیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ میرا اصل مقصد تو ٹیسٹ کرکٹ کھیلنا ہے لیکن دراصل میں اپنی بہترین پرفارمنس کے ساتھ کرکٹ کھیلنا چاہتا ہوں۔ بیلی نے کہا کہ دراصل مجھے سب سے زیادہ چیلنجنگ ٹیسٹ کرکٹ ہی لگی لیکن میں نے اسی فارمیٹ میں کرکٹ کو سب سے زیادہ انجوائے کیا۔ آسٹریلین کھلاڑی نے 2012 میں ایک روزہ کرکٹ کا ڈیبیو کیا لیکن وہ منظر عام پر اس وقت آئے جب انہوں نے مائیکل کلارک کی جگہ گزشتہ سال دورہ ہندوستان میں ٹیم کی قیادت کی شیفلڈ شیلڈ میں انتہائی ناقص کارکردگی کے باوجود ایک روزہ کرکٹ کی کارکردگی کی بنیاد پر انہیں ایشز سیریز کے لیے آسٹریلین ٹیم کا حصہ بنایا گیا تاہم یہاں وہ صرف 26 کی اوسط سے رنز اسکور کر سکے۔ اسی ناقص پرفارمنس پر انہیں رواں سال کے ا؟غاز میں دورہ جنوبی افریقہ کے لیے ٹیم کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ بیلی کو 2011 میں ایک ایسے موقع پر ٹی ٹوئنٹی ٹیم کی قیادت سونپی گئی جب ان کے پیشرو مائیکل کلارک نے ٹیسٹ اور ایک روزہ کرکٹ پر توجہ مرکوز رکھنے کے لیے کھیل کے مختصر ترین فارمیٹ کو خیر باد کہہ دیا تھا لیکن حیران کن امر یہ کہ اس موقع پر انہوں نے کسی بھی طرز کی کرکٹ میں آسٹریلیا کی نمائندگی نہیں کی تھی ان کی زیر قیادت آسٹریلیا نے 2012 کے ورلڈ ٹی ٹوئنٹی کا سیمی فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا لیکن رواں سال بنگلہ دیش میں ہونے والے ایونٹ میں وہ سپر 10 مرحلے سے آگے نہ بڑھ سکے۔ بیلی کا کہنا تھا کہ وہ نئے کپتان کو موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ قدم جماتے ہوئے آئندہ ورلڈ کپ سے قبل ایک مستحکم ٹیم بنا سکیں۔ جارج بیلی کا کہنا ہے کہ کرکٹ کے مختصر ترین فارمیٹ میں آسٹریلین ٹیم کی قیادت ان کے لئے باعث فخر ہے اور ٹیم کی قیادت کے دوران وہ اس سے بھرپور لطف اندوز بھی ہوئے ہیں۔ آئندہ چند برسوں کے دوران وہ اپنے کیریئر کو آگے بڑھانے کے لئے ایک روزہ اور ٹیسٹ کرکٹ پر بھرپور توجہ دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی قومی ٹی 20 ٹیم کی قیادت چھوڑ رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 32 سالہ جارج بیلی 28 بین الاقوامی ٹی 20 مقابلوں اور 44 ایک روزہ میچوں میں آسٹریلیا کی نمائندگی کر چکے ہیں تاہم اب تک وہ صرف 5 ٹیسٹ میچز ہی کھیل پائے ہیں۔

www.pdfbooksfree.pk

دنیا کے معمر ترین ٹیسٹ کرکٹر نارمن گورڈن چل بسے!

معمر ترین جنوبی افریقی ٹیسٹ کرکٹر نارمن گورڈن چل بسے۔ان کی عمر 103 برس تھی۔فاسٹ بولر نارمن نے پانچ ٹیسٹ میچوں میں ملک کی نمائندگی کا اعزاز حاصل کیا اور پانچوں میچ انگلینڈ کے خلاف کھیلے جس میں ڈربن ٹیسٹ بھی شامل ہے جو دس دن جاری رہنے کے بعد بھی ڈرا ہوا تھا۔گورڈن پہلے ٹیسٹ کرکٹر ہیں جنہوں نے سو برس کی عمر پائی۔ان کی وفات کے بعد سابق جنوبی افریقن فاسٹ بولر لنزے ٹاکٹ معمر ترین ٹیسٹ کرکٹر بن گئے۔6 اگست 1911ء کو جنوبی افریقہ کی ریاست ٹرانسوال میں پیدا ہونے والے گورڈن واحد کھلاڑی تھے جنہوں نے دوسری جنگ عظیم سے پہلے کے زمانے میں کرکٹ کھیلی اور مارچ 1939ء میں انگلستان کے خلاف ڈربن میں کھیلے گئے تاریخی ٹائم لیس ٹیسٹ میں بھی شامل تھے۔یہ مقابلہ 10 روز جاری رہا تھا لیکن آخری روز چائے کے وقفے کے موقع پر بارش نے اس وقت میدان کو آلیا جب انگلستان فتح سے صرف 42 رنز کے فاصلے پر تھا۔میچ مزید جاری نہ رہ سکا اور انگلستان کے کھلاڑیوں کو لازمی کیپ ٹاؤن کی ریل گاڑی پکڑنا تھی تاکہ وہ تین دن بعد وہاں سے وطن واپس جانے والے بحری جہاز میں سوار ہو سکیں۔یوں یہ مقابلہ اختتام کو پہنچا اور ساتھ ہی نارمن گورڈن کا کیریئر بھی کیونکہ اس کے بعد دوسری جنگ عظیم اور ان سمیت کئی کھلاڑیوں کا کرکٹ مستقبل تاریک ہو گیا۔گورڈن نے انگلستان کے اسی دورہ جنوبی افریقہ میں پانچ ٹیسٹ مقابلے کھیلے، جو ٹیسٹ کرکٹ میں ان کی کل متاع تھے۔البتہ اس سیریز میں 20 وکٹوں کے علاوہ انہوں نے دنیائے کرکٹ میں اپنی طویل عمری کی وجہ سے شہرت پائی۔2011ء میں انہوں نے اپنی 100 ویں سالگرہ بہت دھوم دھام کے ساتھ منائی۔یہاں تک کہ 103 سال کی عمر پانے کے بعد وہ جوہانسبرگ کے علاقے ہلبرو میں اپنے اسی گھر میں انتقال کر گئے جہاں وہ گزشتہ 60 سالوں سے مقیم تھے۔گورڈن اپنے مضبوط جسم، قوت اور فٹنس کی وجہ سے معروف تھے۔انہوں نے ٹائم لیس ٹیسٹ میں 8 گیندوں پر مشتمل 92.2 اوورز پھینکے تھے جو آج کے حساب سے 120 اوورز بنتے ہیں۔وہ گزشتہ کچھ عرصے سے گردوں کی تکلیف میں مبتلا تھے البتہ اس سے پہلے ان کی صحت مثالی تھی۔ان کے انتقال کے بعد اب جنوبی افریقہ کے سابق گیند باز لنڈسے ٹکٹ طویل العمر ترین کھلاڑی بن گئے ہیں۔ٹکٹ کی عمر اس وقت 95 سال ہے اور انہوں نے 1947ء سے 1949ء کے دوران 9 ٹیسٹ مقابلوں میں جنوبی افریقہ کی نمائندگی کی تھی۔جنوبی افریقہ کرکٹ بورڈ کے سابق چیف ایگزیکٹو علی باقر نے گورڈن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی وہ ہمیشہ وہ کرکٹ کے ذریعے اور گالف کے ذریعے لطف اٹھاتے تھے وہ مکمل زندگی گذار رہے تھے۔

Full name Norman Gordon

Born August 6, 1911, Boksburg, Transvaal

Died September 2, 2014, Hillbrow, Johannesburg (aged 103 years 27 days)

Major teams South Africa, Transvaal

Also known as Mobil

Batting style Right-hand bat

Bowling style Right-arm fast

Batting and fielding averages

	Mat	Inns	NO	Runs	HS	Ave	100	50	6s	Ct	St
Tests	5	6	2	8	7*	2.00	0	0	0	1	0
First-class	29	31	10	109	20	5.19	0	0		8	0

Bowling averages

	Mat	Inns	Balls	Runs	Wkts	BBI	BBM	Ave	Econ	SR	4w	5w	10
Tests	5	8	1966	807	20	5/103	7/162	40.35	2.46	98.3	0	2	0
First-class	29		7173	2803	126	6/61		22.24	2.34	56.9		8	0

Career statistics

Test debut South Africa v England at Johannesburg, Dec 24-28, 1938
Last Test South Africa v England at Durban, Mar 3-14, 1939

First-class span 1933-1949

Match by match list

Bat1	Bat2	Runs	Wkts	Conc	Ct	St	Opposition	Ground	Start Date
0	DNB	0	7	162	0	0	v England	Johannesburg	**24 Dec 1938**
0	DNB	0	5	157	0	0	v England	Cape Town	**31 Dec 1938**
1	0	1	2	127	0	0	v England	Durban	**20 Jan 1939**
DNB	-	-	5	105	0	0	v England	Johannesburg	**18 Feb 1939**
0*	7*	7	1	256	1	0	v England	Durban	**3 Mar 1939**

www.pdfbooksfree.pk

ٹیسٹ کے بعد ون ڈے سیریز بھی گرین شرٹس نے لنکن ٹیم کو دیدی!

بیٹسمینوں کی ایک اور ناقص کارکردگی نے پاکستانی ٹیم کو سری لنکا میں اس کے کم ترین اسکور 102 پر آؤٹ ہونے کی خفت پر مجبور کر دیا۔ سات وکٹوں کی اس شکست کے ساتھ ہی پاکستانی ٹیم کو ون ڈے سیریز میں بھی دو ایک کی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور اس کا یہ مایوس کن دورہ بھی اختتام کو پہنچا جس میں اسے دونوں ٹیسٹ میچوں میں بھی شکست ہوئی۔ دمبولا کی وکٹ کو بھاری اسکور اور سپنرز کے لیے موافق جان کر ہی مصباح الحق نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کو ترجیح دی لیکن بیٹسمینوں کی غیر ذمہ داری نے دونوں باتیں غلط ثابت کر دکھائیں کیونکہ ٹیم کو اس حال پر پہنچانے والے درمیانی رفتار والے سری لنکن تیز بالرز تھے۔ پریرا نے 34 رنز دے کر چار وکٹیں حاصل کیں۔ پاکستانی ٹیم نے آخری میچ میں برائے نام ایک تبدیلی کرتے ہوئے جنید خان کی جگہ سعید اجمل کو شامل کیا یوں ذوالفقار بابر ایک بار پھر کھیلے بغیر رہ گئے۔ تھیسارا پیریرا کو شاندار کارکردگی پر میچ اور سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

سری لنکا نے دوسرے ون ڈے میں پاکستان کو 77 رنز سے شکست دے کر 3 میچز کی سیریز 1-1 سے برابر کر دی۔ ہمبن ٹوٹا میں کھیلے گئے دوسرے میچ میں سری لنکا کے کپتان انجیلو میتھیوز نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا آئرلینڈرز نے مقررہ 50 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 310 رنز بنائے، ہدف کے تعاقب میں پاکستانی بیٹنگ لائن مخالف بالرز کے سامنے ڈٹ کر مقابلہ نہ کر سکی اور پوری ٹیم 43.5 اوورز میں 233 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ میچ میں شاندار بیٹنگ اور بالنگ کا مظاہرہ کرنے والے تھسارا پریرا

کو میچ کا بہترین کھلاڑی بھی قرار دیا گیا۔ سری لنکا کی اننگز تین کھلاڑیوں سے عبارت رہی۔ ایک تو وہی پرانے 'مجرم' مہیلا جیاوردنے اور اینجلو میتھیوز تھے، لیکن ایک نیا کردار تھیسارا پیریرا کی صورت میں ابھر کر سامنے آیا۔ سری لنکا کو ٹاس جیت کر بلے بازی سنبھالنے کے بعد دوسرے ہی اوور میں پہلا نقصان اٹھانا پڑا، جب جنید کی متعدد گیندوں پر پریشانی کا سامنا کرنے کے بعد آخری گیند پر وکٹوں کے پیچھے کیچ دے گئے۔ گو کہ امپائر نے انہیں آؤٹ نہیں دیا اور پاکستان نے وکٹ کیپر عمر اکمل کے بے اصرار پر ریویو لینے کا فیصلہ کیا لیکن یہ 'جوا' کام کر گیا اور دلشان مایوسی کے عالم میں میدان سے

لوٹ آئے۔ اوپل تھارنگا اور تجربہ کار کمار سنگاکارا نے اسکور کو نویں اوور میں 50 کا ہندسہ عبور کروایا جب وہاب ریاض نے اپنے دو اوورز میں ان دونوں کو واپسی کا پروانہ تھما دیا۔ سنگا وہاب کو پل کھیلنے کی کوشش میں مڈ وکٹ پر دھر لیے گئے جبکہ تھارنگا ایک خوبصورت گیند پر وکٹوں کے پیچھے کیچ دے کر چلتے بنے۔ اب ذمہ داری ایک مرتبہ پھر مہیلا اور اینجلو کے ہاتھوں پر تھی۔ ان دونوں نے مسلسل دوسرے مقابلے میں سنچری شراکت داری جوڑی اور 11 ویں اوور سے لے کر آخری پاور پلے کے آغاز تک سری لنکا کو نہ صرف وکٹ گرنے سے بچائے رکھا بلکہ بہت اچھے اوسط کے ساتھ رنز کا بھی اضافہ کیا۔ بالخصوص مہیلا جیاوردنے نے اپنا بھرپور کھیل پیش کیا۔ دل موہ لینے والے شاٹس کھیلتے ہوئے مہیلا نے اس دباؤ کا سرے سے خاتمہ کر دیا جو ابتدائی وکٹیں گرنے کے بعد قائم ہو گیا تھا۔ جب اننگز کے 34 ویں اوور میں سری لنکا پاور پلے کا فائدہ اٹھانے کے منصوبے بنا رہا تھا تو محمد حفیظ میچ کو ایک بار پھر پاکستان کے حق میں پلٹنے کے ارادے کے ساتھ آئے اور انہوں نے اپنے اگلے چار اوورز میں تین اہم وکٹیں حاصل کر کے سری لنکا کو پھر پچھلے قدموں پر دھکیل دیا۔ سب سے پہلے مہیلا 74 گیندوں پر 67 رنز بنانے کے بعد بولڈ ہوئے اور اس کے بعد سیکوگے پرسنا اور آشان پریانجن حفیظ کے ہاتھوں ایل بی ڈبلیو ہو کر سری لنکا کو سخت مشکل میں ڈال گئے۔ سری لنکا کے رنز بنانے کی رفتار اتنی سست پڑ گئی کہ 12 اوورز تک ایک چوکا بھی نہ لگ سکا۔ لیکن ابتدائی جدوجہد کے بعد جیسے ہی پیریرا نے اپنے ہاتھ کھولنا شروع کیے، پاکستان کے باؤلرز کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی۔ کہاں 44 اوورز کے اختتام پر صرف 230 رنز اور کہاں 50 اوورز کے بعد 310 کا ہندسہ، یعنی کہ صرف 6 اوورز میں 80 رنز؟ اور اس فیصلہ کن ضرب کے معمار تھے پیریرا! اننگز کے 45 ویں اوور میں انہوں نے جنید خان کو چوکا رسید کر کے جس سلسلے کا آغاز کیا وہ پھر آخر تک رکنے میں نہیں آیا۔ دوسرے اینڈ سے میتھیوز بھی ان کا بھرپور ساتھ دیتے رہے۔ پیریرا نے محمد عرفان کو آخری اوور میں 19 رنز کی مار بھی لگائی جس میں آخری تین گیندوں پر لگائے گئے دو چوکے اور ایک چھکا بھی شامل تھا۔ البتہ اس کے بعد اگلے اوور میں میتھیوز آؤٹ ہو گئے، اور ایک بدقسمتی یہ کہ ایک مرتبہ پھر پہلی ون ڈے سنچری سے محروم رہ گئے۔ 115 گیندوں پر کھیلی گئی 93 رنز کی اننگز میں 8 چوکے شامل تھے۔ لیکن ان کے آؤٹ ہونے کے بعد بھی پیریرا کو خاموش کرنا پاکستان کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ جنید خان اور وہاب ریاض کو دو شاندار چھکے رسید کرنے کے بعد آخری اوور میں رن آؤٹ ہوئے۔ صرف 36 گیندوں پر 65 رنز بنانے کے بعد، جس میں پانچ چوکے اور 4 شاندار چھکے شامل رہے۔ پیریرا نے اپنی ابتدائی 18 گیندوں پر صرف 15 رنز بنائے لیکن اس کیبعد اگلی 32 گیندوں پر 57 رنز لوٹے۔ یہ اننگز حقدار تھی کہ فاتحانہ کہلائے۔ سری لنکا نے 300 سے زیادہ کا مجموعہ اکٹھا کر کے ویسے ہی تاریخ کو اپنی جانب کرلیا تھا کیونکہ سری لنکا میں

www.pdfbooksfree.pk

کبھی کوئی ٹیم 300 سے زیادہ رنز کے ہدف کا کامیابی سے تعاقب نہیں کر سکی اور بعد ازاں یہ بات ایک مرتبہ پھر درست بھی ثابت ہوئی۔ پاکستان کو 311 رنز کا انتہائی مشکل ہدف ملا، جس کے تعاقب کی ابتدا ہی بری ثابت ہوئی۔ یونس خان کی جگہ ٹیم میں شامل کیے گئے شرجیل خان محض چوتھے اوور میں لاستھ مالنگا کو وکٹ دے کر چلتے بنے اور یوں عرصے بعد اپنے انتخاب کو درست ثابت نہ کر سکے۔ ان کی روانگی کے بعد محمد حفیظ اور احمد شہزاد کے درمیان 96 رنز کی شراکت داری نے پاکستان کو وہ بنیاد فراہم کی جس پر تعمیر کرتے ہوئے وہ ابتدائی دو مقابلوں ہی میں سیریز جیت سکتا تھا۔ لیکن عمر اکمل کی ایک اور ناکامی، مصباح الحق کی سست رفتار اننگز اور فواد عالم اور صہیب مقصود کا گزشتہ مقابلے کی کارکردگی نہ دہرا پانا پاکستان کی شکست کے لیے کافی ثابت ہوا۔ ویسے احمد شہزاد کی 80 گیندوں پر 56 رنز کی اننگز کو بھی سراہنا بنتا نہیں ہے۔ ایک ایسے مقابلے میں جہاں ہمہ وقت 6 سے اوپر کا اوسط درکار ہو وہاں 70 کے اسٹرائیک ریٹ سے کھیلی گئی یہ اننگز پاکستان کے لیے فائدہ مند کم اور نقصان دہ زیادہ ثابت ہوئی۔ دوسری جانب مصباح الحق کا حال بھی کچھ ایسا ہی رہا۔ انہوں نے 51 گیندوں پر صرف 36 رنز بنائے اور عین اس وقت آؤٹ ہو گئے جب پاکستان کو ان کی سخت ضرورت تھی۔ حالات کے تقاضوں کے مطابق صرف محمد حفیظ نے بیٹنگ کی اور 11 چوکوں کی مدد سے صرف 49 گیندوں پر 62 رنز کی بہترین باری کھیلی۔ درحقیقت پاکستان مقابلے کی دوڑ سے اسی وقت باہر ہو گیا تھا جب حفیظ آؤٹ ہوئے۔ عمر اکمل صرف ایک رن بنانے کے بعد پویلین لوٹے اور مصباح اور احمد صرف 32 رنز کے لیے 56 قیمتی گیندیں ضائع کر گئے۔ رہی سہی کسر پاور پلے کے پہلے اوور میں مصباح الحق کے آؤٹ ہونے سے پوری ہو گئی۔ صہیب پاکستان کی اننگز کا واحد چھکا لگانے کے بعد امپائر کے ہاتھوں سے بچنے کے باوجود ریویو پر ایل بی ڈبلیو قرار پائے جبکہ شاہد آفریدی 10 گیندوں پر 17 رنز بنانے کے بعد اپنا "فرض" ادا کر کے چلتے بنے۔ آخری تین بلے باز صرف 10 رنز کے اضافے پر آؤٹ ہوئے اور پاکستان کی اننگز 233 رنز پر ہی مکمل ہو گئی۔ بیٹنگ میں اپنا جادو دکھانے کے بعد پیریرا میچ کے آخری لمحات میں ہیٹ ٹرک کے قریب پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے دو

مسلسل گیندوں پر وہاب ریاض اور فواد عالم کو آؤٹ کیا لیکن پاکستان کے آخری بلے باز محمد عرفان کو ٹھکانے نہ لگا سکے اور یوں ہیٹ ٹرک سے محروم رہ گئے۔ البتہ اگلے اوور میں لاستھ مالنگا نے جنید خان کو بولڈ کر کے پاکستان کی اننگز کا خاتمہ کر دیا۔ سری لنکا کی جانب سے پیریرا ہی نے سب سے زیادہ یعنی 3 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو، دو کھلاڑیوں کو مالنگا، رنگانا ہیراتھ اور سیکوگے پرسنا نے آؤٹ کیا۔ دلشان کو بھی ایک وکٹ حاصل ہوئی۔

پاکستان نے اپنی طویل روایات کو برقرار رکھتے ہوئے سیریز کے فیصلہ کن مقابلے میں منہ کی کھائی اور یوں سری لنکا سے ناکام و نامراد لوٹ آیا۔ ایک روزہ سیریز کے تیسرے و فیصلہ کن مقابلے میں جتنی بری کارکردگی کی توقع کی جا سکتی تھی، پاکستانی بلے بازوں نے اس سے بھی بدتر مظاہرہ کیا اور پوری ٹیم صرف 102 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ سری لنکا نے ٹیسٹ مرحلے میں جامع کارکردگی کا مظاہرہ کر کے فیصلہ کن مراحل پر مقابلے پر گرفت قائم کی اور دونوں مرتبہ پاکستان پر غالب آیا۔ اسی طرح ایک روزہ سیریز میں اگر پہلے ون ڈے میں صہیب مقصود اور فواد عالم کی غیر معمولی اننگز کو ایک طرف رکھ دیا

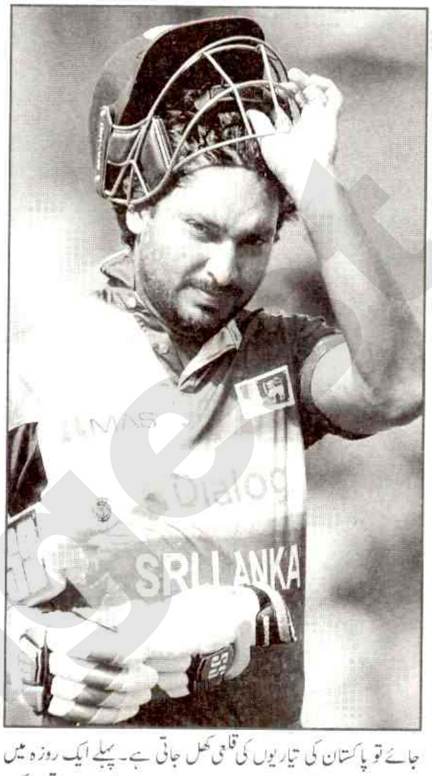

جائے تو پاکستان کی تیاریوں کی قلعی کھل جاتی ہے۔ پہلے ایک روزہ میں 105 رنز پر آدھے کھلاڑیوں سے محروم ہو جانا خطرے کی علامت تھی، لیکن جیت نے اس خامی کو چھپا دیا۔ لیکن اگلے دونوں مقابلوں میں یہ کمزوری کھل کر سامنے آ گئی۔ یہاں تک کہ فیصلہ کن مقابلے میں پاکستان کی داستان 102 رنز پر ہی مکمل ہو گئی۔ ابتدائی دونوں مقابلوں میں، بادل نخواستہ، ہدف کے تعاقب کے بعد اب پاکستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا اور سعید اجمل کی واپسی سے تحریک پا کر ایک اچھا مجموعہ سجانے کا خواب سجایا لیکن آغاز ہی سے اندازہ ہو گیا تھا کہ پاکستانی بلے بازوں کے ہاتھ پیر پھولے ہوئے ہیں۔ ابتدائی 5 اوورز میں ایک وکٹ گنوانے کے ساتھ صرف 6 رنز بنانا اس خوف کو ظاہر کر رہا تھا جو پاکستان کے بیٹسمینوں پر طاری تھا۔ شرجیل خان بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوئے اور کم رنز کے دباؤ تلے موجود احمد شہزاد اور محمد حفیظ بھی کچھ ہی دیر میں منہ لٹکائے میدان سے واپس آتے دکھائی

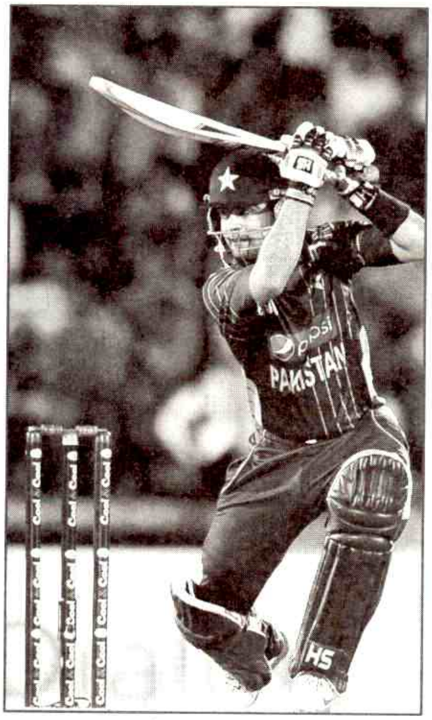

دیے۔ صرف 14 رنز پر تین سرفہرست بلے باز گنوانے کے بعد آثار اچھے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ مصباح الحق اور فواد عالم نے 33 رنز کا اضافہ کر کے ٹیم کے اوسان بحال کرنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ تلکارتنے دلشان کے براہ راست تھرو نے مصباح الحق کو رن آؤٹ کر کے پاکستان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی۔ اس کے بعد ٹیم کا حال بغیر چرواہے کے ریوڑ جیسا ہو گیا۔ ایک اینڈ سے فواد عالم "ڈٹے" رہے، لیکن باقی دوسرا اینڈ تھیسارا پیریرا کے رحم و کرم پر تھا۔ انتہائی "باصلاحیت" عمر اکمل ایک اور ناکامی کا طوق گلے میں لٹکا کر صرف 7 رنز پر آؤٹ ہوئے۔ جب پاکستان کو ان کی موجودگی کی سخت ضرورت تھی تو وہ ایک گیند پر چھکا لگانے کے بعد اگلی گیند پر اس کو دہرانے کی کوشش میں باؤنڈری لائن پر کیچ دے گئے۔ صہیب مقصود نے ایک کارکردگی کے بعد اب اپنی "نظر" اتارنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ وہ بھی 7 رنز سے آگے نہ بڑھے گو کہ جس گیند پر وہ آؤٹ ہوئے، ایک بہت خوبصورت گیند تھی۔ "عظیم" شاہد آفریدی دو رنز جبکہ آخری تین بلے باز وہاب ریاض، سعید اجمل اور محمد عرفان بالترتیب صفر، 6 اور 5 رنز بنانے کے بعد ڈریسنگ روم کی زینت بنے۔ یوں پوری ٹیم صرف 32.1 اوورز میں 102 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ محمد عرفان اور فواد عالم کی آخری وکٹ پر 14 رنز کی شراکت داری نے تہرے ہندسے تک پہنچانے میں مدد دی، ورنہ 100 رنز بھی دور کی منزل دکھائی دیتے تھے۔ فواد عالم 73 گیندوں پر 38 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ رہے۔ سری لنکا کی جانب سے تھیسارا پیریرا نے 34 رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو کھلاڑیوں کو دھمیکا پرسادا اور ایک، ایک کو لاستھ مالنگا، رنگانا ہیراتھ اور سیکوگے پرسنا نے آؤٹ کیا۔ بارش سے متاثرہ مقابلے میں 48 اوورز میں 101 رنز کا ہدف سری لنکا کے لیے ایسا تھا کہ شاید ان کے بلے باز آنکھوں پر پٹی باندھ کر بھی حاصل کر لیتے۔ پھر بھی انہوں نے تین وکٹیں گنوائیں۔ البتہ پاکستان کو پہلی وکٹ اس وقت ملی جب اوپنرز اوپل تھارنگا اور تلکارتنے دلشان 46 رنز جوڑ چکے تھے۔ تھارنگا کے بعد سنگاکارا نے ایک اور ناکامی کا منہ دیکھا اور صرف دو رنز بنانے کے بعد وہاب ریاض کی واحد وکٹ بنے جبکہ آخری وکٹ پاکستان نے مہیلا جے

www.pdfbooksfree.pk

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 2nd ODI

ODI no. 3515 | 2014 season
Played at Mahinda Rajapaksa International Cricket Stadium, Sooriyawewa, Hambantota
26 August 2014 - day/night match (50-over match)

Sri Lanka v Pakistan

Sri Lanka won by 77 runs

Sri Lanka innings (50 overs maximum)		R	B	4s	6s
WU Tharanga	c †Umar Akmal b Wahab Riaz	27	30	5	0
TM Dilshan	c †Umar Akmal b Junaid Khan	13	10	3	0
KC Sangakkara†	c Sohaib Maqsood b Wahab Riaz	11	16	2	0
DPMD Jayawardene	b Mohammad Hafeez	67	74	8	0
AD Mathews*	c Mohammad Hafeez b Wahab Riaz	93	115	8	0
S Prasanna	lbw b Mohammad Hafeez	1	6	0	0
SMA Priyanjan	lbw b Mohammad Hafeez	3	7	0	0
NLTC Perera	run out (Ahmed Shehzad/†Umar I)	65	36	5	4
KMDN Kulasekara	not out	5	6	0	0
SL Malinga	b Wahab Riaz	0	1	0	0
Extras	(lb 11, w 13, nb 1)	25			
Total	(9 wickets; 50 overs)	310	(6.20 runs per over)		

Did not bat HMRKB Herath

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Mohammad Irfan	10	0	65	0	6.50	(2w)
Junaid Khan	8	0	64	1	8.00	(1nb, 3w)
Wahab Riaz	10	0	65	4	6.50	(2w)
Shahid Afridi	10	0	51	0	5.10	(1w)
Mohammad Hafeez	10	0	39	3	3.90	
Ahmed Shehzad	2	0	15	0	7.50	

Pakistan innings (target: 311 runs from 50 overs)		R	B	4s	6s
Ahmed Shehzad	c †Sangakkara b Prasanna	56	80	6	0
Sharjeel Khan	c Herath b Malinga	9	10	1	0
Mohammad Hafeez	lbw b Prasanna	62	49	11	0
Umar Akmal†	c †Sangakkara b Dilshan	1	3	0	0
Misbah-ul-Haq*	c Kulasekara b Herath	36	51	3	0
Fawad Alam	c Mathews b Perera	30	40	3	0
Sohaib Maqsood	lbw b Herath	9	6	0	1
Shahid Afridi	c Kulasekara b Perera	17	10	3	0
Wahab Riaz	c Herath b Perera	5	6	0	0
Junaid Khan	b Malinga	1	3	0	0
Mohammad Irfan	not out	1	5	0	0
Extras	(lb 4, w 2)	6			
Total	(all out; 43.5 overs)	233	(5.31 runs per over)		

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KMDN Kulasekara	4	1	23	0	5.75	
SL Malinga	6.5	0	56	2	8.19	(1w)
HMRKB Herath	10	2	38	2	3.80	
AD Mathews	2	0	15	0	7.50	(1w)
S Prasanna	10	0	36	2	3.60	
NLTC Perera	3	0	19	3	6.33	
TM Dilshan	5	0	25	1	5.00	
SMA Priyanjan	3	0	17	0	5.66	

Match details

Toss Sri Lanka, who chose to bat
Series 3-match series level 1-1

Player of the match NLTC Perera (Sri Lanka)

Umpires SJ Davis (Australia) and REJ Martinesz
TV umpire S Ravi (India)
Match referee AJ Pycroft (Zimbabwe)
Reserve umpire RR Wimalasiri

ور دھنے کی صورت میں حاصل کی جو اس وقت آؤٹ ہوئے جب سری لنکا کو صرف ایک رن کی ضرورت تھی۔ تلکارتنے دلشان 50 رنز کے ساتھ ناقابل شکست رہے جس کے لیے انہوں نے 55 گیندیں کھیلیں اور 9 مرتبہ گیند کو باؤنڈری کی راہ دکھائی۔ مہیلا نے 32 گیندوں پر 26 رنز بنائے۔

Pakistan in Sri Lanka ODI Series - 3rd ODI

ODI no. 3519 | 2014 season
Played at Rangiri Dambulla International Stadium
30 August 2014 (50-over match)

Sri Lanka v Pakistan

Sri Lanka won by 7 wickets

Pakistan innings (48 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
Ahmed Shehzad	c Perera b Prasad	10	32	21	1	0
Sharjeel Khan	c Jayawardene b Prasad	0	11	6	0	0
Mohammad Hafeez	lbw b Malinga	1	27	16	0	0
Misbah-ul-Haq*	run out (Dilshan)	18	48	30	2	0
Fawad Alam	not out	38	118	73	3	0
Umar Akmal†	c Malinga b Perera	7	11	9	0	1
Sohaib Maqsood	c †Sangakkara b Perera	7	18	9	1	0
Shahid Afridi	c Perera b Prasanna	2	5	4	0	0
Wahab Riaz	c †Sangakkara b Perera	0	3	2	0	0
Saeed Ajmal	c Jayawardene b Perera	6	13	15	1	0
Mohammad Irfan	b Herath	5	21	9	1	0
Extras	(lb 1, w 6, nb 1)	8				
Total	(all out; 32.1 overs; 158 mins)	102	(3.17 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
KTGD Prasad	6	0	25	2	4.16	(1nb, 3w)
SL Malinga	7	2	17	1	2.42	(1w)
AD Mathews	5	0	11	0	2.20	
HMRKB Herath	2.1	0	6	1	2.76	
NLTC Perera	8	1	34	4	4.25	(2w)
S Prasanna	4	1	8	1	2.00	

Sri Lanka innings (target: 101 runs from 48 overs)		R	M	B	4s	6s
WU Tharanga	b Mohammad Irfan	14	34	17	2	0
TM Dilshan	not out	50	84	55	9	0
KC Sangakkara†	c Mohammad Hafeez b Wahab Riaz	2	12	5	0	0
DPMD Jayawardene	c Mohammad Hafeez b Saeed Ajmal	26	33	32	3	0
AD Mathews*	not out	0	3	1	0	0
Extras	(lb 7, w 5)	12				
Total	(3 wickets; 18.2 overs; 84 mins)	104	(5.67 runs per over)			

Did not bat S Prasanna, SMA Priyanjan, NLTC Perera, KTGD Prasad, HMRKB Herath, SL Malinga

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Mohammad Irfan	7	0	37	1	5.28	(2w)
Wahab Riaz	6	1	42	1	7.00	(2w)
Saeed Ajmal	4	0	10	1	2.50	(1w)
Shahid Afridi	1.2	0	8	0	6.00	

Match details

Toss Pakistan, who chose to bat
Series Sri Lanka won the 3-match series 2-1

Player of the match NLTC Perera (Sri Lanka)
Player of the series NLTC Perera (Sri Lanka)

Umpires RSA Palliyaguruge and S Ravi (India)
TV umpire SJ Davis (Australia)
Match referee AJ Pycroft (Zimbabwe)
Reserve umpire REJ Martinesz

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

ویسٹ انڈیز نے کاغذی بنگال ٹائیگرز کو پچھاڑ کر کلین سوئپ مکمل کرلیا!

ویسٹ انڈیز نے کاغذی بنگال ٹائیگرز کو ایک پھونک سے اڑا دیا، تیسرے ون ڈے میں 91 رنز سے پچھاڑ کر کلین سوئپ مکمل کرلیا۔ 338 رنز ہدف کے تعاقب میں بنگلہ دیش کی ٹیم 8 وکٹ پر 247 رنز بنا پائی، کپتانی خطرے میں دیکھ کر مشفق الرحیم نے 72 رنز جڑ دیے، تمیم اقبال نے 55 رنز بنائے، روی رامپال نے 4 وکٹیں لیں۔ میزبان ٹیم نے 7 وکٹ پر 338 رنز اسکور کیے، سنچری میکرز دنیش رامدین اور ڈیرن براوو کے درمیان 258 رنز کی ریکارڈ شراکت ہوئی، الامین حسین نے 4 پلیئرز کو آؤٹ کیا۔ رامدین اور ڈیرن براوو کے درمیان تیسری وکٹ کیلیے 258 رنز کی شراکت ہوئی جو ٹیم کی ون ڈے کرکٹ میں کسی بھی وکٹ کیلئے سب سے بڑی پارٹنر شپ

ہے، 338 اس کا پانچواں بڑا مجموعہ ہے۔ رامدین نے 169 اور براوو نے 124 رنز بنائے۔ دنیش رام دین کو میچ اور سیریز کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

ویسٹ انڈیز کی کالی آندھی نے پہلے ون ڈے میں بنگال ٹائیگرز کو اڑا کر رکھ دیا اور 3 وکٹوں سے قابو کرکے سیریز میں 0-1 سے برتری حاصل کرلی۔ دنیش رامدین اور کیرون پولارڈ کی مدد سے میزبان ٹیم نے 217 رنز کا ہدف 7 وکٹوں میں پورا کیا۔ پولارڈ کو مین آف میچ کا ایوارڈ دیا گیا۔ سینٹ جارج میں کھیلے گئے پہلے ون ڈے میں ویسٹ انڈیز نے ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ مہمان ٹیم کی طرف سے صرف انعام الحق نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرکے کیریئر کی تیسری سنچری بنائی۔ انہوں نے ایک چھکا اور گیارہ چوکوں کی مدد سے 109 رنز بنائے۔ تمیم اقبال، ناصر حسین نے 26،26، مشفق الرحیم 12 اور محمود اللہ نے 11 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کے 5 بیٹسمین ڈبل فیگرز کو کراس کرنے میں ناکام رہے۔ ڈیرن براوو نے چار کھلاڑیوں کا شکار کیا جبکہ روی رامپال، جیسن ہولڈر اور کرس گیل نے ایک ایک وکٹ لی۔ بنگلہ دیش نے میزبان ٹیم کو فتح کیلئے 217 رنز کا ہدف کا دیا۔ ویسٹ انڈیز ٹیم کا آغاز اچھا نہ تھا اور اس کی ابتدائی 5 وکٹیں صرف 50 رنز کے اسکور پر گرچکی تھی۔ میزبان ٹیم کی جانب سے بھی دو بیٹسمین ہی نمایاں کارکردگی دکھا سکے۔ دنیش رام دین اور کیرون پولارڈ نے بالترتیب 74 اور 89 رنز بنائے۔ پولارڈ اور رام دین نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹیم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ کرس گیل 3، کرک ایڈورڈ 10، ڈیرن براوو 7، لینڈل سمنز صفر، ڈوین براوو 5 اور سنیل نارائن نے 3 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کے امین حسین نے چار وکٹ لئے۔ سہاگ غازی، مشرفی مرتضی اور محمود اللہ نے ایک، ایک وکٹ لی۔ کیرون پولارڈ کو مین آف دی میچ کا اعزاز دیا گیا۔

ویسٹ انڈیز نے بنگلہ دیش کے خلاف دوسرے ایک روزہ میچ میں پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ اوورز میں سات وکٹ پر 247 رنز بنائے۔ کرس گیل نے مخصوص جارحانہ انداز میں پانچ چھکوں اور تین چوکوں کی مدد سے 58، ڈیرن براوو نے 53، لینڈل سمنز نے 40 اور دنیش رام دین نے 34 رنز اسکور کیے۔ مشرفی مرتضیٰ نے تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ بنگلہ دیش کے ٹائیگر محض 70 رنز پر ڈھیر ہوکر 177 رنز سے میچ گنوا بیٹھے، تمیم اقبال 37 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر تھے، ان کے علاوہ کوئی اور ٹائیگر ڈبل فیگر میں نہ آسکا کیمار روچ اور سنیل نرائن نے تین تین رامپال نے دو وکٹیں اڑائیں، سنیل نرائن مین آف دی میچ قرار پائے۔

دوسرے ایک روزہ مقابلے میں صرف 70 رنز پر ڈھیر ہوجانے والے زخم

خوردہ بنگلہ دیش کے لیے ویسٹ انڈیز نے نمک کا اہتمام تیسرے و آخری ون ڈے میں کیا جہاں دنیش رام دین اور ڈیرن براوو کی جانب سے ہونے والی چھکوں کی بارش نے ویسٹ انڈیز کو 91 رنز سے جتوا دیا۔ رام دین۔ براوو شراکت داری میں 19 چھکے بھی شامل تھے جن میں سے 11 رام دین کے حصے میں آئے جبکہ براوو نے 9 مرتبہ گیند کو میدان سے باہر پہنچایا۔ سینٹ کٹس میں ہونے والے سیریز کے تیسرے و آخری ون ڈے میں ویسٹ انڈیز نے بیٹنگ منتخب کرنے کے بعد صرف 12 رنز پر اپنے دونوں اوپنرز گنوائے لیکن اس کے بعد رام دین اور براوو مقابلے پر چھا گئے۔ دونوں نے اوسط حجم کے میدان، فیصل آبادی انداز کی وکٹ اور تیز ہواؤں کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور ایک مرتبہ حالات سے مانوس ہوجانے کے بعد اپنی مرضی سے رنز لوٹے۔ دونوں کو ابتداء میں زندگیاں بھی ملیں۔ صرف 10 کے انفرادی اسکور پر بنگلہ دیشی کپتان مشفق الرحیم نے وکٹوں کے پیچھے نااہلی دکھائی اور ڈیرن براوو اسٹمپڈ ہونے سے بچ گئے جبکہ عبدالرزاق نے اس وقت رام دین کا کیچ چھوڑا جب وہ صرف 35 رنز پر کھیل رہے تھے۔ بعد ازاں رام دین 121 گیندوں پر 169 اور ڈیرن براوو 127 گیندوں پر 124 رنز بنا گئے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ویسٹ انڈیز نے مقررہ پچاس اوورز میں کل 338 رنز بنائے جن میں ان دونوں بلے بازوں کے علاوہ سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے بازوں ڈیرن سیمی اور کیرون پولارڈ کا حصہ محض 10،10 رنز کا تھا۔ رام دین کی 169 رنز کی اننگز گھریلو میدانوں پر کسی بھی

ویسٹ انڈین بلے باز کی سب سے طویل اننگز تھی جبکہ دونوں کی 258 رنز کی شراکت داری بھی کسی بھی وکٹ کے لیے ویسٹ انڈیز کی سب سے بڑی رفاقت تھی۔ 339 رنز کا تعاقب تو سرے سے بنگلہ دیش کے بلے بازوں کے بس کی بات ہی نہ تھی لیکن گزشتہ مقابلے میں 70 رنز پر ڈھیر ہوجانے کے بعد انہوں نے اس میچ میں نسبتاً بہتر کارکردگی پیش کی۔ ابتدائی دو اوورز میں دو کھلاڑیوں سے محروم ہوجانے کے بعد، جس میں کیمار روچ کا ایک ناقابل یقین کیچ بھی شامل تھا، بنگلہ دیش نے اپنے حصے کے پورے 50 اوورز کھیلے لیکن رنز محض 247 ہی بنا پائے۔ جس میں تمیم اقبال کے 55 اور کپتان مشفق الرحیم کے 72 رنز شامل رہے۔ ویسٹ انڈیز کے روی رامپال اپنے 10 اوورز میں صرف 29 رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے جبکہ ایک، ایک کھلاڑی کو جیسن ہولڈر، ڈیوین براوو، کیمار روچ اور سنیل نرائن نے آؤٹ کیا۔

ویسٹ انڈیز نے بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیت لی!

بنگلہ دیش کی ٹیم دوسری اننگز میں بھی اچھی بیٹنگ نہ کرسکی اور پوری ٹیم دوسرے ٹیسٹ کے چوتھے روز کھیل ختم ہونے سے قبل ہی 192 رنز پر ڈھیر ہوگئی،

اس طرح ویسٹ انڈیز نے لگاتار دوسرا میچ جیت کر دو میچز کی سیریز بھی جیت لی۔ آخری دن ویسٹ انڈیز نے چار وکٹوں پر 208 رنز کے ساتھ اپنی نامکمل اننگز کا آغاز کیا اور جب چندر پال نے اپنی سنچری مکمل کرلی تو اننگز ڈیکلیئر کردی گئی۔ اس موقع پر چار وکٹ پر 269 رنز تھا۔ اس طرح مہمان ٹیم کو فتح کے لئے 489 رنز کا ایک مشکل ہدف دیا۔ تاہم وہ کھیل کو پانچویں روز بھی نہ

www.pdfbooksfree.pk

Bangladesh in West Indies ODI Series - 3rd ODI

West Indies v Bangladesh

West Indies won by 91 runs

ODI no. 3514 | 2014 season
Played at Warner Park, Basseterre, St Kitts
25 August 2014 - day/night match (50-over match)

West Indies innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
LMP Simmons	c Mahmudullah b Mashrafe Mortaza	**6**	13	12	1	0
CH Gayle	c †Mushfiqur Rahim b Al-Amin Hossain	**6**	17	17	1	0
DM Bravo	c Imrul Kayes b Mahmudullah	**124**	159	127	7	8
D Ramdin†	c Nasir Hossain b Al-Amin Hossain	**169**	187	121	8	11
KA Pollard	c Tamim Iqbal b Abdur Razzak	**10**	11	7	1	0
DJG Sammy	c Abdur Razzak b Al-Amin Hossain	**10**	12	9	1	0
DJ Bravo*	not out	**3**	11	6	0	0
JO Holder	c Nasir Hossain b Al-Amin Hossain	**0**	1	1	0	0
SP Narine	not out	**0**	1	0	0	0
Extras	(lb 4, w 6)	**10**				
Total	(7 wickets; 50 overs)	**338**	(6.76 runs per over)			

Did not bat R Rampaul, KAJ Roach

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Sohag Gazi	9	0	63	0	7.00	
Mashrafe Mortaza	10	0	69	1	6.90	
Al-Amin Hossain	10	1	59	4	5.90	(1w)
Abdur Razzak	10	0	76	1	7.60	(4w)
Mahmudullah	10	1	48	1	4.80	(1w)
Mominul Haque	1	0	19	0	19.00	

Bangladesh innings (target: 339 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	b Narine	**55**	92	62	9	0
Anamul Haque	c Sammy b Holder	**0**	2	2	0	0
Imrul Kayes	c Roach b Rampaul	**1**	4	6	0	0
Mushfiqur Rahim*†	c Sammy b Rampaul	**72**	146	113	8	0
Mominul Haque	c Sammy b DJ Bravo	**5**	10	13	0	0
Mahmudullah	c †Ramdin b Roach	**27**	65	38	2	1
Nasir Hossain	c Roach b Rampaul	**26**	34	28	3	0
Sohag Gazi	b Rampaul	**24**	29	26	3	0
Mashrafe Mortaza	not out	**15**	15	9	1	1
Abdur Razzak	not out	**5**	4	5	1	0
Extras	(lb 2, w 13, nb 2)	**17**				
Total	(8 wickets; 50 overs)	**247**	(4.94 runs per over)			

Did not bat Al-Amin Hossain

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JO Holder	8	0	47	1	5.87	(1nb)
R Rampaul	10	2	29	4	2.90	(3w)
DJ Bravo	5	1	32	1	6.40	(1nb, 1w)
KAJ Roach	9	0	48	1	5.33	(1w)
SP Narine	10	0	31	1	3.10	
CH Gayle	8	0	58	0	7.25	(4w)

Match details

Toss West Indies, who chose to bat
Series West Indies won the 3-match series 3-0

Player of the match D Ramdin (West Indies)
Player of the series D Ramdin (West Indies)

Umpires RA Kettleborough (England) and JS Wilson
TV umpire Aleem Dar (Pakistan)
Match referee JJ Crowe (New Zealand)
Reserve umpire GO Brathwaite

لے جا سکی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تعیم اقبال 64، شمس الرحمان 39 اور مومن الحق 56 رنز کے ساتھ نمایاں رہے، جب کہ ویسٹ انڈیز کے بالر بین نے 72 رنز دے کر پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ ان کے علاوہ ٹیلر نے تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ سنچری میکر چندر پال کو مین آف دی میچ کا انعام ملا، جنہوں نے پہلی اننگز میں بھی 84 ناٹ آؤٹ بنائے تھے جب کہ ویسٹ انڈیز کے ہی بریتھ ویٹ کو مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔ آخری سکور اس طرح رہا۔ ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم نے دوسرے ٹیسٹ میچ کے پہلے روز کھیل ختم ہونے تک تین وکٹوں پر 246 رنز بنائے تھے۔ براوو 44 اور چندر پال 34 رنز پر کھیل رہے تھے۔ سینٹ لوسیا میں کھیلے گئے اس ٹیسٹ میچ میں ٹاس بنگلہ دیش نے جیتا، اور پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے صرف ایڈورڈ 16 کے معمولی سکور پر آؤٹ ہوئے تھے، جب کہ افتتاحی بلے بازوں بریتھ ویٹ اور پہلا ٹیسٹ کھیلنے والے جانسن نے بالترتیب 63 اور 66 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے شفیع الاسلام، تاج الاسلام اور محموداللہ نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ ویسٹ انڈیز کی پہلی اننگز 380 رنز پر تمام ہوگئی جبکہ بنگلا دیشی بلے باز بھی کالی آندھی کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئے اور ابتدائی 7 بیٹسمین 90 رنز پر پویلین لوٹ گئے۔ دوسرے روز میزبان سائیڈ نے کھیل کا آغاز 246 رنز تین وکٹ سے دوبارہ کیا، ڈیرن براوو کو 46 رنز پر روبیل اسلام نے مشفیق الرحیم کی مدد سے قابو کیا، جرمین بلیک ووڈ (8) اور کپتان دنیش رامدین کو صفر پر الامین حسین نے مسلسل دو بالز پر واپسی کا پروانہ تھمایا، شیونرائن چندر پال ایک اینڈ پر ڈٹے رہے تاہم ان کو اپنی سنچری مکمل کرنے کا موقع نہیں مل سکا وہ 84 رنز پر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ باقی کھلاڑی زیادہ دیر کریز پر نہ ٹھہر پائے، الامین نے 3 جبکہ شفیع اور روبیل نے 2، 2 وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں بنگلادیشی بلے باز پر اعتماد بیٹنگ نہ کر سکے اور ایک کے بعد ایک وکٹ گنواتے چلے گئے، ابتدائی 7 بلے باز 90 رنز بنا کر میدان بدر ہوگئے۔ بنگلہ دیش کی ٹیم پہلی اننگز میں 161 بنا سکی۔ اس سے پہلے بنگلہ دیش کی ٹیم نے ویسٹ انڈیز کی پہلی اننگز کے سکور 380 رنز کے جواب میں سات وکٹوں پر 104 رنز سے نامکمل اننگز کا آغاز کیا اور پوری ٹیم 161 پر آؤٹ ہوگئی۔ محمود اللہ 53 رنز کے ساتھ ٹاپ سکورر رہے۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے روچ نے پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ تیسرے روز ویسٹ انڈیز نے اپنی دوسری اننگز میں چار وکٹوں پر 208 رنز بنا کر بنگلہ دیش کی ٹیم پر 427 رنز کی برتری حاصل کرلی۔ دوسری اننگز میں بریتھ ویٹ 45 اور جانسن 41 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ چندر پال 63 اور بلیک وڈ 43 رنز بنا کر کریز پر موجود تھے۔ ی ٹیم دوسرے ٹیسٹ کے چوتھے روز کھیل ختم ہونے سے قبل ہی 192 رنز پر ڈھیر ہوگئی، اس طرح ویسٹ انڈیز نے لگاتار دوسرا میچ جیت کر دو میچز کی سریز بھی جیت لی۔ آخری

Bangladesh in West Indies T20I Match

T20I no. 404 | 2014 season

Bangladesh 31/0 (4.4/20 ov)
West Indies

No result

Played at Warner Park, Basseterre, St Kitts
27 August 2014 - night match (20-over match)

BANGLADESH innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	not out	**11**	20	9	1	0
Anamul Haque	not out	**19**	20	19	1	1
Extras	(w 1)	**1**				
Total	(0 wickets; 4.4 overs; 20 mins)	**31**	(6.64 runs per over)			

Did not bat Shamsur Rahman, Mushfiqur Rahim*†, Mohammad Mithun, Nasir Hossain, Mahmudullah, Abdur Razzak, Taskin Ahmed, Al-Amin Hossain, Rubel Hossain

Bowling	O	M	R	W	Econ	
K Santokie	2	0	18	0	9.00	
SS Cottrell	2	1	5	0	2.50	(1w)
DJ Bravo	0.4	0	8	0	12.00	

WEST INDIES team

CH Gayle, DR Smith, LMP Simmons, D Ramdin†, DJ Bravo, KA Pollard, DJG Sammy*, SP Narine, K Santokie, SS Cottrell AD Russell,

www.pdfbooksfree.pk

دن ویسٹ انڈیز نے چار وکٹوں پر 208 رنز کے ساتھ اپنی نامکمل اننگز کا آغاز کیا اور جب چندر پال نے اپنی سنچری مکمل کر لی تو اننگز ڈیکلیئر کردی گئی۔ اس موقع پر چار وکٹ پر 269 رنز تھا۔ اس طرح مہمان ٹیم کو فتح کے لئے 489 رنز کا ایک مشکل ہدف دیا۔ تاہم وہ کھیل کو پانچویں روز بھی نہ لے جا سکی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تعیم اقبال 64، شمس الرحمان 39 اور مومن الحق 56 رنز کے ساتھ نمایاں رہے، جب کہ ویسٹ انڈیز کے بالر بین نے 72 رنز دے کر پانچ وکٹیں حاصل کیں۔ ان کے علاوہ ٹیلر نے تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

ویسٹ انڈیز نے پہلے ٹیسٹ میچ میں بنگلا دیش کو شکست دے دی!

ویسٹ انڈیز نے پہلے ٹیسٹ میچ میں بنگلا دیش کو 10 وکٹوں سے شکست دے کر 2 ٹیسٹ میچز کی سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کر لی، ویسٹ انڈیز کے شہر کنگز ٹاؤن کے آرنوز ویل گراؤنڈ میں کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میچ کے آخری روز بنگلا دیش نے ویسٹ انڈیز کو جیت کے لئے 12 رنز کا ہدف دیا جسے کالی آندھی نے با آسانی کسی بھی نقصان کے حاصل کرلیا۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز کے 484 رنز کے جواب میں بنگلا دیش اپنی دوسری اننگز میں 314 رنز بنا سکی تھی، کپتان مشفق الرحیم 116، محمد اللہ 66 اور تمیم اقبال 53 رنز کے ساتھ نمایاں بیٹسمین رہے جبکہ ویسٹ انڈیز بولرز نے شاندار بولنگ کا مظاہرہ کیا اور کیمر روچ نے 4، سلیمان بین اور شینن جبرئیل نے 2،2 وکٹیں حاصل کیں۔ ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں بریتھ ویٹ کے 212 رنز کی بدولت 484 رنز بنائے تھے جس کے جواب میں بنگلا دیش کی ٹیم پہلی اننگز میں 182 رنز بنا سکی تھی، میچ میں بہترین بلے بازی کرنے والے بریتھ ویٹ کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ بنگلہ دیش کی ٹیم نے کنگسٹن گراؤنڈ پر ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا۔ ویسٹ انڈیز کی طرف سے گیل اور بریتھ

Bangladesh in West Indies Test Series - 1st Test

Test no. 2138 | 2014 season
Played at Arnos Vale Ground, Kingstown,
5,6,7,8,9 September 2014 (5-day match)

West Indies v Bangladesh

West Indies won by 10 wickets

West Indies 1st innings

		R	M	B	4s	6s
CH Gayle	lbw b Shuvagata Hom	64	143	105	10	1
KC Brathwaite	c Mominul Haque b Taijul Islam	212	554	447	14	0
KA Edwards	c Mominul Haque b Taijul Islam	10	12	14	1	1
DM Bravo	c Mahmudullah b Taijul Islam	62	156	126	6	1
S Chanderpaul	not out	85	302	226	6	0
J Blackwood	lbw b Rubel Hossain	10	31	23	1	0
D Ramdin*†	c Rubel Hossain b Taijul Islam	5	12	9	0	0
JE Taylor	c Shuvagata Hom b Taijul Islam	10	9	7	1	1
KAJ Roach	not out	2	2	4	0	0
Extras	(b 5, lb 18, nb 1)	24				
Total	(7 wickets dec; 160 overs)	484	(3.02 runs per over)			

Did not bat SJ Benn, ST Gabriel

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Al-Amin Hossain	22	12	43	0	1.95	
Rubel Hossain	30	1	110	1	3.66	(1nb)
Mahmudullah	19	0	64	0	3.36	
Shuvagata Hom	37	6	104	1	2.81	
Taijul Islam	47	9	135	5	2.87	
Nasir Hossain	4	1	4	0	1.00	
Mominul Haque	1	0	1	0	1.00	

Bangladesh 1st innings

		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	c Bravo b Roach	1	15	11	0	0
Shamsur Rahman	c Bravo b Benn	35	147	95	5	0
Imrul Kayes	c Bravo b Taylor	9	16	12	1	0
Mominul Haque	c †Ramdin b Gabriel	51	152	112	7	0
Mahmudullah	lbw b Blackwood	7	42	23	1	0
Mushfiqur Rahim*†	not out	48	132	79	6	0
Nasir Hossain	c Benn b Blackwood	2	18	24	0	0
Shuvagata Hom	c & b Benn	16	27	25	3	0
Taijul Islam	c Bravo b Benn	2	23	15	0	0
Rubel Hossain	c †Ramdin b Benn	1	31	18	0	0
Al-Amin Hossain	c Bravo b Benn	5	24	17	1	0
Extras	(lb 2, w 2, nb 1)	5				
Total	(all out; 71.4 overs)	182	(2.53 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JE Taylor	15	4	46	1	3.06	(2w)
KAJ Roach	13	4	31	1	2.38	
ST Gabriel	13	2	50	1	3.84	
SJ Benn	24.4	8	39	5	1.58	(1nb)
J Blackwood	6	1	14	2	2.33	

Bangladesh 2nd innings (following on)

		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	b Benn	53	143	107	4	3
Shamsur Rahman	c †Ramdin b Roach	4	16	8	1	0
Imrul Kayes	c Edwards b Gayle	25	91	72	4	0
Mominul Haque	c †Ramdin b Benn	12	20	26	2	0
Mahmudullah	c †Ramdin b Roach	66	213	151	7	1
Mushfiqur Rahim*†	c Bravo b Taylor	116	327	243	15	1
Nasir Hossain	c Gabriel b Roach	19	66	50	3	0
Shuvagata Hom	lbw b Roach	0	10	4	0	0
Taijul Islam	b Gabriel	0	8	7	0	0
Rubel Hossain	b Gabriel	0	1	2	0	0
Al-Amin Hossain	not out	0	38	12	0	0
Extras	(b 12, lb 4, w 2, nb 1)	19				
Total	(all out; 113.3 overs)	314	(2.76 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JE Taylor	17.3	3	64	1	3.65	
KAJ Roach	22	6	64	4	2.90	(1w)
ST Gabriel	17	9	25	2	1.47	(1w)
J Blackwood	12	1	51	0	4.25	
SJ Benn	28	8	44	2	1.57	(1nb)
CH Gayle	17	3	50	1	2.94	

West Indies 2nd innings (target: 13 runs)

		R	M	B	4s	6s
CH Gayle	not out	9	9	10	2	0
KC Brathwaite	not out	4	9	6	1	0
Extras		0				
Total	(0 wickets; 2.4 overs; 9 mins)	13	(4.87 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ
Al-Amin Hossain	1.4	0	9	0	5.40
Taijul Islam	1	0	4	0	4.00

Match details

Toss Bangladesh, who chose to field
Series West Indies led the 2-match series 1-0

Test debuts Shuvagata Hom and Taijul Islam (Bangladesh)
Player of the match KC Brathwaite (West Indies)

Umpires M Erasmus (South Africa) and RK Illingworth (England)
TV umpire SJ Davis (Australia)
Match referee RS Mahanama (Sri Lanka)
Reserve umpire N Duguid

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

ویٹ کے درمیان اوپننگ سٹینڈ 116 رنز کا رہا۔ صرف ایڈورڈ دس رنز بنا کر آؤٹ ہوئے ۔ ان کے علاوہ دیگر کھیلنے والے سبھی بلے بازوں نے اچھی بیٹنگ کا مظاہرہ کیا کھیل ختم ہوا تو برےتھ ویٹ کے ساتھ شیو نارائن چندر پال ایک پر کھیل رہے تھے۔ویسٹ انڈیز کے کرس گیل نے 64 اور براوو 62 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ پہلے دن کے ہیرو اوپنر برےتھ ویٹ تھے جو 123 رنز بنا کر کھیل رہے تھے۔ بنگلہ دیش کی جانب سے تاج الاسلام نے دو اور شوواگاتا نے ایک وکٹ لی۔دوسرے روز بارش کے باعث صرف 56 رنز کا کھیل ہو سکا اور ان چھپن اووروں میں مہمان ٹیم کو دوسرے روز ایک بھی وکٹ نہ مل سکی۔ دوسرے دن بارش کے باعث کھیل لنچ کے بعد ہی ممکن ہو سکا اور ویسٹ انڈیز نے تین وکٹوں پر 264 رنز کے ساتھ کھیل شروع کیا۔اس وقت برےتھ ویٹ 123 اور شیو نارائن چندر پال ایک رن پر کھیل رہے تھے۔ بنگلہ دیش کے کسی باولر کو کھیل کے دوسرے روز کوششوں کے باوجود ایک بھی مزید وکٹ نہ مل سکی۔ جب کھیل ختم ہوا تو نوجوان بیٹسمین برےتھ ویٹ 205 اور تجربہ کار چندر پال 51 رنز بنا کر کریز پر موجود تھے۔ویسٹ انڈیز کی جانب سے براتھ ویٹ کی شاندار ڈبل سنچری کی بدولت ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگز میں 484 رنز بنا کر اننگز ڈیکلیئر کر دی۔پہلی اننگز میں بنگلہ دیش کی پوری ٹیم 182 رنز بنا کر فالو آن ہوگئی۔دوسری اننگز میں کپتان مشفق الرحیم کی 116 رنز کی بدولت بھی پوری ٹیم 314 رنز بنا کر محض 12 رنز کی سبقت حاصل کر سکی۔میچ کے چوتھے روز بنگلہ دیش نے اپنی دوسری اننگز 256 رنز 5 وکٹوں سے اپنی اننگز شروع کی تو کپتان مشفق الرحیم کے علاوہ کوئی کھلاڑی وکٹ پر نہ ٹھہر سکا۔ناصر حسین 19 رنز بنا سکے جبکہ چار پلیئرز صفر پر آؤٹ ہوئے۔آخری آؤٹ ہونے والے کھلاڑی مشفق الرحیم تھے انہوں نے ایک چھکا اور 15 چوکوں کی مدد سے 116 رنز بنائے۔انہوں نے اپنے ٹیسٹ کیریئر میں تیسری سنچری مکمل کی۔پوری بنگلہ دیشی ٹیم 314 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئی اور جیت کیلئے ویسٹ انڈیز کو 13 رنز کا ہدف دیا جو اس نے بغیر کسی نقصان کے پورا کر کے ٹیسٹ میچ جیت لیا۔

Series - 2nd Test

West Indies v Bangladesh

West Indies won by 296 runs

Played at Beausejour Stadium, Gros Islet, St Lucia
13,14,15,16 September 2014 (5-day match)

West Indies 1st innings

West Indies 1st innings		R	M	B	4s	6s
KC Brathwaite	c Taijul Islam b Shafiul Islam	63	214	150	5	0
LR Johnson	lbw b Taijul Islam	66	227	162	5	1
KA Edwards	c Shamsur Rahman b Mahmudullah	16	64	52	2	0
DM Bravo	c †Mushfiqur Rahim b Robiul Islam	46	190	123	4	2
S Chanderpaul	not out	84	268	198	8	0
J Blackwood	c Anamul Haque b Al-Amin Hossain	8	15	9	2	0
D Ramdin*†	c †Mushfiqur Rahim b Al-Amin Hossain	0	2	1	0	0
KAJ Roach	c †Mushfiqur Rahim b Shafiul Islam	0	3	1	0	0
JE Taylor	c Mahmudullah b Taijul Islam	40	41	32	5	2
SJ Benn	c Shafiul Islam b Al-Amin Hossain	25	54	19	3	1
ST Gabriel	b Robiul Islam	4	7	3	1	0
Extras	(b 8, lb 4, w 10, nb 6)	28				
Total	(all out; 124 overs)	380	(3.06 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Al-Amin Hossain	31	6	80	3	2.58	(1w)
Shafiul Islam	27	7	80	2	2.96	(2w)
Robiul Islam	26	7	63	2	2.42	(6nb, 3w)
Taijul Islam	22	4	89	2	4.04	
Mahmudullah	16	2	49	1	3.06	
Nasir Hossain	2	0	7	0	3.50	

Bangladesh 1st innings

Bangladesh 1st innings		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	c †Ramdin b Roach	48	118	75	6	0
Shamsur Rahman	c †Ramdin b Roach	1	23	12	0	0
Anamul Haque	c Bravo b Roach	9	63	39	0	0
Mominul Haque	c Blackwood b Taylor	3	46	34	0	0
Mushfiqur Rahim*†	b Taylor	4	39	22	0	0
Mahmudullah	c †Ramdin b Benn	53	161	100	2	1
Nasir Hossain	c †Ramdin b Roach	1	3	3	0	0
Taijul Islam	c Gabriel b Roach	12	17	11	2	0
Shafiul Islam	c †Ramdin b Gabriel	10	85	50	0	0
Robiul Islam	lbw b Benn	0	45	21	0	0
Al-Amin Hossain	not out	7	13	10	1	0
Extras	(lb 10, w 1, nb 2)	13				
Total	(all out; 62.3 overs)	161	(2.57 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JE Taylor	19	5	41	2	2.15	(2nb)
KAJ Roach	20	5	42	5	2.10	
ST Gabriel	15	1	49	1	3.26	(1w)
SJ Benn	8.3	2	19	2	2.23	

West Indies 2nd innings

West Indies 2nd innings		R	M	B	4s	6s
KC Brathwaite	c Shamsur Rahman b Mahmudullah	45	139	112	3	1
LR Johnson	b Taijul Islam	41	77	59	8	0
KA Edwards	c Shamsur Rahman b Shafiul Islam	2	13	8	0	0
DM Bravo	b Mahmudullah	7	37	29	1	0
S Chanderpaul	not out	101	173	134	8	0
J Blackwood	not out	66	164	120	3	1
Extras	(lb 5, w 2)	7				
Total	(4 wickets dec; 77 overs)	269	(3.49 runs per over)			

Did not bat D Ramdin*†, JE Taylor, KAJ Roach, SJ Benn, ST Gabriel

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Taijul Islam	28	5	81	1	2.89	
Al-Amin Hossain	4	0	18	0	4.50	
Robiul Islam	12	3	42	0	3.50	(2w)
Shafiul Islam	13	1	42	1	3.23	
Mahmudullah	16	2	64	2	4.00	
Mominul Haque	4	0	17	0	4.25	

Bangladesh 2nd innings (target: 489 runs)

Bangladesh 2nd innings (target: 489 runs)		R	M	B	4s	6s
Tamim Iqbal	c Gabriel b Benn	64	226	181	2	1
Shamsur Rahman	c Edwards b Taylor	39	38	27	4	2
Anamul Haque	c †Ramdin b Benn	0	11	8	0	0
Mominul Haque	c Gabriel b Benn	56	184	139	5	0
Mahmudullah	lbw b Gabriel	0	6	6	0	0
Mushfiqur Rahim*†	b Taylor	11	70	54	1	0
Nasir Hossain	lbw b Benn	2	10	10	0	0
Taijul Islam	c & b Benn	4	25	12	0	0
Shafiul Islam	b Roach	14	37	24	2	0
Robiul Islam	lbw b Taylor	0	4	4	0	0
Al-Amin Hossain	not out	0	5	1	0	0
Extras	(lb 1, w 1)	2				
Total	(all out; 77.4 overs)	192	(2.47 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JE Taylor	13	4	39	3	3.00	
KAJ Roach	15.4	1	43	1	2.74	
SJ Benn	32	6	72	5	2.25	(1w)
J Blackwood	2	0	4	0	2.00	
ST Gabriel	11	2	24	1	2.18	
LR Johnson	4	0	9	0	2.25	

Match details

Toss Bangladesh, who chose to field
Series West Indies won the 2-match series 2-0

Test debut LR Johnson (West Indies)
Player of the match S Chanderpaul (West Indies)
Player of the series KC Brathwaite (West Indies)

Umpires SJ Davis (Australia) and RK Illingworth (England)
TV umpire M Erasmus (South Africa)
Match referee RS Mahanama (Sri Lanka)
Reserve umpire PJ Nero

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

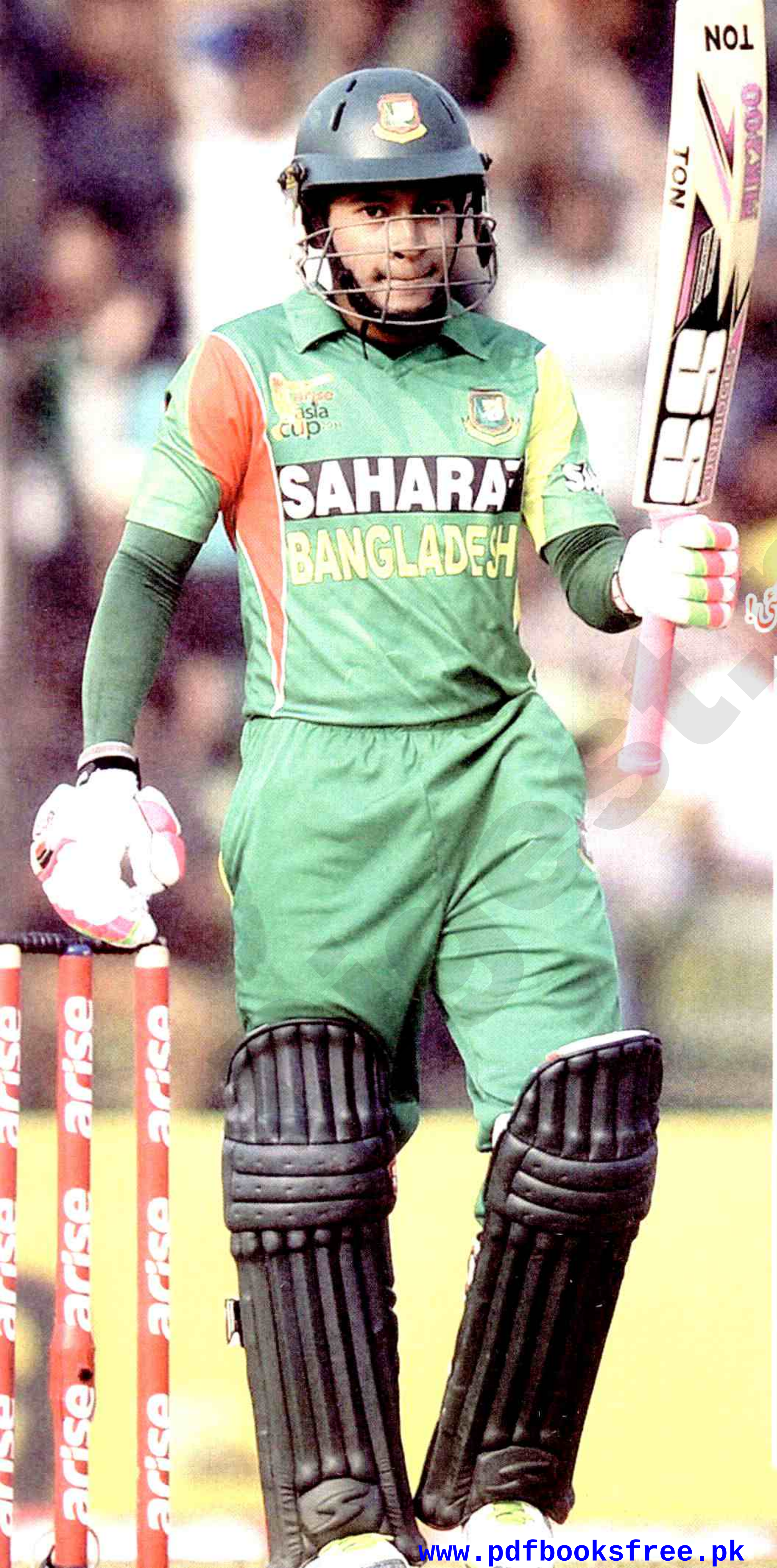

مشفیق الرحیم کی کپتانی بھی داؤ پر لگ گئی!

مشفق الرحیم بنگلہ دیش کی جانب سے بطور کپتان زیادہ رنز بنانے والے بیٹسمین بن گئے۔انہوں نے یہ اعزاز ویسٹ انڈیز کے خلاف کنگز ٹاؤن ٹیسٹ میں حاصل کیا۔وہ کپتان کی حیثیت سے اب تک 15 میچز کی 26 اننگز میں 47.65 کی اوسط سے 1096 رنز اسکور کر چکے ہیں جس میں ایک ڈبل سنچری اور آٹھ نصف سنچریاں شامل ہیں۔اس سے قبل یہ اعزاز حبیب البشر کو حاصل تھا انہوں نے 18 ٹیسٹ کی 35 اننگز میں 1044 رنز اسکور کیے تھے۔تاہم بنگال ٹائیگرز کی خراب پرفارمنس سے مشفیق الرحیم کی کپتانی بھی داؤ پر لگ گئی۔دورہ ویسٹ انڈیز کے بعد بی سی بی کی جانب سے سخت فیصلوں کا امکان ہے، بنگلہ دیش کی ٹیم کیلئے رواں برس کافی مایوس کن ثابت ہوا ہے جس میں نہ صرف وہ کامیابیوں کو ترس رہی ہے بلکہ کئی مرتبہ خود اس نے اپنے ہاتھوں سے فتح کا موقع گنوایا ہے، ویسٹ انڈیز کے خلاف ابتدائی ون ڈے میں بھی مضبوط پوزیشن کے باوجود وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا پایا جبکہ دوسرے میچ میں تو پوری ٹیم 70 پر ڈھیر ہوگئی۔رواں برس کے آغاز میں کھیلے گئے پہلے ون ڈے میں سری لنکا کو بنگال ٹائیگرز نے اس وقت انتہائی مشکل میں ڈال دیا تھا جب اس کی صرف 67 کے اسکور پر 8 وکٹیں اڑادی تھیں لیکن پھر ڈراپ کیچز اور خراب فیلڈنگ سے تشارا پریرا کو سنبھلنے کا موقع دیا جنھوں نے 57 بالز پر 80 رنز جڑ کر اپنی ٹیم کو 180 تک پہنچایا اور بنگلہ دیش یہ مقابلہ 13 رنز سے ہار گیا تھا۔اس طرح کے واقعات اور بھی کئی میچز میں پیش آئے، اس صورتحال نے کپتان مشفیق الرحیم پر دباؤ بڑھا دیا، ان کی قیادت پر خطرات کے بادل منڈلانے لگے ہیں۔ویسٹ انڈیز سے واپسی پر اس حوالے سے بورڈ کی جانب سے سخت فیصلوں کا امکان ہے۔

www.pdfbooksfree.pk

مہندر سنگھ دھونی ہندوستانی تاریخ کے کامیاب ترین کپتان بن گئے!

انگلینڈ کے خلاف ایجبسٹن میں میچ کے ساتھ ساتھ سیریز جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کے کپتان مہندر سنگھ دھونی ایک روزہ کرکٹ میں ہندوستان کے کامیاب ترین کپتان بن گئے ہیں۔ ہندوستان نے پانچ ایک روزہ میچوں کی سیریز میں لگاتار تین میچز جیت کر انگلینڈ کے خلاف اسی کی سرزمین پر 1990 کے بعد پہلی مرتبہ سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ تاہم اس میچ میں فتح کے ساتھ ہی ہندوستانی کپتان ایک روزہ کرکٹ میں اپنے ملک کے کامیاب ترین کپتان بن گئے۔ اس سے قبل محمد اظہر الدین 174 ایک روزہ میچز میں 90 فتوحات کے ساتھ ہی کامیاب ترین کپتان تھے لیکن جب ایجبسٹن میں ہندوستان نے انگلینڈ کو نو وکٹ سے شکست دی تو مہندر سنگھ دھونی نے اظہر الدین سے اعزاز حاصل کر لیا۔ مہندر سنگھ دھونی نے اب تک 162 ایک روزہ میچوں میں انڈیا کی قیادت کی اور 91 میں کامیابی حاصل کی جبکہ 57 میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ واضح رہے کہ مہندر سنگھ دھونی ٹیسٹ کرکٹ میں بھی 27 فتوحات کے ساتھ انڈیا کے کامیاب ترین کپتان ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل ہندوستان نے محمد اظہر الدین کی قیادت میں 1990 میں انگلینڈ کو اسی کی سرزمین پر شکست دی تھی۔ اگر مہندر سنگھ دھونی مزید نو فتوحات حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ایک روزہ کرکٹ میں بطور کپتان فتوحات کی سنچری اسکور کرنے والے دنیا کے تیسرے کپتان بن جائیں گے۔ اس سے قبل صرف آسٹریلیا کے رکی پونٹنگ اور ایلن بارڈر کو یہ اعزاز حاصل ہے۔ دونوں نے بطور کپتان ایک روزہ کرکٹ میں بالترتیب 165 اور 107 کامیابیاں حاصل کیں۔ بھارتی کپتان دھونی کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ بھارت کو 100 میچوں میں فتح سے ہمکنار کرنے والے بھارت کے پہلے کپتان بھی بن سکتے ہیں۔ مہندر سنگھ دھونی نے 246 میچوں میں 53.27 کی اوسط سے 8,098 رنز بنائے ہیں۔ دھونی انگلینڈ کے خلاف بھی بھارت کے کامیاب ترین کپتان ہیں۔ بھارت نے ان کی کپتانی میں انگلینڈ کے خلاف 25 میچ کھیلے ہیں، جس میں سے 17 میں بھارت نے کامیابی حاصل کی، پانچ میں انگلینڈ فاتح رہا، دو میچ ٹائی رہے جبکہ ایک میچ کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ انگلینڈ کے خلاف تیسرے میچ کے دوران دھونی نے ایک اور ریکارڈ اپنے نام کیا۔ وہ بین الاقوامی میچوں میں سب سے زیادہ اسٹمپڈ کرنے والے وکٹ کیپر بن گئے ہیں۔ انھوں نے ابھی تک 131 اسٹمپڈ کیے ہیں، پہلے یہ ریکارڈ سری لنکا کے کمار سنگاکارا کے نام تھا، جنھوں نے 129 اسٹمپڈ کیے۔

www.pdfbooksfree.pk

ون ڈے سیریز، بھارت نے انگلینڈ سے ٹیسٹ سیریز میں شکست کا بدلہ لے لیا!

انگلینڈ نے بھارت کو 5 میچز پر مشتمل سیریز کے آخری میچ میں 41 رنز سے شکست دے دی جبکہ مہمان بھارت نے سیریز 3-1 سے اپنے نام کرلی۔ انگلینڈ کے شہر لیڈز کے ہیڈ نگلے کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے گئے سیریز کے آخری میچ میں بھارتی کپتان مہندرا سنگھ دھونی نے ٹاس جیت کر پہلے انگلینڈ کو بیٹنگ کی دعوت دی تو انگلش ٹیم نے مقررہ 50 اوورز میں جوئے روٹس کی سنچری کی بدولت 7 وکٹوں کے نقصان پر 294 رنز بنائے، انگلینڈ کی جانب سے جوئے روٹس 113، جوز بٹلر 49، کپتان السٹرل کوک 46 اور بین اسٹوکس 33 رنز کے ساتھ نمایاں بیٹسمین رہے۔ سیریز میں مضبوط بیٹنگ کا مظاہرہ کرنے والی بھارتی بیٹنگ لائن آخری میچ میں تسلسل برقرار نہ رکھ سکی اور ہدف کے تعاقب میں پہلے ہی اوور میں انجکیا ریہانے بغیر کوئی رنز بنائے پویلین لوٹ گئے۔ بھارت کا مجموعی اسکور 25 رنز ہوا تو ویرات کوہلی بھی 13 رنز بنانے کے بعد پویلین لوٹ گئے، اسی طرح شیکر دھون 31، ایماتی ردویو 53، سریش رائنا 18 اور کپتان دھونی 29 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ انگلش بولنگ لائن کے سامنے روندرا جدیجا نے مزاحمت کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ بھی 87 رنز بنا کر ٹیم کو فتح نہ دلا سکے اور پوری بھارتی ٹیم 253 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئی۔ انگلینڈ کی جانب سے بین اسٹوکس نے 3 جبکہ جیمز اینڈرسن، معین علی اور اسٹیون فن نے 2، 2 وکٹیں حاصل کیں، انگلینڈ کے جوئے روٹس کو میچ کا بہترین جبکہ سیریز میں شاندار پرفارمنس دینے والے بھارتی بلے باز سریش رائنا کو مین آف دی سیریز سے نوازا گیا۔ انگلینڈ بھارت کے خلاف پوری سیریز میں کوئی سنچری شراکت داری نہ بنا سکا، اور مڈل آرڈر نے جیسے ہی اپنی اس خامی پر قابو پایا، ایک دل کو تسلی دینے والی جیت کا حقدار ٹھیرا۔ جو روٹ اور جوس بٹلر کے مابین 81 گیندوں پر 108 رنز کی شاندار رفاقت اور جو روٹ کی دوسرے ون ڈے سنچری نے بالآخر انگلینڈ کو کامیابی نصیب کی لیکن سیریز تین-ایک سے بھارت ہی کے نام رہی، جو ابتدائی مقابلے کے بارش کی نذر ہوجانے کے بعد تینوں میچز میں باآسانی فتحیاب رہا اور سے اسی مارجن سے سیریز جیتا، جس سے اسے ٹیسٹ سیریز میں شکست ہوئی تھی، یعنی تین-ایک!

پہلا مقابلہ بارش کی نذر

برسٹل میں طے شدہ بھارت-انگلینڈ سیریز کے پہلے مقابلے میں ایک گیند تک پھینکی نہ جاسکی۔ شہر میں گزشتہ شام سے شروع ہونے والی بارش رات گئے جاری رہی اور میچ کے روز تمام تر انتظار کے باوجود کھیلنے کے امکانات

معدوم رہے یہاں تک کہ امپائروں نے اس کے خاتمے کا اعلان کردیا۔ شائقین، جو دن بھر اس امید پر میدان پر موجود رہے کہ شاید گزشتہ سال کی چیمپئنز ٹرافی کی طرح 20، 20 اوورز کا مقابلہ ہی دیکھنے کو مل جائے لیکن چار سال بعد اپنے میدان پر ایک روزہ مقابلہ دیکھنے کی تمنا دل ہی میں لیے لوٹ گئے۔

دوسرا میچ، بھارت کی فتح

بھارت نے انگلینڈ کو دوسرے ایک روزہ میچ میں 133 رنز سے شکست دے کر 5 میچز پر مشتمل سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل کرلی۔ انگلینڈ کے شہر کارڈف کے صوفیا گارڈن میں کھیلے گئے میچ میں میزبان ٹیم کے کپتان السٹر کک نے ٹاس جیت کر پہلے بھارت کو بیٹنگ کی دعوت دی تو بھارتی ٹیم نے مقررہ 50 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 304 رنز بنائے۔ جواب میں انگلش بیٹنگ لائن بھارتی بولروں کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئی اور پوری ٹیم 161 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ ٹیسٹ مرحلے میں پے در پے اور بدترین شکستوں کے بعد بھارت جیسے ہی محدود طرز کی کرکٹ کھیلنے آیا، اس کی قسمت کے تارے بھی جگمگا اٹھے اور انگلینڈ کے خلاف دوسرے ایک روزہ مقابلے

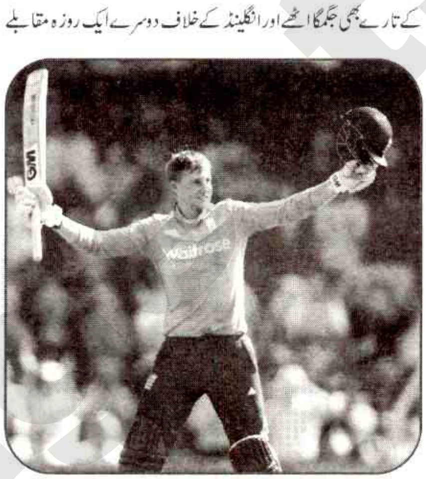

میں اس نے شاندار بیٹنگ اور عمدہ باؤلنگ کی بدولت 133 رنز سے کامیابی حاصل کرلی۔ دوسرے مقابلے میں بھارت کی فتح کے معمار سریش رینا تھے۔ ایک سنچری اننگز طویل عرصے سے سریش پر ادھار تھی اور انہوں نے اس قرض کو چکانے کے لیے ایک بہت ہی اچھے موقع کا انتخاب کیا۔ ٹیسٹ سیریز میں شکست کے بعد جب ایک روزہ میں صرف 19 رنز پر بھارت شیکھر دھون اور ویرات کوہلی سے محروم ہوچکا تھا اور سست روی سے آگے بڑھنے والی اننگز کے ایک بڑے مجموعے تک پہنچنے کے امکانات کم ہی تھے، رینا ایک غیر متوقع ہیرو ثابت ہوئے۔ سریش رینا نے 4 سال قبل 2010ء میں اپنی آخری ون ڈے سنچری بنائی تھی اور اپنی گزشتہ 95 اننگز سے وہ تہرے ہندسے میں جانے سے محروم تھے لیکن ڈی آر ایس کی عدم موجودگی کی وجہ سے ملنے والی زندگی کا بھرپور فائدہ اٹھایا اور 75 گیندوں پر 100 رنز ایک دھواں دار اننگز کھیل کر بھارت کو 304 رنز کے ایسے مجموعے تک پہنچا دیا جہاں تک رسائی انگلینڈ کے بس کی بات نہ تھی۔ تیسری وکٹ پر روہیت شرما اور اجنکیا راہانے کے مابین 91 رنز کی شراکت داری نے بھارت کی اننگز کو استحکام ضرور دیا اور وہ

اعصابی تناؤ کی کیفیت سے باہر نکل آئے لیکن رنز بنانے کی رفتار خاصی کم تھی۔ جب روہیت 52 رنز بنانے کے بعد 30 ویں اوور میں آؤٹ ہوئے تو اسکور بورڈ پر صرف 132 رنز موجود تھے۔ اس مرحلے پر رینا اور کپتان مہندر سنگھ دھونی نے ذمہ داری سنبھالی اور بیٹنگ پاور پلے میں 62 رنز لوٹ کے کھیل کا پانسہ ہی پلٹ دیا۔ ان پانچ اوورز میں ہی مقابلہ انگلینڈ کے ہاتھوں سے ایسا پھسلا کہ دوبارہ گرفت میں نہ آسکا۔ سریش رینا نے ایشیا سے باہر اپنی پہلی سنچری 74 گیندوں پر مکمل کی اور اگلی ہی گیند پر جیمز اینڈرسن کو کیچ دے کر چلتے بنے۔ 75 گیندوں پر کھیلی گئی سنچری اننگز میں 3 چھکے اور 12 چوکے شامل تھے۔ جبکہ 144 رنز کی شراکت داری میں ان کا ساتھ دینے والے دھونی کچھ دیر بعد 51 گیندوں پر 52 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہوگئے۔ جبکہ روی چندر آشون اور رویندر جدیجا نے 16 رنز کا اضافہ کر کے مجموعے کو 304 رنز تک پہنچا دیا۔ انگلینڈ کی باؤلنگ ان کی حالیہ کارکردگی سے میل نہیں کھاتی تھی۔ جمی اینڈرسن نے 10 اوورز میں 57 رنز دیے اور کوئی وکٹ حاصل نہ کی جبکہ بین اسٹوکس نے 7 اوورز میں 54 رنز دیے اور نامراد لوٹے۔ کرس ووکس 52 رنز دے کر 4 وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے البتہ کرس جارڈن بری طرح ناکامی سے دوچار ہوئے۔ انہوں نے مجموعی طور پر 12 وائیڈ گیندیں پھینکیں اور اپنے 10 اوورز میں 73 رنز دیے۔ ان میں 11 گیندوں پر مشتمل ایک اوور بھی شامل تھا۔ بارش کی وجہ سے 47 اوورز میں 295 رنز کا ہدف ملنے کے بعد انگلینڈ نے محتاط لیکن بہتر آغاز لیا۔ اپنا پہلا ون ڈے کھیلنے والے ایلکس ہیلز اور کپتان ایلسٹر کک نے گیارہویں اوور تک 54 رنز بنا دیے تھے، لیکن ایک ہی اوور میں کک اور این بیل جیسے تجربہ کار بلے بازوں کی وکٹیں محمد شامی کے ہتھے چڑھ جانے کے بعد انگلش اننگز پٹری سے اتر گئی۔ 85 رنز تک پہنچتے پہنچتے اس کے 5 کھلاڑی آؤٹ ہوچکے تھے جن میں جو روٹ، ایلکس ہیلز اور جوس بٹلر شامل تھے۔ ہیلز 63 گیندوں پر 40 رنز بنانے کے بعد رویندر جدیجا کا پہلا شکار بنے جبکہ ٹیسٹ سیریز میں کئی میچ بچاؤ اننگز کھیلنے والے جو روٹ صرف 4 رنز بنانے کے بعد بھوونیشور کمار کے ہاتھوں کلین بولڈ ہوگئے۔ اس کے بعد رویندر جدیجا مقابلے پر چھا گئے۔ انہوں نے جوس بٹلر کی صورت میں اپنی دوسری وکٹ حاصل کی اور ایون مورگن کو روی چندر آشون کے ہاتھوں آؤٹ ہوتا دیکھنا کے بعد بین اسٹوکس اور کرس ووکس کو ٹھکانے لگا دیا۔

www.pdfbooksfree.pk

درمیان میں کرس جارڈن باؤلنگ میں بدترین کارکردگی کے مظاہرے کے بعد صفر کی ہزیمت بھی لیے سریش رینا کو اپنی وکٹ دے گئے۔ جیمز ٹریڈویل اپنے ایک روزہ کیریئر کا پہلا چھکا لگانے کے بعد آشون کے ہاتھوں آؤٹ ہوگئے اور یوں انگلینڈ کی پوری اننگز 39 ویں اوور کی پہلی گیند پر 161 رنز پر تمام ہوگئی۔ رویندر جدیجا نے صرف 28 رنز دے کر 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ دو، دو وکٹیں شامی اور آشون کو ملیں۔ ایک، ایک کھلاڑی کو بھووی اور رینا نے بھی آؤٹ کیا۔ سریش رینا بلاشبہ میچ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز لینے کے حقدار تھے۔

تیسرا میچ، بھارتی برتری 0-2 ہوگئی

ناٹنگھم: انگلینڈ ایک بار پھر بھارتی اسپن جال میں الجھ کر منہ کے بل گر پڑا، تیسرے ون ڈے میں 6 وکٹ کی فتح نے بھارت کو سیریز میں 0-2 سے برتری دلادی، مہمان سائیڈ نے 228 رنز کا ہدف 4 وکٹ پر حاصل کیا، امباتی رائیڈو 64 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ اس سے قبل میزبان ٹیم 227 پر آؤٹ ہوئی، الیسٹر کک 44 رنز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے، مین آف دی میچ روی چندرن ایشون نے تین وکٹیں لیں۔ "بھارت نے ٹاس جیت کر پہلے گیند تھامی تو انگلینڈ کے 82 رنز کے آغاز نے اسے تشویش میں ضرورت مبتلا کیا ہوگا۔ لیکن جیسے ہی گیند اسپن بالرز کے ہاتھوں میں آئی بازی پلٹنے لگی۔ ایلکس ہیلز 42 اور ایلسٹر کک 44 رنز بنانے کے بعد میدان سے لوٹے تو کچھ ہی دیر میں جو روٹ کی صورت میں تیسری وکٹ بھی گر گئی۔ تہرے ہندسے میں پہنچنے سے پہلے پہلے تین کھلاڑیوں سے محرومی انگلینڈ کیلئے ایک زبردست دھچکا تھی اور بعد ازاں سوائے جوس بٹلر کے کوئی اس دبا کو نہ جھیل پایا جو اسپنرز نے مسلسل قائم کیے رکھا تھا۔ بالکل یکساں وقفوں کے ساتھ انگلینڈ کی وکٹیں گرتی چلیں گئیں یہاں تک کہ آخری اوور کے ساتھ ہی انگلینڈ کے تمام کھلاڑی 227 رنز پر آؤٹ ہوگئے۔ ابتدائی 18 اوورز میں 82 رنز بنانے والے بلے باز باقی 32 اوورز میں تمام وکٹوں کے نقصان پر صرف 145 رنز جوڑ سکے۔ اس کے بعد یہ توقع رکھنا کہ بھارت سیریز میں اپنی برتری کو دوگنا نہیں کرے گا، عبث تھی۔ اوپنرز کے علاوہ صرف وکٹ کیپر بٹلر ہی 42 رنز کے ساتھ نمایاں بلے باز رہے۔ بھارت کی جانب سے روی چندر آشون نے تین وکٹیں حاصل کیں جن میں ایون مورگن، بین اسٹوکس اور جوس بٹلر کی وکٹیں شامل تھیں جبکہ بھونیشور کمار اور محمد شامی کو ملنے والی ایک، ایک وکٹ کے علاوہ باقی تینوں شکار اسپنرز سریش رینا، امباتی رایوڈو اور رویندر جدیجا کے ہاتھ لگے۔ بھارت کے لیے صرف 228 رنز کا ہدف سیریز پر گرفت مضبوط کرنے کا سنہرا موقع تھا اور اس نے اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا۔ صرف 35 رنز پر شیکھر دھون کی ایک اور ناکامی کو بھگتنے کے بعد بھارت کے لیے خوش کن لمحہ وہ تھا جب ویرات کوہلی، بالآخر، کچھ کرتے ہوئے دکھائی دیے۔ ان کی 50 گیندوں پر ایک چھکے اور دو چوکوں سے مزین 40 رنز کی اننگز بھارت کے لیے نیک شگون تھی۔ انہوں نے دوسری وکٹ پر اجنکیا راہانے کے ساتھ مل کر 50 رنز کا اضافہ کیا اور پھر امباتی رایوڈو کے ساتھ مل کر مزید 35 رنز جوڑے۔ راہانے 56 گیندوں پر 45 رنز بنانے کے بعد اسٹیون فن کے ہاتھوں وکٹ کیپر کو کیچ دے گئے جبکہ کوہلی بین اسٹوکس کی گیند پر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد انگلش بالرز کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی۔ گزشتہ میچ کے ہیرو سریش رینا نے رایوڈو کے ساتھ مل کر 87 رنز کا اضافہ کرکے بھارت کو ہدف کے بہت قریب پہنچا دیا۔ رینا نے 42 گیندوں پر پانچ چوکوں کی مدد سے اتنے ہی رنز بنائے اور آؤٹ ہونے والے آخری کھلاڑی تھے۔ بھارت نے مطلوبہ ہدف 43 اوورز مکمل ہونے پر حاصل کرلیا۔ رایوڈو 64 رنز پر ناقابل شکست رہے۔ انگلینڈ کی جانب سے ووکس، ٹریڈویل، فن اور اسٹوکس کو ایک، ایک وکٹ ملی۔ روی چندر آشون کو انگلش مڈل آرڈر کی کمر توڑنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

چوتھا میچ، بھارت نے 0-3 کی فیصلہ کن برتری حاصل کرلی

اجنکیا رہانے اور دھون کی شاندار بیٹنگ کی بدولت بھارت نے انگلینڈ کو چوتھے ایک روزہ میچ میں 9 وکٹوں سے ہرا کر سیریز 0-3 سے جیت لی۔ فاتح ٹیم نے 207 رنز کا ہدف 31 ویں اوور کی تیسری گیند پر ایک وکٹ پر باآسانی حاصل کیا۔ اجنکیا رہانے اور شیکھر دھون نے شاندار بیٹنگ کا مظاہرہ کرکے اپنی ٹیم کو فتح سے ہمکنار کیا۔ دونوں بیٹسمینوں کے درمیان پہلی وکٹ کی شراکت میں 183 رنز بنے۔ راہانے 106 رنز بنا کر ٹاپ اسکور اور دھون 97 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے۔ رہانے کو عمدہ بیٹنگ کا مظاہرہ کرنے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ ایجبسٹن، برمنگھم میں ہونے والے سیریز کے چوتھے مقابلے میں بھارت کے وہ کھلاڑی بھی چل گئے جن سے کارکردگی دکھانے کی بڑی توقعات وابستہ تھیں۔ 207 رنز کے ہدف کے تعاقب میں شیکھر دھون اور اجنکیا راہانے نے ریکارڈ 183 رنز کی شراکت داری سے انگلینڈ کے رہے سہے حوصلے بھی ختم کردیے۔ انگلینڈ جس کے لیے معمولی مجموعہ اکٹھا کرنے کے بعد جیتنا ویسے ہی تقریباً ناممکنات میں سے تھا۔ ابتدائی 10 اوورز ہی میں شکست تسلیم کر بیٹھا اور پھر شیکھر اور اجنکیا نیا اپنی مرضی کے مطابق کھیلا۔ وہ باؤلر جو ٹیسٹ سیریز میں ایسی گیندیں پھینک رہے تھے جنہیں بھارت کے بلے باز چھو بھی نہیں پا رہے تھے، آج اس بری طرح پٹے کہ بھارت نے صرف 31 ویں اوور میں محض ایک وکٹ کے نقصان پر ہدف کو جالیا۔ اجنکیا راہانے نے اپنے ایک روزہ کیریئر کی پہلی سنچری بنائی اور اس کے بعد دن کی گرنے والی واحد بھارتی وکٹ بنے۔ انہوں نے 100 گیندوں پر 4 شاندار چھکوں اور 10 چوکوں کی مدد سے 106 رنز بنائے۔ البتہ شیکھر بدقسمتی سے سنچری مکمل نہیں کرسکے۔ سیریز میں پہلی بار پچاس کا ہندسہ عبور کرنے کے بعد وہ حقدار تھے کہ تہرے ہندسے تک بھی پہنچتے لیکن آخری دو گیندوں پر ہیری گرنی کو لگائے گئے چوکے اور چھکے بھی انہیں 97 رنز سے آگے نہ لے جاسکے کیونکہ ہدف حاصل ہوچکا تھا۔ ان کی 81 گیندوں پر مشتمل اننگز میں بھی 4 چھکے شامل تھے البتہ چوکوں کی تعداد 11 رہی۔ یہ ایک روزہ کرکٹ میں بحیثیت کپتان مہندر سنگھ دھونی کی 91 ویں فتح تھی اور یوں وہ محمد اظہر الدین کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بھارتی تاریخ کے کامیاب ترین ون ڈے کپتان بن گئے۔ بھارت نے ٹاس جیت کر پہلے فیلڈنگ کا فیصلہ کیا اور صرف 23 رنز پر انگلینڈ کے تین بلے بازوں کو ٹھکانے لگا کر ابتدائی گھنٹے ہی میں میچ میں بالادست مقام حاصل کرلیا۔ ایلکس ہیلز صرف 6 رنز بنانے کے بعد بھونیشور کمار کے ہاتھوں بولڈ ہوئے اور اسی اوور میں سریش رینا کے کیچ نے ایلسٹر کک کی اننگز دہرے ہندسے میں پہنچنے سے پہلے ختم کردی۔ تیسری وکٹ گیری بیلنس کی صورت میں گری جو آٹھویں اوور

India in England T20I Match

England v India

England won by 3 runs

T20I no. 405 | 2014 season
Played at Edgbaston, Birmingham
7 September 2014 (20-over match)

England innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
JJ Roy	c Rahane b Mohammed Shami	8	12	10	1	0
AD Hales	c Rahane b Jadeja	40	39	25	3	3
MM Ali	c Rahane b MM Sharma	0	2	2	0	0
JE Root	c Rayudu b KV Sharma	26	31	29	2	0
EJG Morgan*	c Rahane b Mohammed Shami	71	36	31	3	7
JC Buttler†	c Rayudu b Mohammed Shami	10	17	15	0	0
RS Bopara	not out	21	14	9	3	1
CR Woakes	run out (†Dhoni)	0	4	0	0	0
Extras	(lb 3, nb 1)	4				
Total	(7 wickets; 20 overs)	**180**	(9.00 runs per over)			

Did not bat JC Tredwell, ST Finn, HF Gurney

Bowling	O	M	R	W	Econ	
R Ashwin	4	0	37	0	9.25	
MM Sharma	4	0	39	1	9.75	
Mohammed Shami	4	0	38	3	9.50	
KV Sharma	4	0	28	1	7.00	
RA Jadeja	4	0	35	1	8.75	(1nb)

India innings (target: 181 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s
AM Rahane	b Ali	8	6	4	0	1
S Dhawan	b Woakes	33	40	28	2	2
V Kohli	c Hales b Finn	66	54	41	9	1
SK Raina	b Gurney	25	32	20	1	1
MS Dhoni*†	not out	27	35	18	2	1
RA Jadeja	run out (Bopara/Finn)	7	8	4	1	0
AT Rayudu	not out	3	15	5	0	0
Extras	(lb 4, w 4)	8				
Total	(5 wickets; 20 overs)	**177**	(8.85 runs per over)			

Did not bat R Ashwin, KV Sharma, MM Sharma, Mohammed Shami

Bowling	O	M	R	W	Econ	
ST Finn	4	0	28	1	7.00	
MM Ali	3	0	31	1	10.33	(1w)
HF Gurney	4	0	29	1	7.25	(1w)
CR Woakes	4	0	43	1	10.75	(1w)
RS Bopara	1	0	14	0	14.00	(1w)
JC Tredwell	4	0	28	0	7.00	

Bowling	O	M	R	W	Econ	
ST Finn	4	0	28	1	7.00	
MM Ali	3	0	31	1	10.33	(1w)
HF Gurney	4	0	29	1	7.25	(1w)
CR Woakes	4	0	43	1	10.75	(1w)
RS Bopara	1	0	14	0	14.00	(1w)
JC Tredwell	4	0	28	0	7.00	

www.pdfbooksfree.pk

کی آخری گیند پر محمد شامی کا پہلا شکار بنے۔ اس صورت میں ایون مورگن اور جوروٹ نے صورتحال کو سنبھالنے کی کوشش کی اور چوتھی وکٹ پر 80 رنز کی دھیمی شراکت داری قائم کی جو 20 سے زیادہ اوورز تک جاری رہی۔ 29 ویں اوور میں مورگن کے رویندر جدیجا کے ہاتھوں آؤٹ ہونے کے ساتھ یہ رفاقت اپنے اختتام کو پہنچی۔ مورگن نے 58 گیندوں پر 32 رنز بنائے اور سریش رینا کے ہاتھوں کیچ ہونے والے دوسرے بلے باز بنے۔ البتہ انگلینڈ کے نصیب میں شکست اس وقت لکھی گئی جب جوروٹ 81 گیندوں پر صرف 44 رنز بنانے کے بعد ریورس سویپ پر کیچ آؤٹ ہوئے۔ اس غیر روایتی شاٹ نے انگلینڈ کی اننگز پر فیصلہ کن ضرب لگائی جو 114 رنز پر اپنے آدھے کھلاڑیوں سے محروم ہو گیا تھا۔ اگر معین علی 50 گیندوں پر 67 رنز کی اننگز نہ کھیلتے تو انگلینڈ کا 200 کا ہندسہ عبور کرنا بھی ناممکن تھا کیونکہ جوس بٹلر اور کرس ووکس بھی توقعات پر پورا نہیں اتر پائے تھے۔ گو کہ چھٹی وکٹ پر بٹلر اور معین کے درمیان 50 رنز بنے لیکن اس میں بٹلر کا حصہ صرف 6 رنز کا تھا جبکہ ووکس کے ہمراہ 30 رنز کی رفاقت میں بھی 20 رنز معین نے شامل کیے تھے۔ آخری اوور کی تیسری گیند پر ہیری گرنی محمد شامی کی تیسری وکٹ بنے اور انگلینڈ کی اننگز کی بساط صرف 206 رنز پر لپیٹ دی گئی۔ بھارت کی جانب سے شامی نے سب سے زیادہ تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ دو، دو وکٹیں بھوونیشور کمار اور رویندر جدیجا کو ملیں۔ ایک، ایک کھلاڑی کو روی چندر آشون اور سریش رینا نے آؤٹ کیا۔ اجنکیا راہانے کو شاندار سنچری اننگز پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

پانچواں میچ جیت کر انگلینڈ نے عزت بچالی

مقابلے کے دو لمحات ایسے تھے جنہوں نے انگلینڈ کو غالب حریف بنایا۔ ایک ابتدائی مشکلات کے بعد بیٹنگ پاور پلے میں جوروٹ اور جوس بٹلر کی دھواں دار بیٹنگ، دوسرا بھارت کے ٹاپ آرڈر کو باآسانی ڈھیر کر دینا۔ بھارت کی دعوت پر پہلے بیٹنگ ملنے کے بعد ابتدائی 7 اوورز ہی میں انگلینڈ جدوجہد کرتا دکھائی دیا۔ ایلکس ہیلز ایک مرتبہ پھر ناکامی کا منہ دیکھنے پر مجبور ہوئے جبکہ معین علی کو تیسرے نمبر پر بھیجنے کا تجربہ بھی ناکام رہا۔ انگلش بلے باز پہلے سے ہی دباؤ کا شکار تھے، مزید دبتے چلے گئے یہاں تک کہ 20 اوور میں ایلسٹر کک نصف سنچری سے پہلے ہی دھر لیے گئے۔ تین اہم وکٹیں گر جانے کے بعد انگلینڈ کے رنز بنانے کی رفتار تھم گئی۔ اگلے 9 اوورز میں صرف 26 رنز آئے۔ جس کا اہم سبب ایون مورگن کی روی چندر آشون کے خلاف جدوجہد تھی۔ مورگن آشون کے خلاف 19 گیندوں پر صرف دو رنز بنا پائے اور بالآخر انہی کے ہاتھوں آؤٹ بھی ہوئے۔ 34 گیندوں پر 14 رنز کی یہ مایوس کن اننگز مورگن کے ساتھ ساتھ انگلش بیٹنگ لائن کے مسائل کو بھی ظاہر کر رہی تھی۔ ایک بڑے مجموعے تک پہنچنے کی امیدیں دم توڑتی جا رہی تھیں کہ جوروٹ اور جوس بٹلر نے اننگز کو سنبھالا۔ پہلے اننگز کو استحکام بخشنے کے بعد انہوں نے بیٹنگ پاور پلے کا پورا پورا فائدہ اٹھایا، جس میں دونوں نے بغیر وکٹ کے نقصان کے 55 قیمتی رنز حاصل کیے۔ اگر 49 رنز بنانے کے بعد بٹلر بری طرح رن آؤٹ نہ ہوتے تو شاید بھارتی بالرز کو آخری اوورز میں کہیں جائے پناہ نہ ملتی لیکن بٹلر بدقسمتی سے دو چھکے اور 5 چوکے لگانے کے بعد بہت بری طرح رن آٹ ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود بھارت کے بالرز جوروٹ کو نہیں روک پائے جو اپنے ہوم گراؤنڈ پر کھیل رہے تھے۔ انہوں نے اپنے ایک روزہ کیریئر کی دوسری سنچری مکمل کی اور 108 گیندوں پر تین چھکوں اور 10 چوکوں سے مزین 113 رنز کی باری کھیلنے کے بعد میدان سے فاتحانہ انداز میں واپس آئے۔ یہی وہ اننگز تھی جس کا انگلینڈ کو پوری سیریز میں انتظار تھا، لیکن بدنصیبی کہیے کہ اس مقابلے میں سامنے آئی جب انگلینڈ سیریز گنوا چکا تھا۔ بہر حال، روٹ اور بٹلر کے بعد بین اسٹوکس کی 23 گیندوں پر 33 رنز کی اننگز نے انگلینڈ کو 294 رنز تک پہنچا دیا۔ جو ایسا مجموعہ تھا جو بھارت باآسانی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ بھارت کی جانب سے رویندر جدیجا اور امیش یادیو سب سے مایوس کن کارکردگی دکھانے والے گیند باز تھے۔ روی کو 9 اوورز میں 66 رنز کی مار پڑی جبکہ اس میچ میں کھیلنے والے یادیو کو 6 اوورز میں 46 رنز سہنے پڑے۔ البتہ یادیو کو ایک وکٹ ضرور ملی جبکہ جدیجا وہ حاصل کرنے میں بھی ناکام رہے۔ سب سے زیادہ وکٹیں محمد شامی کو ملیں جنہوں نے اپنے 10 اوورز میں 52 رنز دیے۔ ایک، ایک وکٹ بھوونیشور کمار، روی چندر آشون اور سریش رینا نے حاصل کی۔ ایک مشکل ہدف کا تعاقب اس وقت مزید کٹھن ہو گیا جب پہلے ہی اوور میں گزشتہ مقابلے کے مرد میدان اجنکیا راہانے صفر کی ہزیمت سے دوچار ہوئے۔ رہی سہی کسر ویرات کوہلی کے 13 رنز بنانے کے بعد آؤٹ ہونے سے پوری ہو گئی۔ ان دونوں کو اینڈرسن نے ٹھکانے لگایا جبکہ اسکور بورڈ پر صرف 25 رنز موجود تھے۔ گزشتہ مقابلے میں بھارت کو منزل تک پہنچانے والے شیکھر دھون بھی صرف 31 رنز بنا پائے۔ بھارت 14 اوورز میں صرف 49 رنز کے ساتھ ان تینوں وکٹوں سے محروم ہو چکا تھا۔ اب سریش رینا نے امباتی رایوڈو نے جوروٹ اور جوس بٹلر والا کردار ادا کرنے کی کوشش کی، انہوں نے 42 رنز ضرور جوڑے لیکن رنز بنانے کی رفتار بہت دھیمی تھی۔ یہاں معین علی نے بھارت کو دوسرا بڑا دھچکا پہنچایا جب انہوں نے رینا کو وکٹ کیپر کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کرایا تو بھارت کی اننگز تہرے ہندسے میں بھی نہیں پہنچی تھی۔ رینا نے 23 گیندوں پر 18 رنز بنائے اور رایوڈو کی اننگز نصف سنچری مکمل ہونے کے بعد کچھ دیر بعد اختتام کو پہنچی جو 65 گیندوں پر 53 رنز بنانے کے بعد بین اسٹوکس کے ہاتھوں آؤٹ ہوئے۔ امباتی رایوڈو نے ایک

India in England ODI Series - 2nd ODI

England v India

India won by 133 runs (D/L method)

ODI no. 3517 | 2014 season
Played at Sophia Gardens, Cardiff
27 August 2014 (50-over match)

India innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
RG Sharma	c Woakes b Tredwell	52	126	87	4	1
S Dhawan	c †Buttler b Woakes	11	29	22	2	0
V Kohli	c Cook b Woakes	0	1	3	0	0
AM Rahane	st †Buttler b Tredwell	41	70	47	4	0
SK Raina	c Anderson b Woakes	100	106	75	12	3
MS Dhoni*†	b Woakes	52	94	51	6	0
RA Jadeja	not out	9	20	11	0	0
R Ashwin	not out	10	8	5	2	0
Extras	(b 1, lb 11, w 16, nb 1)	29				
Total	(6 wickets; 50 overs)	304	(6.08 runs per over)			

Did not bat B Kumar, Mohammed Shami, MM Sharma

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	10	1	57	0	5.70	(2w)
CR Woakes	10	1	52	4	5.20	(2w)
CJ Jordan	10	0	73	0	7.30	(12w)
BA Stokes	7	0	54	0	7.71	(1nb)
JE Root	3	0	14	0	4.66	
JC Tredwell	10	1	42	2	4.20	

England innings (target: 295 runs from 47 overs)		R	M	B	4s	6s
AN Cook*	lbw b Mohammed Shami	19	48	33	2	0
AD Hales	c Ashwin b Jadeja	40	155	63	5	0
IR Bell	b Mohammed Shami	1	2	2	0	0
JE Root	b Kumar	4	11	4	1	0
EJG Morgan	c Mohammed Shami b Ashwin	28	56	45	3	0
JC Buttler†	c Kohli b Jadeja	2	4	9	0	0
BA Stokes	c Rahane b Jadeja	23	30	29	3	0
CR Woakes	st †Dhoni b Jadeja	20	25	23	0	1
CJ Jordan	lbw b Raina	0	3	2	0	0
JC Tredwell	c Jadeja b Ashwin	10	20	11	0	1
JM Anderson	not out	9	9	8	1	0
Extras	(lb 3, w 2)	5				
Total	(all out; 38.1 overs)	161	(4.21 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
B Kumar	7	0	30	1	4.28	
MM Sharma	6	1	18	0	3.00	
Mohammed Shami	6	0	32	2	5.33	(2w)
R Ashwin	9.1	0	38	2	4.14	
RA Jadeja	7	0	28	4	4.00	
SK Raina	3	0	12	1	4.00	

Match details

Toss England, who chose to field
Series India led the 5-match series 1-0

ODI debut AD Hales (England)
Player of the match SK Raina (India)

Umpires RK Illingworth and PR Reiffel (Australia)
TV umpire RT Robinson
Match referee RS Madugalle (Sri Lanka)
Reserve umpire MA Gough

www.pdfbooksfree.pk

مرتبہ پھر نصف سنچری کا ہندسہ عبور کیا لیکن اس کے فوراً بعد ہی دھر لیے گئے۔ اس وقت بھارت کو 118 گیندوں پر 163 رنز کے مشکل ہدف کا سامنا

تھا اور اس کے آدھے بلے باز میدان بدر ہو چکے تھے۔ بیٹنگ پاور پلے اس فرق کو کم کرنے کا سنہرا موقع تھا لیکن کپتان مہندر سنگھ دھونی کا آؤٹ ہونا بھارت کے لیے ناقابل تلافی نقصان ثابت ہوا۔ بھارت ان پانچ اوورز میں صرف 27 رنز بنا پایا، اور ایک قیمتی وکٹ بھی گنوائی۔ رویندر جدیجا نے آخر میں بہت کوشش کی کہ معاملے کو سنبھالیں، لیکن دھونی کا ساتھ چھوٹ جانے کے بعد ان کے لیے تن تنہا اس صورتحال سے میچ کو نکالنا ناممکن تھا۔ بہرحال انہوں نے 68 گیندوں پر 87 رنز کی عمدہ اننگز کے ذریعے کوشش بہت کی۔ یہاں تک کہ 49 ویں اوور میں ان کی صورت میں بھارت کی آخری وکٹ بھی گر گئی۔ یوں انگلینڈ نے تین مسلسل شکستوں کے بعد آخری مقابلہ 41 رنز سے جیت لیا۔ انگلینڈ کی جانب سے بین اسٹوکس نے 47 رنز دے کر سب سے زیادہ تین وکٹیں حاصل کیں جبکہ دو، دو کھلاڑیوں کو اینڈرسن، معین اور اسٹیون فن نے آؤٹ کیا۔ جو روٹ میچ اور سریش رینا سیریز کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

انگلینڈ نے بھارت کو واحد ٹی 20 میچ میں شکست دے دی!

واحد ٹوئنٹی 20 میچ میں انگلینڈ نے اعصاب کی جنگ میں بھارت کو پچھاڑ دیا، دھونی آخری گیند پر فتح کیلئے درکار چھکا نہیں جڑ پائے، میزبان سائیڈ نے مقابلہ 3 رنز سے جیت لیا۔ انگلینڈ نے واحد ٹوئنٹی 20 میں بھارت کو انتہائی سنسنی خیز مقابلے میں 3 رنز سے شکست دی، انگلینڈ کے 180 رنز کے تعاقب میں بھارتی بلے بازوں نے جیت کے لئے بھرپور کوشش کی، آخری اوور میں مہمان ٹیم کو فتح کیلئے 17 رنز درکار تھے، دھونی نے پہلی ہی گیند پر مڈوکٹ پر ایک شاندار چھکا لگا دیا۔ میدان میں موجود بھارتی تماشائیوں کی بڑی تعداد نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ نوجوان انگلش باؤلر کرس ووکس سخت دباؤ میں تھے کیونکہ دھونی اگلی گیند پر دو رنز حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور یوں پہلی دو گیندوں پر 8 رنز دے چکے تھے۔ لیکن اس مرحلے پر دھونی نے ہی ووکس کو میچ میں واپس آنے کا موقع فراہم کیا۔ تیسری گیند پر انہوں نے مڈوکٹ پر شاٹ کھیلا اور رن دستیاب ہونے کے باوجود دوڑے نہیں بلکہ جیت کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لی۔ چوتھی گیند پر مڈآف کے اوپر سے پھینکا گیا بھارت کو آسان ترین مقام پر لے آیا، دو گیندوں پر صرف پانچ رنز اور یہاں دھونی نے ایک اور غلطی کی۔ انہوں نے پانچویں گیند پر ایک مرتبہ پھر ایک رن دوڑنے سے انکار کر دیا اور معاملے کو آخری گیند تک پہنچا دیا جہاں بھارت کو جیتنے کے لیے پانچ رنز کی ضرورت تھی۔ چوکا میچ کو سپر اوور میں لے جاتا جبکہ چھکا بھارت کی فتح کا اعلان ہوتا۔ ووکس کی دھیمی گیند نے کام کر دکھایا اور یوں انگلستان میچ جیت گیا۔ برمنگھم میں ہونے والے سیریز کے آخری مقابلے، اور واحد ٹی ٹوئنٹی، میں انگلستان نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ کیریئر کی پہلی ایک روزہ سیریز میں ناکامی کا منہ دیکھنے والے ایلکس اپنے پسندیدہ فارمیٹ میں واپس آتے ہی 25 گیندوں پر 40 رنز کی عمدہ اننگز کھیل گئے البتہ پہلائی ٹوئنٹی کھیلنے والے اوپنر جیسن رائے اور معین علی کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اب بھارت کو قابل ذکر ہدف دینے کے لیے مڈل آرڈر بالخصوص کپتان ایون مورگن پر بھاری ذمہ داری عائد ہو گئی تھی۔ مسلسل ناکام ہونے کے بعد مورگن پر ایک فاتحانہ اننگز ادھار بھی تھی اور انہوں نے اگلی پچھلی تمام کسریں نکال لیں۔ صرف 31 گیندوں پر 71 رنز کی دھواں دار اننگز نے انگلستان کی اننگز کو ہوا کے دوش پر سوار کراتے ہوئے 180 رنز تک پہنچا دیا۔ آخری پانچ اوورز میں انگلستان نے 81 رنز سمیٹے جس کے بعد آخری اوور میں مورگن 7 شاندار چھکوں اور تین چوکوں سے مزین اننگز کھیلنے کے بعد آؤٹ ہوئے جبکہ روی بوپارا نے 9 گیندوں پر 21 رنز کی باری کھیلی۔ 181 رنز کے ہدف کے تعاقب میں بھارت کو دوسرے ہی اوور میں اجنکیا راہانے کی وکٹ گنوانی پڑی لیکن ویراٹ کوہلی کی ایک اور ٹی ٹوئنٹی نصف سنچری نے اسے 10 اوورز میں 89 رنز کی محفوظ منزل تک پہنچا دیا، وہ بھی صرف ایک وکٹ کے نقصان پر۔ گیارہویں اوور میں شیکھر دھاون کی 33 رنز کی اننگز اختتام کو پہنچی۔ یہاں تک کہ 41 گیندوں پر 66 رنز بنانے والے ویراٹ کوہلی آؤٹ ہوئے، تب بھی بھارت کو 34 گیندوں پر 50 رنز ہی کی ضرورت تھی اور ٹی ٹوئنٹی کے مزاج سے آشنا اس کے اہم بیٹسمین سریش رینا، رویندر جدیجا اور مہندر سنگھ دھونی ابھی باقی تھے۔ لیکن درحقیقت کوہلی کا آؤٹ ہونا میچ کا اہم موڑ تھا، جس کے بعد سریش رینا اور رویندر جدیجا کی وکٹ بھی گری اور معاملہ آخری اوور میں 17 رنز تک پہنچ گیا جہاں دھونی اپنے زور بازو پر پورا یقین ہونے کے باوجود مقابلہ نہ جتوا سکے۔ ایون مورگن میچ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

India in England ODI Series - 3rd ODI
ODI no. 3520 | 2014 season
Played at Trent Bridge, Nottingham
30 August 2014 (50-over match)

England v India

India won by 6 wickets (with 42 balls remaining)

England innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AN Cook*	st †Dhoni b Rayudu	44	82	65	4	0
AD Hales	c †Dhoni b Raina	42	70	55	5	0
IR Bell	run out (Sharma)	28	56	38	0	0
JE Root	st †Dhoni b Jadeja	2	7	7	0	0
EJG Morgan	c †Dhoni b Ashwin	10	15	18	0	0
JC Buttler†	b Ashwin	42	66	58	3	0
BA Stokes	c Raina b Ashwin	2	8	7	0	0
CR Woakes	c Sharma b Mohammed Shami	15	28	27	0	0
JC Tredwell	c & b Kumar	30	22	18	4	1
ST Finn	run out (Rayudu/†Dhoni)	6	17	8	0	0
JM Anderson	not out	0	3	0	0	0
Extras	(lb 3, w 2, nb 1)	6				
Total	(all out; 50 overs)	227	(4.54 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
B Kumar	8	0	45	1	5.62	(1nb)
MM Sharma	3	0	17	0	5.66	
Mohammed Shami	9	0	40	1	4.44	(1w)
R Ashwin	10	0	39	3	3.90	
SK Raina	8	0	37	1	4.62	
AT Rayudu	2	0	8	1	4.00	(1w)
RA Jadeja	10	0	38	1	3.80	

India innings (target: 228 runs		R	M	B	4s	6s
AM Rahane	c †Buttler b Finn	45	71	56	6	1
S Dhawan	c Morgan b Woakes	16	29	23	1	0
V Kohli	c Tredwell b Stokes	40	67	50	2	1
AT Rayudu	not out	64	101	78	6	0
SK Raina	c Woakes b Tredwell	42	66	42	5	0
RA Jadeja	not out	12	10	9	1	0
Extras	(lb 2, w 7)	9				
Total	(4 wickets; 43 overs)	228	(5.30 runs per over)			

Did not bat MS Dhoni*†, R Ashwin, B Kumar, Mohammed Shami, MM Sharma

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	7	0	29	0	4.14	(2w)
CR Woakes	8	1	43	1	5.37	
JC Tredwell	10	1	46	1	4.60	
ST Finn	8	0	50	1	6.25	(2w)
BA Stokes	6	0	31	1	5.16	(1w)
JE Root	4	0	27	0	6.75	(1w)

Match details

Toss India, who chose to field
Series India led the 5-match series 2-0

Player of the match R Ashwin (India)

Umpires MA Gough and PR Reiffel (Australia)
TV umpire RJ Bailey
Match referee RS Madugalle (Sri Lanka)
Reserve umpire RT Robinson

www.pdfbooksfree.pk

India in England ODI Series - 5th ODI

ODI no. 3525 | 2014 season
Played at Headingley, Leeds
5 September 2014 (50-over match)

England v India

England won by 41 runs

England innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6
AN Cook*	c †Dhoni b Raina	46	77	64	6	
AD Hales	c Rahane b Yadav	4	14	9	0	
MM Ali	c Yadav b Kumar	9	11	8	2	
JE Root	c Ashwin b Mohammed Shami	113	133	108	10	
EJG Morgan	st †Dhoni b Ashwin	14	20	34	1	
JC Buttler†	run out (†Dhoni)	49	45	40	5	
BA Stokes	not out	33	35	23	3	
CR Woakes	b Mohammed Shami	9	9	9	2	
JC Tredwell	not out	8	11	5	1	
Extras	(b 1, lb 3, w 5)	9				
Total	(7 wickets; 50 overs)	294	(5.88 runs per o			

Did not bat ST Finn, JM Anderson

Bowling	O	M	R	W	Econ	
B Kumar	8	0	45	1	5.62	(1w)
UT Yadav	6	0	46	1	7.66	(3w)
Mohammed Shami	10	0	52	2	5.20	
R Ashwin	10	2	49	1	4.90	(1w)
SK Raina	7	0	32	1	4.57	
RA Jadeja	9	0	66	0	7.33	

India innings (target: 295 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6
AM Rahane	c Morgan b Anderson	0	2	3	0	
S Dhawan	b Ali	31	54	44	4	
V Kohli	c Cook b Anderson	13	25	21	2	
AT Rayudu	c Cook b Stokes	53	89	65	3	
SK Raina	c †Buttler b Ali	18	27	23	2	
MS Dhoni*†	c Stokes b Finn	29	63	42	1	
RA Jadeja	b Finn	87	87	68	9	
R Ashwin	c Finn b Stokes	16	28	19	1	
B Kumar	run out (Finn/Stokes)	1	6	3	0	
Mohammed Shami	c Hales b Stokes	0	2	2	0	
UT Yadav	not out	0	18	2	0	
Extras	(w 5)	5				
Total	(all out; 48.4 overs)	253	(5.19 runs per o			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	10	0	39	2	3.90	(1w)
CR Woakes	10	1	61	0	6.10	
MM Ali	8	0	34	2	4.25	
ST Finn	8.4	1	37	2	4.26	(2w)
JC Tredwell	5	0	35	0	7.00	
BA Stokes	7	0	47	3	6.71	(2w)

India in England ODI Series - 4th ODI

ODI no. 3523 | 2014 season
Played at Edgbaston, Birmingham
2 September 2014 (50-over match)

England v India

India won by 9 wickets (with 117 balls remaining)

England innings (50 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AN Cook*	c Raina b Kumar	9	20	19	2	0
AD Hales	b Kumar	6	17	7	1	0
GS Ballance	c Rahane b Mohammed Shami	7	17	19	1	0
JE Root	c Kulkarni b Raina	44	97	81	2	0
EJG Morgan	c Raina b Jadeja	32	70	58	3	0
JC Buttler†	lbw b Mohammed Shami	11	37	24	0	0
MM Ali	b Ashwin	67	51	50	4	3
CR Woakes	run out (Raina)	10	15	18	0	0
ST Finn	b Jadeja	2	12	8	0	0
JM Anderson	not out	1	13	4	0	0
HF Gurney	b Mohammed Shami	3	10	9	0	0
Extras	(lb 5, w 9)	14				
Total	(all out; 49.3 overs)	206	(4.16 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
B Kumar	8	3	14	2	1.75	(1w)
DS Kulkarni	7	0	35	0	5.00	(1w)
Mohammed Shami	7.3	1	28	3	3.73	(1w)
R Ashwin	10	0	48	1	4.80	(2w)
RA Jadeja	10	0	40	2	4.00	(1w)
SK Raina	7	0	36	1	5.14	(1w)

India innings (target: 207 runs from 50 overs)		R	M	B	4s	6s
AM Rahane	c Cook b Gurney	106	121	100	10	4
S Dhawan	not out	97	132	81	11	4
V Kohli	not out	1	9	3	0	0
Extras	(lb 5, w 2, nb 1)	8				
Total	(1 wicket; 30.3 overs; 132 mins)	212	(6.95 runs per over)			

Did not bat AT Rayudu, SK Raina, MS Dhoni*†, RA Jadeja, R Ashwin, DS Kulkarni, B Kumar, Mohammed Shami

Bowling	O	M	R	W	Econ	
JM Anderson	6	1	38	0	6.33	
HF Gurney	6.3	0	51	1	7.84	(1nb, 1w)
ST Finn	7	0	38	0	5.42	(1w)
CR Woakes	4	0	40	0	10.00	
MM Ali	7	0	40	0	5.71	

Match details

Toss India, who chose to field
Series India led the 5-match series 3-0

ODI debut DS Kulkarni (India)
Player of the match AM Rahane (India)

Umpires PR Reiffel (Australia) and RT Robinson
TV umpire IJ Gould
Match referee RS Madugalle (Sri Lanka)

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

لاہور لائنز سی ایل ٹی 20 کے مرکزی مرحلے تک پہنچنے والی پہلی پاکستانی ٹیم بن گئی!

لاہور لائنز سی ایل ٹی 20 کے مرکزی مرحلے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی، یہ پہلا موقع تھا کہ کوئی پاکستانی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں کوالیفائنگ مرحلے سے آگے پہنچ پائی۔ ماضی میں 2012ء میں سیالکوٹ اسٹالینز اور 2013ء میں فیصل آباد وولفز کی دوڑ دھوپ کوالیفائرز ہی میں تمام ہوگئی تھی۔ دفاعی چیمپئن ممبئی انڈینز کوالیفائنگ مرحلے ہی میں دو اہم مقابلوں میں شکست کھا کر اعزاز کی دوڑ سے باہر ہوگیا جبکہ نیوزی لینڈ کے چیمپئن ناردرن ڈسٹرکٹس نائٹس 6 وکٹوں کی شاندار جیت کے ذریعے پاکستان کے لاہور لائنز کو بھی اپنے ساتھ مرکزی مرحلے تک لے گئے۔ سی ایل ٹی 20 کے کوالیفائنگ مرحلے کا آخری مقابلہ نائٹس اور انڈینز دونوں کے لیے تو اہمیت کا حامل تھا ہی لیکن ساتھ ساتھ لاہور کی توقعات بھی اسی مقابلے سے جڑی ہوئی تھیں۔
نائٹس جیتنے کی صورت میں نہ صرف خود بلکہ لاہور کو بھی اگلے مرحلے تک لے جاتے جبکہ نائٹس کی شکست لاہور کے لیے واپسی کا پروانہ ثابت ہوتی۔ لیکن نائٹس نے ثابت کیا کہ لاہور کے خلاف ان کی جامع کارکردگی محض اتفاق نہیں بلکہ وہ ممبئی کے مقابلے میں بھی ویسی ہی کارکردگی دہرانے کی صلاحیت رکھتے ہیں لاہور، جنہوں نے سدرن ایکسپریس کے خلاف کھیلا گیا اپنا مقابلہ واضح مارجن سے جیتا تھا، کی محنت رائیگاں نہیں گئی اور یوں پہلی بار پاکستان سے تعلق رکھنے والی کوئی ٹیم چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی کے مرکزی مرحلے تک پہنچی۔
چیمپئنز لیگ کے ابدائی میچ میں لاہور لائنز نے بھارتی ٹیم ممبئی انڈینز کو 6 وکٹوں سے شکست دی۔ بھارتی ریاست چھتیس گڑھ کے شہر رائے پور میں کھیلی جانے والی چیمپئنز لیگ کے کوالیفائنگ راؤنڈ میں پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بھارت کی ٹیم ممبئی انڈینز نے مقررہ 20 اوورز میں 7 وکٹوں کے نقصان پر پاکستان کی ٹیم لاہور لائنز کو 136 رنز کا ہدف دیا جس کے جواب میں لاہور لائنز نے مطلوبہ ہدف 18 ویں اوور میں 6 وکٹوں کے نقصان پر ہی حاصل کرلیا۔ میچ میں شاندار بلے بازی کا مظاہرہ کرنے پر عمر اکمل کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا لاہور لائنز کے کپتان محمد حفیظ نے ٹاس جیت کر پہلے ممبئی کو کھیلنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد باؤلرز کی عمدہ کارکردگی نے ممبئی کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ کو خوب باندھ کر رکھا اعزاز چیمہ نے مسلسل دو گیندوں پر لینڈل سیمنز اور جلاج سکسینا کی وکٹیں سمیٹ کر ممبئی کو پہلا گھاؤ لگایا اور جبکہ اگلے ہی اوور میں آصف رضا کے ہاتھوں امباتی رایوڈو کا آؤٹ ممبئی کو صرف 23 رنز پر ممبئی کو تین وکٹوں سے محروم کر گیا۔ یوں ممبئی کے لیے پاور پلے اچھا ثابت نہیں ہوا، جہاں وہ 32 رنز بنانے میں تو کامیاب رہا لیکن تین وکٹوں سے محروم ہوگیا اور یہی آغاز بعد ازاں فیصلہ کن مرحلہ ثابت ہوا۔ بارش کی وجہ سے وکٹ دشوار تھی اور یہی وجہ ہے کہ ابتدائی وکٹیں گرنے کے بعد ممبئی لاہور کے باؤلرز کی نپی تلی گیند بازی کے سامنے دباؤ میں آ گیا۔ مائیکل ہسی اور وکٹ کیپر آدتیہ تارے نے اننگز کو سنبھالا دیا اور چوتھی وکٹ پر 44 رنز کا اضافہ کرنے میں کامیاب رہے۔ ان کی شراکت داری میں محمد حفیظ اور عمران علی اور رسید کیے گئے دو چھکے بھی شامل تھے اور اس سے

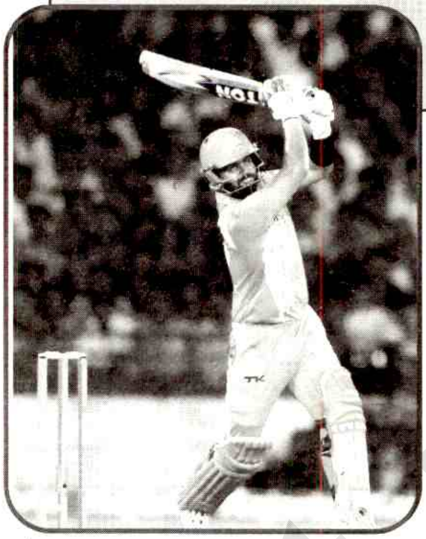

پہلے کہ ہسی مزید خطرہ بنتے وہاب ریاض نے اپنے پہلے ہی اوور میں انہیں ٹھکانے لگا دیا۔ ایک بہت ہی خوبصورت گیند آف اسٹمپ کے قریب پڑ کر ہسی کو غچہ دے گئی اور بلے کا کنارہ لیتی ہوئی وکٹ کیپر کے دستانوں میں جا پہنچی۔ 26 گیندوں پر 28 رنز کی اننگز تمام ہوئی اور کپتان کیرون پولارڈ پر دباؤ ڈال گئی۔ پولارڈ کی موجودگی کسی بھی ٹیم کے لیے بہت ہی خطرناک بات ہوتی ہے لیکن انہوں نے اپنے پرستاروں کو سخت مایوس کیا۔ جب ممبئی کو رنز کی سخت ضرورت تھی تو انہوں نے 14 گیندوں پر صرف 6 رنز بنائے اور عمران علی کی ان سوئنگ ہوتی یارکر پر اپنی وکٹ گنوا بیٹھے۔ اگر نتیجے کو دیکھا جائے تو یہی میچ کا ٹرننگ پوائنٹ تھا تارے، ہربھجن سنگھ اور پروین کمار کی بدولت ممبئی نے آخری پانچ اوورز میں 44 رنز سمیٹے، جس میں کچھ فیاضی لاہور کے فیلڈرز کی بھی تھی۔ تارے کے 36 گیندوں پر 37 رنز اور ہربھجن سنگھ کے 10 گیندوں پر 18 اور پروین کمار کے 14 گیندوں پر 20 رنز آخری بلے بازوں میں نمایاں رہے۔ بالنگ کرتے ہوئے ممبئی کو صرف 135 رنز پر محدود کرنے کے بعد لاہور کے بلے بازوں نے بھی عمدہ کارکردگی دکھائی خاص طور پر اوپنر احمد شہزاد کے 34 اور عمر اکمل کے 18 گیندوں پر فیصلہ کن 38 رنز نے جیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ جبکہ باؤلنگ میں اعزاز چیمہ اور وہاب ریاض کی دو، دو وکٹوں نے ممبئی کو پچھلے قدموں پر دھکیلنے کا کام انجام دیا۔ ایک دشوار وکٹ پر لاہور کو ہدف کے تعاقب کے لیے 136 رنز کا ہدف ملا لیکن احمد شہزاد اور ناصر جمشید کے مابین 51 رنز کی شراکت داری نے اس ہدف کو بالکل آسان بنا دیا۔ دونوں نے پروین کمار، لاستھ مالنگا اور ہربھجن سنگھ جیسے باؤلرز پر مشتمل باؤلنگ اٹیک کے خلاف بہت اچھی بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور حالات کے عین مطابق 100 کے اسٹرائیک ریٹ سے رنز بناتے رہے۔ احمد شہزاد پانچ چوکوں اور ایک چھکے پر مشتمل 34 رنز کی عمدہ اننگز کھیلنے کے بعد ایک غیر ضروری شاٹ کھیلتے ہوئے لانگ آن پر کیچ دے بیٹھے۔ کپتان محمد حفیظ ناصر جمشید کی رہنمائی کرتے ہوئے لاہور کو بالادست پوزیشن پر لے جانے کے خواہاں تھے لیکن ناصر کی سستی ایک مرتبہ پھر آڑے آ گئی اور ہربھجن سنگھ کی گیند کو کھیلنے اور اس کے بعد گیند کو وکٹ کیپر کے دستانوں میں جاتے دیکھنے میں ناکامی نے ان کی اننگز کا خاتمہ کر دیا۔ 24 گیندوں پر 26 رنز کی اننگز اس وقت مکمل ہوئی جب اسکور بورڈ پر 66 رنز موجود تھے۔ سعد نسیم نے 10 گیندوں پر صرف 6 رنز کی ایک مایوس کن اننگز کھیلی اور بڑھتے ہوئے درکار رن اوسط کا اہم سبب بنے۔ 15 اوورز مکمل ہونے پر لاہور صرف 87 رنز پر موجود تھا اور اسے باقی پانچ اوورز میں 49 رنز کی ضرورت تھی۔ اس مرحلے پر عمر اکمل نے کیرون پولارڈ کے اوور میں دو چوکے رسید کر کے درکار رن اوسط کو گھٹایا لیکن آخری گیند پر محمد حفیظ کا آؤٹ ہونا لاہور کے لیے بڑا دھچکا ثابت ہوسکتا تھا اور یہ بھی ممکن تھا کہ اگر لاہور میچ ہار جاتا تو یہ میچ کا ٹرننگ پوائنٹ ثابت ہوتا۔ لیکن عمر اکمل نے بالرز اور ابتدائی بلے بازوں کی محنت کو رائیگاں نہیں جانے دیا اور آصف رضا کے بھرپور ساتھ کی مدد سے 19 ویں اوور ہی میں ہدف کو پورا کرلیا۔ اٹھارہویں اوور میں لاستھ مالنگا کو اور آخری تین گیندوں پر جسپریت بمرا کو مسلسل لگائے گئے دو چوکے اور ایک چھکے نے لاہور کی فتح پر مہر ثبت کردی۔ درحقیقت مقابلے کو اس حد تک پھنسانے میں بھی اسپنرز بالخصوص پراگیان اوجھا کا اہم کردار تھا۔ جنہوں نے اپنے چار اوورز میں صرف 18 رنز دے کر دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا جبکہ تیز گیند باز بری طرح ناکام ہوئی یہاں تک کہ مالنگا جیسے تجربہ کار گیند باز کو بھی اپنے تین اوورز میں 30 رنز سہنا پڑی جبکہ بمرا نے 3.4 اوورز میں 35 رنز کھائے اور دونوں کو کوئی وکٹ نہ ملی۔
ممبئی انڈینز کو چھ وکٹ سے شکست دینے والی لاہور لائنز کی ٹیم 24 گھنٹے سے بھی کم وقت میں نیوزی لینڈ کی چیمپین ٹیم ناردردرن ڈسٹرکٹس کے ہاتھوں 72 رنز کی شرم ناک شکست سے دوچار ہوئی۔ پاکستانی بالرز وہاب ریاض، اعزاز چیمہ اور محمد حفیظ نے حریف بیٹسمینوں نے دل کھول کی پٹائی کی۔ جبکہ پاکستان کی بیٹنگ کے اہم ستون محمد حفیظ، احمد شہزاد، ناصر جمشید اور عمر اکمل مجموعی طور پر 13 رنز بنا کر بے بسی کی تصویر دکھائی دیئے۔ لاہور لائنز کے کھلاڑی تینوں شعبوں میں آؤٹ کلاس ہوگئے۔ بالر توقع پوری نہ کر سکے۔ بیٹنگ لائن کے بڑے بڑے برجوں کو دھڑن تختہ ہوگیا۔ جبکہ لاہور کے فیلڈروں نے چار کیچ ڈراپ کئے۔ وکٹ کیپر عمر اکمل نے دو آسان کیچ چھوڑ دیئے۔ رائے پور کے شہید ویر نرائن سنگھ انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں تیسرے کوالیفائر میں 171 رنز کے ہدف کے تعاقب میں لاہور صرف اور صرف 37 رنز پر 7 وکٹوں سے محروم ہوا اور سعد نسیم کی 58 رنز کی اننگز کی بدولت بمشکل 98 رنز تک پہنچ پایا یعنی 72 رنز کی کراری شکست، لاہور لائنز کے کپتان محمد حفیظ نے ٹاس جیت کر پہلے باؤلنگ کا فیصلہ کیا۔ وہ خواہشمند تھے کہ ابر آلود موسم میں ان کے تیز باؤلرز گزشتہ روز جیسی کارکردگی دکھائیں۔ جنہوں نے پاور پلے کے مرحلے میں 36 رنز کے عوض دو بڑی وکٹیں حاصل کر کے اچھا آغاز لیا۔ انتون ڈیوکچ اننگز کے تیسرے اوور میں آصف رضا کی گیند پر آؤٹ ہوئے جبکہ کین ولیم سن چھٹے اوور میں اعزاز چیمہ کی گیندوں پر وکٹ کیپر کے ہاتھوں کیچ ہوئے۔ لیکن لاہور کے فیلڈرز کی مایوس کن فیلڈنگ نے اس برتری کا جلد ہی خاتمہ کر دیا۔ کپتان ڈینیل فلن نے دو وکٹیں گرنے کے باوجود رنز کو رکنے نہ دیا اور اگلے دو اوورز میں نائٹس نے 23 رنز لوٹے لیکن ان اوورز میں پہنچنے والے نقصان کا ازالہ محمد حفیظ نے ڈینیل ہیرس کی وکٹ کی صورت میں کر دیا۔ یہاں ڈینیل فلن اور وکٹ کیپر بریڈلے-جان واٹلنگ نے میچ کی سب سے بڑی شراکت داری قائم کی۔ دونوں نے اگلے ساڑھے 9 اوورز میں 90 رنز جوڑے، جس کے بعد لاہور ایک لمحے کے لیے بھی میچ پر گرفت مضبوط نہ کر پایا۔ فلن کی اننگز 30 گیندوں پر 53 رنز کی دھواں دار بیٹنگ کے ساتھ 18 ویں اوور میں مکمل

www.pdfbooksfree.pk

ہوئی۔ان کی باری میں دو شاندار چھکے اور پانچ چوکے شامل تھے۔کپتان کے آؤٹ ہونے کے بعد بقیہ تقریباً تین اوورز کے کھیل میں نائٹس صرف 20 رنز کا اضافہ کر سکے اس کے باوجود مجموعہ 170 رنز کو چھو رہا تھا۔ یہاں تک پہنچانے میں اہم کردار لاہور کے فیلڈرز کی فیاضی کا بھی تھا جنہوں نے مجموعی طور پر کیچ پکڑنے کے 4 آسان و مشکل مواقع ضائع کیے۔کہ آخری اوور میں اعزاز چیمہ نے واٹلنگ کی اننگز کا خاتمہ کیا جو 37 گیندوں پر 53 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ان کی اننگز میں ایک چھکا اور 7 چوکے شامل تھے۔اعزاز چیمہ نے 35 رنز دے کر 3 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا بلے بازی کے لیے دشوار وکٹ پر اتنا بڑا مجموعہ حاصل کرنا لاہور کے لیے تقریباً ناممکنات میں سے تھا۔گزشتہ روز ممبئی کے خلاف صرف 136 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنا الگ بات تھی جبکہ باؤلنگ کے لیے سازگار حالات میں نیوزی لینڈ کے دو مایہ ناز تیز گیند بازوں ٹرینٹ بولٹ اور ٹم ساؤتھی کا سامنا کرنا اور بات! پہلے ہی

اوور میں ٹرینٹ بولٹ نے جلوے دکھانے شروع کر دیے تھے اور ان کی ایک گیند ناصر جمشید کے بلے کے بہت ہی قریب سے ہوتی ہوئی وکٹ کیپر کے پاس چلی گئی۔ البتہ اگلے اوور میں ایک چوکا کھانے کے بعد ٹم ساؤتھی نے کمال کی یارکر پھینک کر ناصر جمشید کی اننگز کا خاتمہ کر دیا۔دونوں اینڈ سے تیز باؤلنگ کے شاندار مظاہرے کے سامنے لاہور کے بلے بازوں کی آنکھیں چندھیا گئیں اور پھر اگلے چاروں اوورز میں وکٹیں گرتی رہیں۔ پہلے محمد حفیظ ٹم ساؤتھی کی گیند پر وکٹوں کے پیچھے کیچ دے گئے۔ پھر گزشتہ میچ کے ہیرو عمر اکمل ٹرینٹ بولٹ کی گیند پر کلین بولڈ ہوئے۔ یہاں تک کہ پاور پلے کے آخری اوور میں عمر صدیق کے ساؤتھی کے ہاتھوں ایل بی ڈبلیو ہونے سے میچ کے حقیقی جھکاؤ کا فیصلہ ہوگیا۔ لاہور صرف 20 رنز پر اپنی 5 وکٹوں سے محروم تھا اور اس کے تمام اہم بلے باز میدان سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔اننگز کے دسویں اوور میں ٹم ساؤتھی کی باؤنڈری لائن پر بھرپور حاضر دماغی نے آصف رضا کی اننگز کا بھی خاتمہ کر دیا۔ ڈ وکٹ پر چھکے کے لیے جانے والی گیند کو ساؤتھی نے فضا میں تھاما اور جب دیکھا کہ وہ باہر گرنے والے ہیں تو گیند کو قریب کھڑے ڈیرل مچل کی جانب اچھال دیا۔ ری پلے سے معاملہ بہت نازک نظر آ رہا تھا اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گیند پکڑتے ہوئے ساؤتھی کا پیر باؤنڈری لائن کو چھو گیا ہے لیکن تیسرے امپائر نے فیصلہ فیلڈنگ ٹیم کے حق میں دیا۔ یوں چھکے کے بجائے چھٹی وکٹ گر گئی۔ پھر سوائے سعد نسیم کی مزاحمت کے بھلا کس سے توقع کی جا سکتی تھی۔ سعد 40 گیندوں پر ایک چھکے اور 4 چوکوں کی مدد سے 58 رنز بنانے کے بعد 18 ویں اوور میں آؤٹ ہونے والے آخری کھلاڑی بنے۔ سوائے سعد کے کوئی دہرے ہندسے میں بھی نہیں پہنچا۔ یوں لاہور ممبئی کے خلاف یادگار کامیابی حاصل کرنے کے 24 گھنٹے گزرنے سے پہلے پہلے 72 رنز کی بدترین شکست سے دوچار ہوا اور پوائنٹس ٹیبل پر رن ریٹ کا بھی نقصان اٹھا گیا۔ ٹم ساؤتھی کو زبردست باؤلنگ اور شاندار کیچ پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

لاہور لائنز نے چیمپئنز لیگ ٹی ٹوئنٹی میں اپنا آخری کوالیفائر مقابلہ شاندار کارکردگی کے بعد 55 رنز سے جیت لیا پانچویں مقابلے میں سری لنکا کی سدرن ایکسپریس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔لاہور نے گزشتہ مقابلے میں شکست کے باوجود اسی ٹیم کو برقرار رکھا البتہ عمر صدیق کو احمد شہزاد کے ساتھ اوپنر کی حیثیت سے آزمایا گیا۔ دونوں نے 6 اوورز میں 40 رنز کا آغاز فراہم کیا، یہاں تک کہ صدیق فرویز مہاروف کی گیند پر وکٹوں کے پیچھے دھر لیے گئے۔ 19 گیندوں پر 18 رنز کی اننگز میں دو چوکے بھی شامل تھے۔ اس مقام تک تو لاہور بالکل درست سمت میں پیشقدمی کرتا دکھائی دیتا تھا لیکن مہاروف نے اگلے اوور میں احمد شہزاد اور ناصر جمشید کی وکٹیں حاصل کر کے سخت مشکل صورتحال پیدا کر دی۔ احمد شہزاد نے 21 گیندوں پر 29 رنز بنائے جبکہ ناصر جمشید 5 گیندوں پر صرف ایک رن بنا کر واپس پہنچے۔ 8 اوورز میں 52 رنز پر تین وکٹیں گرنے کے بعد تمام تر ذمہ داری محمد حفیظ کے کاندھوں پر تھی۔ جنہوں نے اس فرض کو بااحسن وخوبی انجام دیا۔ گزشتہ مقابلے کے بہترین بلے باز سعد نسیم کے ساتھ مل کر انہوں نے اسکور میں 75 قیمتی رنز کا اضافہ کیا۔ سعد 25 گیندوں پر 31 رنز بنانے کے بعد 17 ویں اوور کی آخری گیند پر آؤٹ ہوئے لیکن ان کے واپس لوٹنے سے قبل ہی محمد حفیظ لاہور کی گاڑی کو یکدم پہلے سے ٹاپ گیئر میں منتقل کر چکے تھے۔ 24 گیندوں پر صرف 15 رنز کے ساتھ کریز پر موجود حفیظ نے اننگز کا 16 واں اوور شروع ہوتے ہی وہ اپنا دوسرا روپ دکھانا شروع کر دیا۔ سیکوگے پرسنا کو پہلی گیند پر چوکا رسید کرنے کے بعد انہوں نے تین مسلسل گیندوں پر شاندار چھکے لگائے۔ یوں اوور میں 25 رنز ملنے کے بعد لاہور کی اننگز کو پر لگ گئے۔ آخری پانچ اوورز میں 75 رنز حاصل کر کے لاہور کا مجموعہ 164 رنز تک پہنچ گیا، جو بعد ازاں سدرن ایکسپریس کے لیے کافی سے زیادہ ثابت ہوا۔ابتدائی 24 گیندوں پر 15 رنز بنانے کے بعد حفیظ نے اگلی 15 گیندوں پر 52 رنز جڑ ڈالے اور 4 چھکے اور 5 چوکے لگانے کے بعد آخری اوور میں ایشان جیارتنے کی گیند کو میدان بدر کرنے میں ناکام ہوئے اور آؤٹ ہو گئے۔ یوں 40 گیندوں پر 67 رنز کی قائدانہ اننگز اپنے اختتام کو پہنچی۔ عمر اکمل 8 گیندوں پر 11 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ واپس آئے۔ 165 رنز کے ہدف کے تعاقب میں سدرن ایکسپریس ایک مرتبہ بھی درست سمت میں جاتا دکھائی نہ دیا۔ اعزاز چیمہ کی تباہ کن باؤلنگ نے اسے ابتداء ہی میں زبردست نقصان پہنچایا۔ اعزاز نے ابتداء ہی میں سدرن ایکسپریس کو کوشال پیریرا سمیت تین کھلاڑیوں سے محروم کر دیا۔ انہوں نے کوشال پیریرا اور دنوشکا گوناتھلاکا کو دو مسلسل گیندوں پر آؤٹ کیا اور سیریز میں تیسری بار ہیٹ ٹرک پر آ گئے۔ البتہ کپتان جہان مبارک نے ان کو ایک مرتبہ پھر ہیٹ ٹرک نہ کرنے دی۔ بعد ازاں مبارک 26 گیندوں پر 35 رنز کے ساتھ سدرن ایکسپریس کے سب سے نمایاں بیٹسمین بنے لیکن پوری ٹیم 18 اوورز میں 109 رنز پر آؤٹ ہوگئی محمد حفیظ کو شاندار بلے بازی پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔

Champions League Twenty20 - 2nd match, Qualifying Group

Lahore Lions v Mumbai Indians

Lahore Lions won by 6 wickets

Twenty20 match | 2014/15 season
Played at Shaheed Veer Narayan Singh International Stadium, Raipur
13 September 2014 - night match (20-over match)

Mumbai Indians innings		R	M	B	4s	6s
LMP Simmons	c Wahab Riaz b Aizaz Cheema	7	15	14	1	0
MEK Hussey	c †Umar Akmal b Wahab Riaz	28	51	26	2	1
Jalaj S Saxena	c Nasir Jamshed b Aizaz Cheema	0	1	1	0	0
AT Rayudu	c †Umar Akmal b Asif Raza	3	4	4	0	0
AP Tare†	c Adnan Rasool b Wahab Riaz	37	53	36	2	2
KA Pollard*	b Imran Ali	6	17	14	0	0
Harbhajan Singh	run out (Nasir Jamshed/Wahab Riaz)	18	19	10	1	2
P Kumar	not out	20	16	14	3	0
SL Malinga	not out	1	3	1	0	0
Extras	(b 4, lb 8, w 3)	15				
Total	(7 wickets; 20 overs)	135	(6.75 runs per over)			

Did not bat PP Ojha, JJ Bumrah

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Asif Raza	3	0	18	1	6.00	(1w)
Aizaz Cheema	4	0	22	2	5.50	
Mol Bowling	O	M	R	W	Econ	
Imr...P Kumar	3	0	15	0	5.00	
Wahab Riaz	4	0	31	2	7.75	(2w)
Adnan Rasool	3	0	13	0	4.33	

Lahore Lions innings (target: 136 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s
Nasir Jamshed	st †Tare b Harbhajan Singh	26	49	24	3	0
Ahmed Shehzad	c Pollard b Ojha	34	37	33	5	1
Mohammad Hafeez*	c Hussey b Pollard	18	39	21	1	0
Saad Nasim	c Jalaj S Saxena b Ojha	6	13	10	0	0
Umar Akmal†	not out	38	28	18	4	2
Asif Raza	not out	14	14	7	2	0
Extras	(lb 2, nb 1)	3				
Total	(4 wickets; 18.4 overs)	139	(7.44 runs per over)			

Did not bat Umar Siddiq, Imran Ali, Aizaz Cheema, Adnan Rasool, Wahab Riaz

	O	M	R	W	Econ	
JJ Bumrah	3.4	0	35	0	9.54	(1nb)
SL Malinga	3	0	30	0	10.00	
Harbhajan Singh	4	0	26	1	6.50	
PP Ojha	4	0	18	2	4.50	
KA Pollard	1	0	13	1	13.00	

Match details

Toss Lahore Lions, who chose to field
Points Lahore Lions 4, Mumbai Indians 0

Player of the match Umar Akmal (Lahore Lions)

Umpires VA Kulkarni and C Shamshuddin
TV umpire CK Nandan
Match referee Chinmay Sharma
Reserve umpire K Srinath

www.pdfbooksfree.pk

Champions League Twenty20 - 3rd match, Qualifying Group

Lahore Lions v Northern Districts

Northern Districts won by 72 runs

Twenty20 match | 2014/15 season
Played at Shaheed Veer Narayan Singh International Stadium, Raipur (neutral venue)
14 September 2014 - day/night match (20-over match)

Northern Districts innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
AP Devcich	c Wahab Riaz b Asif Raza	9	12	10	1	0
KS Williamson	c †Umar Akmal b Aizaz Cheema	14	27	18	1	0
DJ Harris	c & b Mohammad Hafeez	20	24	13	1	1
DR Flynn*	st †Umar Akmal b Adnan Rasool	53	53	30	5	2
BJ Watling†	c Ahmed Shehzad b Aizaz Cheema	53	54	37	7	1
SB Styris	c Ahmed Shehzad b Aizaz Cheema	14	11	10	1	0
DJ Mitchell	not out	1	3	1	0	0
SC Kuggeleijn	not out	2	2	1	0	0
Extras	(lb 2, w 2)	4				
Total	(6 wickets; 20 overs)	170	(8.50 runs per over)			

Did not bat TG Southee, IS Sodhi, TA Boult

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Asif Raza	3	0	14	1	4.66	
Mohammad Hafeez	4	0	35	1	8.75	(1w)
Aizaz Cheema	4	0	35	3	8.75	
Adnan Rasool	3	0	29	1	9.66	
Wahab Riaz	4	0	33	0	8.25	(1w)
Imran Ali	2	0	22	0	11.00	

Lahore Lions innings (target: 171 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s
Nasir Jamshed	b Southee	5	5	6	1	0
Ahmed Shehzad	c †Watling b Boult	2	12	6	0	0
Mohammad Hafeez*	c †Watling b Southee	5	11	5	1	0
Umar Siddiq	lbw b Southee	3	15	7	0	0
Umar Akmal†	b Boult	1	3	4	0	0
Saad Nasim	run out (Boult)	58	66	40	4	1
Asif Raza	c Mitchell b Styris	5	23	17	0	0
Wahab Riaz	lbw b Sodhi	2	3	5	0	0
Imran Ali	c Williamson b Sodhi	8	14	11	0	0
Adnan Rasool	run out (Flynn)	4	8	5	0	0
Aizaz Cheema	not out	2	7	2	0	0
Extras	(lb 1, w 2)	3				
Total	(all out; 18 overs)	98	(5.44 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
TA Boult	4	0	12	2	3.00	
TG Southee	4	0	22	3	5.50	(1w)
SC Kuggeleijn	3	1	13	0	4.33	
SB Styris	3	0	20	1	6.66	(1w)
IS Sodhi	4	0	30	2	7.50	

Match details

Toss Lahore Lions, who chose to field
Points Northern Districts 4, Lahore Lions 0

Player of the match TG Southee (Northern Districts)

Champions League Twenty20 - 5th match, Qualifying Group

Lahore Lions v Southern Express

Lahore Lions won by 55 runs

Twenty20 match | 2014/15 season
Played at Shaheed Veer Narayan Singh International Stadium, Raipur (neutral venue)
16 September 2014 - day/night match (20-over match)

Lahore Lions innings (20 overs maximum)		R	M	B	4s	6s
Umar Siddiq	c †MDKJ Perera b Maharoof	18	27	19	2	0
Ahmed Shehzad	c Sandakan b Maharoof	29	34	21	4	0
Nasir Jamshed	c Mubarak b Maharoof	1	9	5	0	0
Mohammad Hafeez*	c AK Perera b Jayaratne	67	51	40	5	4
Saad Nasim	c Jayaratne b Jayampathi	31	35	25	3	0
Umar Akmal†	not out	11	15	8	1	0
Wahab Riaz	run out (AK Perera/†MDKJ Perera)	3	2	2	0	0
Extras	(w 4)	4				
Total	(6 wickets; 20 overs)	164	(8.20 runs per over)			

Did not bat Asif Raza, Imran Ali, Adnan Rasool, Aizaz Cheema

Bowling	O	M	R	W	Econ	
WMC Jayampathi	4	0	45	1	11.25	(1w)
MDK Perera	2	0	9	0	4.50	
HIA Jayaratne	4	0	29	1	7.25	
MF Maharoof	4	0	28	3	7.00	(1w)
PADLR Sandakan	3	0	18	0	6.00	(2w)
S Prasanna	3	0	35	0	11.66	

Southern Express innings (target: 165 runs from 20 overs)		R	M	B	4s	6s
TN Sampath	lbw b Aizaz Cheema	18	27	18	3	0
MDKJ Perera†	c †Umar Akmal b Aizaz Cheema	8	17	8	0	1
MD Gunathilaka	b Aizaz Cheema	0	1	1	0	0
J Mubarak*	c Umar Siddiq b Adnan Rasool	35	36	26	4	1
AK Perera	c Umar Siddiq b Wahab Riaz	16	34	18	1	0
MF Maharoof	b Adnan Rasool	0	1	1	0	0
S Prasanna	c Saad Nasim b Wahab Riaz	4	6	3	1	0
MDK Perera	b Imran Ali	3	11	8	0	0
HIA Jayaratne	c Nasir Jamshed b Mohammad Hafeez	16	15	11	1	1
WMC Jayampathi	not out	4	13	8	0	0
PADLR Sandakan	run out (Ahmed Shehzad/†Umar Akmal)	1	6	6	0	0
Extras	(lb 2, w 2)	4				
Total	(all out; 18 overs)	109	(6.05 runs per over)			

Bowling	O	M	R	W	Econ	
Mohammad Hafeez	4	0	26	1	6.50	
Aizaz Cheema	3	0	15	3	5.00	(1w)
Wahab Riaz	4	0	20	2	5.00	
Imran Ali	3	0	14	1	4.66	(1w)
Adnan Rasool	4	0	32	2	8.00	

Match details

Toss Southern Express, who chose to field
Points Lahore Lions 4, Southern Express 0

Player of the match Mohammad Hafeez (Lahore Lions)

Umpires VA Kulkarni and CK Nandan
TV umpire K Srinath
Match referee Chinmay Sharma

Digest.pk

www.pdfbooksfree.pk

چیمپینز لیگ کی تصویری جھلکیاں

www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk